موت کے احوال، قبر اور برزخی زندگی کے بارے میں معلومات

موت کے بعد زندگی

از

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
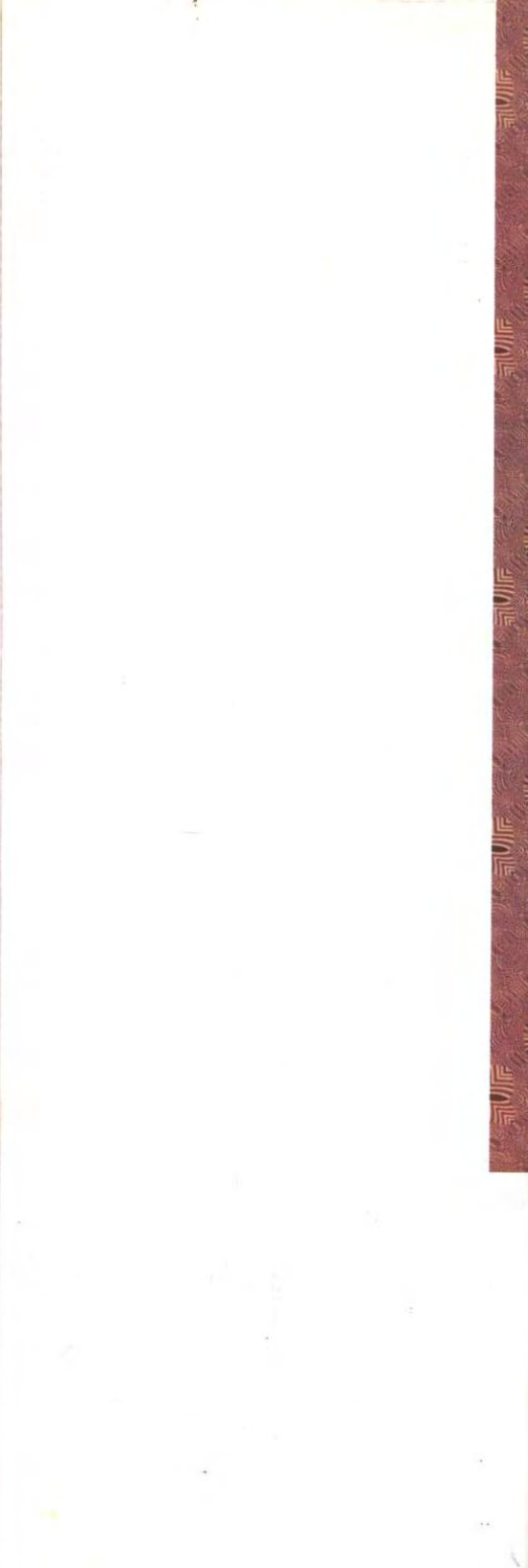
موت کے بعد زندگی

بشری الکئیب بلقاء الحبیب

موت کے بعد زندگی

موت کے احوال، قبر اور برزخی زندگی کے بارے میں معلومات،
قرآن اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں اِس حقیقت کا اظہار کہ
موتِ بندۂ مومن کے لیے فناء کا سبب نہیں بلکہ تجدیدِ حیات کا نام ہے۔

از

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

احمد حسن ساہی

(ایم اے اسلامیات، عربی، ایم اے ایل، بی ایڈ)
فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ○ بھیرہ شریف

الانتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھریؒ کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جن کی نگاہ کیمیا اثر نے ہزاروں مردہ دلوں کی مسیحائی فرمائی اور انہیں خود آگہی اور خدا شناسی کی دولت سے مالا مال کیا۔

جن کے فیض سے ہزاروں ہیچمدان علم و حکمت کے آفاق پر مہر و ماہ بن کر چمکے۔ چنانچہ اور آپ کی ضیاپاشیوں سے ایک زمانہ مستنیر ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے روحانی و علمی فیضان کو تاقیامت جاری وساری رکھے۔ آمین بجاہ طه و لیٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مقدمہ

بے شک تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔

ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اور گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسولؐ ہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلاَّ وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسے حق ہے اس سے ڈرنے کا اور خبردار نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَارِجَالاً کَثِیْرًا وَ نِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہِ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ۝ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۝

اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا فرمایا تمہیں ایک جان سے اور پیدا فرمایا اسی سے جوڑا اسکا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے مرد کثیر تعداد میں اور

عورتیں (کثیر تعداد میں) اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے! وہ اللہ مانگتے ہو تم ایک دوسرے سے (اپنے حقوق) جس کے واسطہ سے اور (ڈرو) رحموں (کے قطع کرنے سے) بے شک اللہ تعالیٰ تم پر ہر وقت نگران ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوا لَهٗ قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ و یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور ہمیشہ سچی (اور درست) بات کہا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی بخش دے گا اور جو شخص حکم مانتا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا تو وہی شخص حاصل کرتا ہے بہت بڑی کامیابی ۝

اَمَّابَعْدُ

سب سے سچا کلام کتاب الٰہی ہے اور بہترین ہدایت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایت ہے۔ اور سب سے بڑے کام وہ ہیں جو (خلاف شرع) اپنی طرف سے ایجاد کر لئے گئے ہوں۔ اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر (خلاف شرع) بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا باعث ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو زمین سے پیدا کیا اور انہیں اسکی پشت پر چلایا انہوں نے اسکے پھل کھائے اور اسکے دریاؤں کا پانی پیا۔ پھر یقیناً ان کو موت آئے گی پھر اللہ تعالیٰ ان کو اس زمین کی طرف لوٹا دے گا جس سے ان کی تخلیق کی تھی۔ اور یہ اسلئے تاکہ وہ (زمین) ان کے گوشت کھالے جیسے وہ اس کا پھل کھاتے رہے۔ اور وہ ان کا خون پی لے جیسے وہ اس کے دریاؤں کا پانی پیتے رہے۔ اور وہ ان کے جوڑ بند کاٹ دے جیسے وہ اس کی پیٹھ پر چلتے رہے۔ پس قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اور دنیا کی

منازل میں آخری ہے۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے دنیا میں ہی اپنی قبر کیلئے تیاری کر لی اور اپنی آخرت کیلئے نیک اعمال بھیج دیئے۔

اور جب بندہ مومن کو اپنی موت کا یقین ہے اور وہ جانتا ہے کہ موت اسے بہر صورت آئے گی تو پھر ضروری ہے کہ وہ نیک اعمال سر انجام دے کر اور برے اعمال ترک کر کے اس کیلئے تیاری کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ موت کب آئے گی اور امت کی نصیحت کیلئے نبی اکرم ﷺ نے موت کی شدت اور تلخی کو بیان فرمایا تاکہ وہ اس کے لئے تیاری کر لیں۔ اور دنیا کی تلخیوں پر صبر کریں۔ کیونکہ یہ تلخیاں موت کی تلخی کی نسبت آسان ہیں۔ کیونکہ موت کی شدت آخرت کے عذاب میں سے ہے اور عذاب آخرت عذاب دنیا سے زیادہ شدت وبقا والا ہے۔

عقلمند انسان وہ ہے۔ جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اسکے کہ دنیا اسے چھوڑ دے اور قبر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے قبر بنا لے اور اپنے خالق کی ملاقات سے پہلے اسے راضی کرے۔ موت دنیا میں سب سے بڑی حقیقت، سب سے بڑی نعمت اور قدرت الٰہی کی واضح اور سچی دلیل ہے سچی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنی وحدنیت مطلقہ میں واحد ویکتا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی زندگی عطا فرمانے والا اور اللہ تعالیٰ ہی زندگی عطا فرمانے والا اور موت دینے والا ہے۔ وہی اول و آخر اور ظاہر وباطن ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اسکی عظمت وقدرت کے سامنے نہ تو کسی رعب ودبدبے والے بادشاہ کو ٹھہرنے کا حوصلہ ہے اور نہ ہی کسی طاقتور سلطان وقت کو مجال دم زدن۔

انتہائی سمجھدار اور زیرک وہ مومن ہے جس نے اپنا نفس بطور قرض دے دیا اور مابعد الموت کیلئے تقویٰ کا سامان تیار کر لیا۔ اور اپنے لئے وصیت لکھ دی قبل اسکے کہ موت اسکے پاس آئے۔

مگر بدبخت انسان وہ ہے جس نے اپنے رب سے شیطانی آرزوؤں کی تمنا

کی ہو اور دنیا نے اسے اپنی ظاہری چمک سے دھوکے میں ڈال رکھا ہو۔ انسان کی عمر خواہ کتنا ہی لمبی اور مال کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اسکی اولاد خواہ بے شمار مرتبہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو وہ بہر حال اپنے رب کریم کی طرف لوٹ کر جائے گا اور اللہ عظیم نے سچ فرمایا۔

یٰاَیُّھَاالاِنسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ ٥

اے انسان! تو محنت سے کوشاں رہتا ہے اپنے رب کے پاس پہنچنے تک پس تیری اس سے ملاقات ہو کر رہتی ہے۔

اے اللہ کے بندے تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اس فرصت میں کچھ کر لے۔ اللہ سے ڈر، امید کا دھوکا نہ کھا، موت کو بھول جانے کے فریب میں نہ آ اور دنیا کی طرف مائل نہ ہو۔ بے شک یہ بہت بڑی غدار اور دھوکا باز ہے، اور حضرت امام علی المرتضیٰؓ نے سچ فرمایا۔

اے بندگان خدا! موت سے ڈرو اس سے مفر نہیں اور تم اس کیلئے ٹھہر گئے تو یہ تمہیں پکڑ لے گی اور اگر اس سے بھاگنے کی کوشش کی تو پھر بھی تمہیں یہ پالے گی۔

موت تمہارے ماتھے کا مقدر ہے۔ پس راہ نجات اختیار کرو۔ بے شک ایک تیز رو تمہارا پیچھا کر رہا ہے اور وہ قبر ہے۔

خبردار بے شک قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغیچہ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ خبردار وہ ہر روز تین بار آواز دیتی ہے۔ میں تاریکی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

خبردار اس دن کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت دن ہے جس دن میں بچہ بھی بوڑھا ہو جائے گا اور بڑا بے ہوش ہو جائے گا اور غافل ہو جائے گی ہر دودھ پلانے والی (ماں) اس (لخت جگر) سے جس کو اس نے دودھ پلایا۔ اور گرا دے گی ہر حاملہ اپنے حمل کو اور تجھے نظر آئیں گے لوگ جیسے وہ نشہ میں مست ہوں

حالانکہ وہ نشہ میں مست نہیں ہوں گے۔ بلکہ عذاب الٰہی بڑا سخت ہو گا(وہ اس کی ہیبت سے حواس باختہ ہوں گے)۔

خبردار اس دن کے بعد ایسی آگ ہے جسکی تپش بڑی شدید، جسکی گہرائی بڑی زیادہ، جسکا زیور لوہا اور جسکا پانی پیپ ہے اسمیں اللہ کی رحمت نہیں اس دنیا (کی آسائشوں) کو ترک کر دو۔ اور اسکا مطلب یہ ہے کہ موت اور اسکے اسرار اور قبر اور اسکی ہولناکیوں سے نصیحت حاصل کرو۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے یہ کتاب "بشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب" تالیف فرمائی ہے۔ آپؒ نے اس موضوع پر چند پیش رو علماء کی اقتداء کی ہے جنکے اسماء گرامی اور ان کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔

	نام علماء کرام	تصنیفات
(۱)	امام ابن ابی الدنیاؒ	القبور ذکر الموت
(۲)	امام قرطبیؒ	التذکرۃ
(۳)	امام غزالیؒ	احیاء علوم الدین
(۴)	حافظ ابن رجبؒ	احوال القبور
(۵)	حافظ منذریؒ	الترغیب والترھیب

اور ہر زمانے اور ہر شہر میں ایسے مسلم سکالر پیدا ہوتے رہے جو اس جلیل القدر اور عظیم الشان موضوع پر کتابیں تالیف کرتے رہے۔ اور ان مساعی جلیلہ کے پیش نظر صرف یہی مقصد ہوتا ہے کہ ہم درس عبرت حاصل کریں اور آئندہ زندگی کیلئے عمل صالح کریں۔

اے میرے اللہ ہمیں اپنی ملاقات کیلئے اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور مابعد الموت کی تیاری کیلئے ہماری مدد فرما۔

علامہ امام جلال الدین سیوطیؒ کا تعارف

پیدائش اور ان کی پرورش

آپؒ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین الحضیری السیوطی ہے آپ کا شمار ائمہ حفاظ، مورخین اور بلند پایہ ادباء میں ہوتا ہے۔ آپؒ اوائل رجب ۸۴۹ھ ہجری کو پیدا ہوئے اور یتیمی کی حالت میں زندگی بسر کی بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ جبکہ آپ کی عمر آٹھ سال سے متجاوز نہ ہوئی تھی۔ سترہ سال کی عمر میں مسند تدریس پر جلوہ فرما ہوئے۔ اور ستائیس سال کی عمر میں فتویٰ دیا۔ اور بڑے بڑے علماء کی صحبت اختیار کی اور ان سے اکتساب علم و فیض کیا۔ طلب علم اور تدریس کی خاطر بہت زیادہ سفر کئے۔ آپ نے اپنے بارے میں فرمایا۔ مجھے سات علوم میں تجرّ علمی سے نوازا گیا ہے (۱) تفسیر (۲) دین (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (٦) بیان (۷) بدیع

تالیفات :۔

امام سیوطیؒ کی تالیفات ان کے زمانے سے لیکر آج تک پوری دنیائے اسلام کی انتہائی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ ہم کوئی عربی یا عجمی ملک نہیں پاتے جو آپ کی متعدد تالیفات سے خالی ہو۔ امام موصوف نے اپنی تالیفات شمار کیں جن کی تعداد ۵۳۸ تک پہنچتی ہے۔ آپ کے شاگرد رشید علامہ داؤدی کا قول ہے کہ میں نے اپنے شیخ کو بچشم خود دیکھا کہ آپ نے ایک دن میں تین کتابچے تحریر فرمائے۔

وفات :۔

آپ مسلسل سات دن کی علالت کے بعد جمعہ کی رات بوقت سحر بمطابق ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۰ھ ہجری میں روضۃ المقیاس میں اپنی رہائش گاہ پر ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور جمعہ کے دن آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

مقدمۃ المولف

امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور وہ کافی ہے اور سلامتی ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے چن لیا ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے ''بشریٰ الکئیب بلقاء الحبیب'' رکھا ہے۔

دراصل یہ کتاب میری بڑی کتاب ''شرح الصدور'' کی تلخیص ہے جو میں نے احوال برزخ کے بارے تالیف کی تھی۔

اس کتاب کو بشریٰ (خوشخبری) کے نام سے موسوم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ بندہ مومن موت کے وقت اور قبر میں عزت واحترام پاتا ہے۔

وباﷲِ التوفیق

نوٹ :۔ اس کتاب کی تحقیق وتعلیق حضرت مجدی سید ابراہیم نے فرمائی ہے اور بولاق (قاھرہ) سے مکتبۃ القرآن نے اشاعت کے فرائض سرانجام دیئے۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ ○

حضرت امام جلال الدین سیوطی نے اپنی اس مختصر، جامع اور پراز حکمت و عبرت تصنیف لطیف میں بڑے دلنشیں انداز میں موت کی فضیلت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مندرج اکثر واقعات احادیث نبوی سے ماخوذ ہیں۔ اس کتاب کی ثقاہت کے بارے میں فقط اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ایک عظیم محدث، چوٹی کے فقیہ اور بلند پایہ مفسر کے قلم کا شاہکار ہے۔ جو اپنے دور کے نامور محقق اور صاحب دانش ہونے کے ساتھ ساتھ اہل عرفان کے سر تاج تصور کئے جاتے ہیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ ۵۳۸ کتابوں کے مصنف ہیں حالانکہ اس دور میں جدید آلات تحریر نہ تھے۔ روشنی کے حصول کیلئے چراغ جلائے جاتے تھے۔ جن میں تیل اور گھی وغیرہ جلتا تھا۔ اور قلم و دوات کی مدد سے تحریر کے مرحلہ سے سبکدوش ہونا پڑتا تھا۔

آپ نے اس کتاب کی ابواب بندی جس سلیقے سے فرمائی ہے اسکی فہرست کے مطالعہ سے ہی قاری پر پوری کتاب کے سینے کی بات کھل کر سامنے آجاتی ہے مثلاً پہلے باب سے موت کی فضیلت اور زندگی سے اسکا بہتر ہونا مترشح ہوتا ہے۔ دیگر ابواب میں موت کا تذکرہ زندوں کے سامنے اس خوبصورت انداز سے کیا ہے کہ زندگی سے زیادہ موت سے پیار ہونے لگتا ہے۔ جب بندہ مومن کی روح جسدِ خاکی سے پرواز کرنے لگتی ہے تو وہ کس شان سے پر فشاں ہوتی ہے ؎

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی

جب روح اس دار فانی سے عالم بقا کے سفر پر محوِ پرواز ہوتی ہے تو دیگر ارواح سابقین اس کا استقبال کرتی ہیں اور اس سے طرح طرح کے سوال کرتی ہیں۔

موت کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مرنے والا اپنے غسل دینے والے کو اور کفن پہنانے والے کو پہچانتا ہے۔

اس کتاب میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بندہ مومن کی موت کے غم میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ آنسو بہاتا ہے اور قبر اسکی آمد پر اپنے بازو کھول کر اسے مرحبا کہتی ہے۔ اور منکر نکیر جب اس سے سلسلہ سوالات شروع کرتے ہیں تو اسے بشارت سے بھی نوازتے ہیں۔

عالم برزخ کی زندگی برحق ہے۔ اہل سنت کے عقائد حقہ کے مطابق قبر میں موجود صاحب قبر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھ یا خوشی نازل ہوتی ہے اور اہل قبور میں سے وہ خوش بخت لوگ جنہیں دنیا میں نماز، قرات قرآن اور تعلیم قرآن سے ذوق نصیب ہوتا تھا قبر میں جاکر بھی وہ اپنی آنکھوں کو تجلیات نماز اور نورِ قرآن سے منور کرتے ہیں۔

اس کتاب کے آخر میں مصنف جلیل نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ مومنین کے بچے مرنے کے بعد اپنے والدین کے لئے رحمت کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی خوب خاطر مدارت کی جاتی ہے ان کو دودھ پلانے کیلئے جنت میں اعلیٰ انتظام کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب محمد عربی ﷺ کے طفیل مصنف جلیل کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ان کی روح کو راحت بخشے اور بندہ ناچیز کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ صمدیت میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

گر قبول افتد زہے عزو شرف

احمد حسن ساہی۔ ایم۔ اے بی۔ ایڈ

ایم۔ او۔ ایل

فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

تقریظ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد مختار احمد ضیاء
ناظم اعلیٰ دار العلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم چک شہزاد اسلام آباد

بِسْمِ اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم٥

کاروان زندگی پیہم رواں دواں ہے۔ اسے کسی لمحہ بھی قرار و سکوں میسر نہیں ہے۔ بلکہ ہمہ دم محو سفر ہے۔ زندگی موت سے آشنا ہو کر ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور ایک ایسی راہ پر گامزن ہوتی ہے۔ جو اسے وصال حبیب کی منزل تک لے جاتی ہے۔

مشہور مقولہ ہے۔

اَلْمَوتُ جَسْرٌ یُوصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ :۔

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔ اس منزل پر فائز ہو کر زندگی کی تمام کلفتیں ختم ہو جایا کرتی ہیں۔ ہجر و فراق کی طویل رات سحر

آشنا ہو جاتی ہے۔ دنیوی زندگی کی تمام حسرتیں اور محرومیاں مٹ جایا کرتی ہیں۔ اور بے قرار روح کو ایسا سرمدی سکون نصیب ہوتا ہے۔ جو اس کے تمام دردوں کا درماں اور ہر قسم کے دکھ کا مداوا ہوتا ہے۔

موت زندگی کے فنا یا مٹ جانے کا نام نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونا ہے اور اسے "حیاۃ طیبۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ علامہ محمد اقبال نے اس حقیقت کو کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

جوہر انسان عدم آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

زیر نظر کتاب (موت کے بعد زندگی) علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کردہ کتاب "بشری الکئیب بلقاء الحبیب" کا ترجمہ ہے اور اس کتاب میں موت کی حقیقت، احوال قبور اور مردوں پر جو کیفیات وارد ہوتی ہیں۔ ان کو آثار صحیحہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر اور بھی بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں۔ مگر انداز بیاں کے اعتبار سے یہ کتاب ایک انفرادی شان کی حامل ہے۔ اس کتاب میں مرنے کے بعد نیک اور سعید روحوں پر اللہ کے الطاف کریمانہ کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کے دل میں موت کی آرزو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ محبوب حقیقی سے ملاقات کا واحد ذریعہ موت ہی کو سمجھنے لگ جاتا ہے۔ چوں کہ علامہ سیوطیؒ نے اس کتاب کو عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا اور عربی زبان وادب سے عدم شناسائی کی وجہ سے یہ کتاب عوام الناس کی دسترس سے باہر تھی اور صرف عربی سے آشنا طبقہ ہی اس سے استفادہ کر سکتا تھا۔ وقت کی اہم ضرورت تھی کہ اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا جاتا تاکہ اردو خواں احباب بھی اس

سے فیض یاب ہو سکتے۔ ہمارے قابل فخر ساتھی حضرت علامہ مولانا احمد حسن ساہی صاحب فاضل بھیرہ شریف نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو ہماری قومی زبان اردو کا جامہ پہنایا۔

بہترین ترجمہ کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ مصنف کے خیالات کو جوں کا توں دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اور مترجم، مصنف اور قاری کے درمیان حائل نہیں ہوتا۔ مترجم موصوف نے اس وصف کا بھی بجا طور پر خیال رکھا ہے۔ اور ترجمے کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب عوام کے ہر طبقہ کیلئے یکساں مفید ثابت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مترجم برادرم علامہ احمد حسن ساہی کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں توفیق دے کہ وہ دین اسلام کی مزید خدمت سرانجام دے سکیں۔ آمیں۔ ثم آمین

محمد مختار احمد ضیاء
کان اللہ لہٗ
۱۴ اگست ۱۹۹۸ء
ناظم اعلیٰ
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ اسلام آباد

ذِکرُ فَضلِ المَوتِ وَاَنَّہٗ خَیرٌ مِنَ الحیاۃِ

(موت کی فضیلت اور زندگی سے اسکے بہتر ہونے کا ذکر)

عَنْ عَبدِاللّٰہِ بنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تُحفۃُ المُومنِ اَلْمَوتُ (الزھد ۲/ ۲۱۲۔ الترغیب والترھیب ۴/ ۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے۔

عَن الحُسینِ بن عِلیٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ المَوتُ رَیحانَۃُ المُومِنِ جمع الجوامع ۱/ ۴۴۹ (وقال الدیلمی عن السید الحسن)

دیلمی نے حضرت حسینؓ بن علیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کیلئے سکون ہے۔

وَعَنْ عَائشۃَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم المَوتُ غَنیمۃُ المُومِنِ

جمع الجوامع ۱/ ۴۴۹ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (والدیلمی فی مسند الفردوس)

بیھقی نے شعب الایمان میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عائشہؓ سے

روایت کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا موت مومن کیلئے غنیمت ہے۔

وَعَنْ مَحْمُودِبنِ لَبِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَكْرَهُ ابنُ آدَمَ المَوتَ وَالْمَوْتُ خَيرٌ لَهُ مِنَ الفِتْنَةِ

(اخرجہ احمد بن حنبل فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ بسند صحیح)

احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سند صحیح کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت اس کیلئے زندگی کی آزمائش سے بہتر ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ عَمروبنِ العاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلدُنيَا سِجْنُ المومِنِ وسَنَتُهُ فَاِذَا فَارَقَ الُدنيا فَارَقَ السَجْنَ وَالسنةِ (المستدرک ۴/ ۳۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور اس کا راستہ ہے۔ جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور اسکے راستے سے جدا ہوتا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰه بنِ عَمرو قَالَ اَلدُنياَ جَنَّةُ الكَافِروسِجْنُ المُومِنِ وَاِنَّما مَثَلُ المُومِنِ حِيْنَ تَخرُجُ نَفسُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَ فَى سِجْنٍ فَاُخْرِجَ مِنْهُ فَجَعَلَ يَتقَلَّبُ فِى الاَرْضِ و يَتَفسَّحُ فِيُهَا۔ (الزھد۔ ۲/ ۲۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیاہے آپ نے ارشاد فرمایا دنیا کافر کیلئے جنت ہے اور مومن کیلئے قید خانہ ہے تو مومن کے روح جب اس کے بدن سے جدا ہوتی ہے تو اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہوتی ہے جو قید خانے میں ہو اور وہاں سے اسکو نکال لیا جائے پس وہ زمین میں آزادانہ چلنے پھرنے لگے۔

وَعَنْ عَبْدِاللّٰه بنِ عَمرو قَالَ الدُّنيَا سجنُ المُومِنِ فاِذامَاتَ يُخلىٰ سربُهٗ يَسرَحُ حيث يشاءُ

(مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۹)(المصنف ۱۳/ ۳۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا راستہ وسیع کر دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے نکل جاتا ہے۔

وَعَنْ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ المَوتُ تُحفةٌ لكلِّ مُسلِمٍ

(المصنف)(الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا موت ہر مسلمان کیلئے تحفہ ہے۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلمَوتُ كفَّارَةٌ لِكُلِّ مَسلِمٍ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والبیقھی فی الشعب)

ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔

وَعَنْ الرَبِيعِ بِنِ خَثيمٍ قَالَ مَامِنْ غائبٍ يَنْتَظِرُهٗ المُومِنُ خَيرٌ لَهٗ مِنَ الموتِ (الزھد ۲/ ۹۲)(الحلیۃ ۲/ ۱۱۴)

حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسی غائب چیز جس کیلئے مومن انتظار کرتا ہے موت سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔

وَعَنِ مَالِكِ بن مفول قَالَ بَلَغَنِى اَنَّ اولَ سَرورٍ يَدخلُ عَلى المُومِنِ الموتُ لِمَا يَرىٰ مِنْ كرامة اللّٰهِ تعالىٰ وثوابهٖ (اخرجہ ابن ابی الدینا)

مالک بن مغول سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلی خوشی جو بندہ مومن کو حاصل ہوتی ہے وہ موت ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے عزت افزائی اور اسکے ثواب کا مشاہدہ کرتا ہے۔

وَعَنْ ابن مسعودٍ قَالَ لَيْسَ لِلمُومِن راحةٌ دُوْنَ لِقَاءِ اللّٰه (اخرجہ احمد فی الزھد وابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔

وَعَنْ اِبی الدرْداء قَالَ مَامِنْ مُومنٍ اِلاَّ وَالمَوتُ خيرٌ لَهُ ومَا مِنْ كَافِرٍ اِلاَّ وَالمَوتُ خيرٌ لهٗ فمنْ لَمْ يُصَدِّقْنِي فَاِنَّ اللّٰه تَعَالىٰ يَقُولُ "وما عِندَ اللّٰهِ خيرٌ لِلْاَبرارِ" ويقولُ "وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيرٌ"

(اخرجہ سعید بن منصور فی سنۃ وابن جریر فی تفسیرہ)

حضرت ابوالدرداء سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ موت ہر مومن کیلئے بہتر ہے اور ہر کافر کیلئے بھی۔ پس وہ کون ہے جو میری اس بات کی تصدیق نہ کرے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور جو (ابدی نعمتیں) اللہ کے پاس ہیں وہ بہت بہتر ہیں نیکوں کیلئے" اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔ "اور نہ خیال کریں جو کفر کر رہے ہیں کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں انہیں یہ بہتر ہے ان کیلئے"

عَنْ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ مَامِنْ بَرٍّ وَّلاَ فَاجرٍ اِلَّا وَالمَوتُ خَيْرٌ لَهٗ مِنَ الحياةِ اِنْ كَانَ برًّا فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ "وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خيرٌ لِلْاَبْرارِ" و اِنْ كَانَ فَاجرًا فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ وَلاَ يحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوا اِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِيْنٌ"

(المصنف ۱۳/ ۳۰۳)(الدر المنثور ۲/ ۱۴۰)

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک والمروزی فی الجنائز)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ کوئی بھی آدمی خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار زندگی کی نسبت موت اس کیلئے زیادہ بہتر ہے اگر تو وہ مرنے والا نیک ہے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اور جو (ابدی نعمتیں) اللہ کے پاس ہیں وہ بہت بہتر ہیں نیکوں کیلئے" اور اگر مرنے والا گناہ گار ہے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اور نہ خیال کریں جو کفر کر رہے ہیں کہ ہم جو مہلت دے رہے ہیں انہیں یہ بہتر ہے ان کیلئے۔ صرف اسلئے ہم تو انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ کرلیں گناہ اور ان کیلئے عذاب ہے ذلیل وخوار کرنے والا"

وَعَنْ اَبِی مالِكِ الاَشْعَرِیُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ حَبِّبِ المَوتَ اِلیٰ مَنْ یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُكَ
(اخرجہ الطبرانی)

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو ہر اس شخص کیلئے موت کو محبوب بنادے جو یہ جانتا ہے کہ میں تیرا رسولؐ ہوں۔

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ اِنْ حَفِظْتَ وَصِیَّتِیْ فَلاَ یَكُونُ شَئیٌ اَحَبَّ اِلَیكَ مِنَ المَوتِ
(اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب)

امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میری نصیحت یاد رکھو تو موت سے بڑھ کر کوئی اور شے تمہارے نزدیک محبوب نہیں ہو گی۔

وَعَنْ اَبِی الدَرْدَاءِ قَالَ مَااَهْدٰی اِلَیَّ اَخٌ هَدیةً اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ السَّلاَمِ وَلَا بَلَغَنِی عَنْهَ خَبَرٌ اَحَبَّ مِنْ مَوتِهٖ
(شرح الصدور ۱۵)(الذھد للامام احمد ۱۴۰)

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی بھائی نے

بھی مجھے سلام سے زیادہ پسندیدہ کوئی تحفہ نہیں دیا، اور نہ ہی کسی بھائی کے بارے اسکی موت سے زیادہ بہتر خبر مجھے پہنچی۔

وَعَنْ عُبادَةَ الصامتِؓ قَالَ اَتمَنّٰى لِحَبِيْبِى اَنْ يُعَجّلَ مَوتَهُ۔ (المصنف ۱۳/ ۳۸۳)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے دوست کیلئے یہ چیز بہت پسند کرتا ہوں کہ موت اسکو جلدی آجائے۔

وَعَنْ محمدِ بن عبدِالعزيزِ التّيمِیُ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ الاَعْلٰى التَّيمِیُ۔ مَاتَشتَهِیُ لِنَفْسِكَ وَ لِمَنْ تُحِبُّ مِنْ اَهْلِكَ؟ قَالَ اَلموتُ

ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد العزیز التیمی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ عبد الاعلیٰ التیمی سے کہا گیا کہ تو اپنے لئے اور اپنے پیارے اہل وعیال کیلئے کیا چیز پسند کرتا ہے انہوں نے جواب دیا موت کو۔

وَعَنْ ابنِ عُبَيدِاللّٰهِ انّهُ قَالَ لِمَكحُول اَتحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ وَمَنْ لَايُحِبُّ الْجَنَّةَ قَالَ فاَحِبَّ المَوتَ لَنْ تَرىَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تَمُوتَ

ابن عبید اللہ سے روایت ہے انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا آپ جنت کو پسند کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا بھلا جنت کو کون نہیں پسند کرتا تو ابن عبید اللہ نے فرمایا پھر موت کو محبوب رکھو کیونکہ اس وقت تک جنت کو نہ دیکھ پاؤ گے جب تک تمہیں موت نہ آجائے۔

وَعَنْ حِبَّان بن الاسود قَالَ اَلمَوتُ جَسرٌ يُوصِلُ الحبِيْبَ اِلَى الحبِيْبِ

ابو نعیم نے حلیہ میں حبان بن اسود سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَامِنْ شئیٍ خیْرُ ٌ لِلمُومِنِ مِنْ لَحُدٍ فَمَنْ لُحِدَ فقَدْ اِسْتَرَاحَ مِنْ هَمُومِ الدُنیا واٰ مَنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ (المصنف)

مسروق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کیلئے قبر سے بڑھ کر اور کوئی شے بہتر نہیں ہے پس جسے قبر میں اتار دیا گیا وہ دنیا کے غموں سے آرام پا گیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گیا۔

عَنْ طَاؤوسٍ قَالَ لَایَحْرَزُدِیْنَ الرجُلِ اِلاّٰ حُفْرَتهٗ

(المصنف ۱۳/ ۵۳۷)(حلیہ)

طاؤس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آدمی کے دین کی حفاظت اسکی قبر کے سوا کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

عَنْ عَطِیّۃٰ قَالَ اَنْعَمُ النَّاسِ جَسَدًا فِی لَحدٍ قَدْ اَمِنَ مِنَ العَذَابِ۔ (الذھد)

حضرت عطیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قبر میں جسمانی طور پر لوگوں میں سب سے زیادہ انعام یافتہ وہ شخص ہے جو عذاب سے محفوظ رہا۔

عَنْ سُفْیَانَ قَالَ کَانَ یُقَالُ لِلمَوتِ رَاحَۃً لِلعابِدِیْنَ

(اخرجہ ابن ابی الدنیا)

حضرت سفیان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ موت کے بارے کہا جاتا ہے کہ موت عابدوں کیلئے راحت ہے۔

وَقَالَ الخِطابی اَنْشَدَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا المنصُورُ بنُ اِسْماعیل قَدْقُلتُ

اِذَا مَدحُوا الحَیَاۃَ فَاَکْثَرُوا

فِی المَوتِ اَلفُ فَضِیلَۃٍ لَا تُعْرَفُ

مِنْها اَمَانُ لِقَائِهٖ بِلِقَائِهٖ
فِرَاقُ کُلِّ مُعَاشِرٍ لَایُنصِفُ

خطابی کہتے ہیں کہ ہمارے دوست منصور بن اسماعیل نے ہمیں یہ اشعار سنائے۔

(ترجمہ) جب لوگوں نے زندگی کی تعریف کی اور بہت زیادہ تعریف کی کہ موت میں ہزار ایسی فضیلتیں ہیں جو کہ معلوم نہیں ہیں۔ ان فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ موت کے آنے سے انسان دوبارہ مر جانے سے امن میں ہو جاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر اس ساتھی سے جدائی حاصل ہو جاتی ہے جو انصاف نہیں کرتا۔

قَالَ الخِطابی :۔

یَبْکِی الرِجَالُ عَلَی الحَیَاۃِ وَقَدْ
اَفْنٰی دُمُوعِی شَوقِی اِلَی الاَجَلِ
اَمُوتُ مِنْ قَبْلُ اَنَّ الرَھْرَ یَعْثُرُ بِیْ
فَاِنَّنِی اَبَدًا مِنْہُ عَلٰی وَجَلِ

امام خطابی نے کہا :۔

لوگ زندگی کیلئے روتے ہیں حالانکہ موت کیلئے میرے شوق نے میرے آنسوؤں کو ختم کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ زمانہ مجھے ہلاک کر دے میں مر جاؤں گا کیونکہ میں زمانے سے ہمیشہ خوفزدہ ہوں۔

ذِكْرُ اَنَّ المَوتَ اِنتِقَالُ مَنْ دَارٍ ضَيِّقَةٍ اِلٰی دَارٍ وَاسِعَةٍ

(موت تنگ گھر سے وسیع گھر کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے)

قَالَ العُلَمَاءَ:

اَلمَوتُ لَیُسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ وَلاَ فَنَاءٍ صَرُفٍ و اِنّما هُوَ اِنُقِطَاعُ تَعَلُّقِ الرُوحِ بِالبِدَنِ ومَفَارِقَةٌ وَحیلُولَةٌ بَیُنَهُمَا وَتَبَدُّلُ حَالٍ و اِنُتِقَالٌ مِنُ دَارٍ اِلٰی دارٍ

علماء فرماتے ہیں :۔

کہ موت فقط معدوم اور فنا ہو جانے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ روح کا بدن سے تعلق ختم ہو جانے، ان دونوں کے درمیان جدائی، حالت کی تبدیلی اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ہے۔

عَنُ بلالِ بنِ سَعُدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّکُمُ لَنُ تُخلَقُوالِلفَنَاءِ واِنّمَا خُلِقتُمُ لِلخُلُودِوالاَبَدِ و لٰکِنَّکُمُ تَنُتَقِلُونَ مِنُ دارٍ اِلٰی دارٍ

حضرت بلال بن سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم فنا ہو جانے کیلئے نہیں پیدا کئے جاتے تم تو ہمیشہ اور تا ابد رہنے کیلئے ہی پیدا کئے گئے ہو لیکن تم تو

ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جاتے ہو۔

وَقَالَ اِبنُ القَاسِمِ لِنَفسِ اَربَعَةُ دُورٍ کُلُّ دَارٍ اَعظَمَ مِنَ الَّتِیُ قَبلَهَا اَلاُولٰی۔ بَطنُ الاُمِّ۔ وذٰلِكَ مَحَلُ الضیقِ والحَصرِ والغَمِّ والظُلُمَاتِ الثَّلَاثِ۔ وَالثَّانِیَةُ۔ هِیَ الدارُالَّتِیُ اَنشَاَتهَا وَاَلَّفتهَا وَاکتَسَبتُ فِیهَا الشَرَّ والخَیرَ۔ وَالثَّالِثةُ۔ هِیَ دَارُ البَرزَخِ وَهُوَ اَوسَعُ مِنُ هٰذِهِ الدَارِ واَعظَمُ وَنُسبَةُ هٰذا الدَارِ اِلَیهَا کَنِسبَةِ البَطَنِ اِلٰی هٰذہٖ و الرابعَةُ هِیَ دَارُ القَرارِ الجنَّةُ اَوِالنَّارُ وَلَهَافِی کُلِّ دارٍ مِنُ هٰذِهِ الدُورِ حُکُمٌ وَشَانٌ غَیرَ شَانِ الُاخرٰی۔

ابن القاسم نے کہا کہ روح کے چار جہان ہیں۔ اور ہر جہان اپنے سے پہلے جہاں سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ پہلا جہان شکم مادر ہے۔ اور یہ جہان تنگی، قید، غم اور تین تاریکیوں کا جہان ہے۔ دوسرا جہان وہ ہے جس میں وہ پروان چڑھا اس سے مانوس ہوا اور اس میں اچھے یا برے اعمال کیے۔ تیسرا دار برزخ ہے اور یہ اس قدر وسیع اور بڑا ہے جس قدر دنیا کا جہان ماں کے پیٹ سے بڑا ہے۔ چوتھا دار القرار ہے یعنی جنت اور دوزخ۔ اس جہان کی شان و عظمت پہلے تینوں جہانوں سے بلند ہے۔

وَمِنُ مَرَاسِیلِ سَلِیُمِ بنِ عامرِ الحِباری مَرفُوعًا۔ اِنَّ مَثَلَ المُومِنِ فِی الدُنیَا کَمَثَلِ الجَنِیُنِ فِی بِطُنِ اُمِهٖ اِذَا خَرَجَ مِنُ بَطُنِهَا بَکٰی عَلٰی مَخرَجِهٖ حتّٰی اِذَا رایٰ الضَوءَ ورَضَعَ لَمُ یُحِبَّ اَنُ یَرجِعَ اِلٰی مَکَانِهٖ وکَذٰلِکَ المُومِنُ یَجزَعُ یَجزَهُ مِنَ المَوتِ فَاِذَا مَعنٰی اِلٰی رَبِّهٖ لَمُ یُحِبَّ اَنُ یَرُجِعَ اِلَی الدُنیَا کَمَا لَمُ یُحِبَّ الجَنِیُنُ اَنُ یَرجِعَ اِلٰی بَطُنِ اُمِّهٖ

سلیم بن عمر الحباری کے مرسل مرفوع روایات میں سے ہے کہ دنیا میں مومن کی مثال اس بچے کی طرح ہے۔ جو اپنی ماں کے بطن میں ہوتا ہے، جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو پیدا ہوتے ہی روتا ہے اور جب وہ روشنی (دنیا

کی) دیکھ لیتا ہے اور ماں کا دودھ پی لیتا ہے تو وہ واپس اپنے پہلے مقام کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح مومن بھی موت سے گھبراتا ہے اور جب وہ اپنے رب کے پاس چلا جاتا ہے تو وہ دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح بچہ پیدائش کے بعد اپنی ماں کے پیٹ کی طرف واپس لوٹنا پسند نہیں کرتا۔

مِنْ مَرَاسِيْلِ عمرو بن دِيْنَارٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصْبَحَ هٰذَا مُرْتَحِلاً مِنَ الدُّنْيَا فَاِنْ قَدْ رَضِيَ فَلاَ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُنيَا كَمَا لاَ يَسُرُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَرْجِعَ اِلىٰ بَطْنِ اُمِّهٖ

عمرو بن دینار کے پیغامات میں سے ہے کہ ایک آدمی مر گیا تو آقائے دو جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ آدمی اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے اگر یہ اس پر راضی ہے تو یہ دنیا کی طرف لوٹنا کبھی پسند نہیں کرے گا جس طرح تم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی ماں کے بطن کی طرف لوٹ جائے۔

عَنْ اَنَس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاشُبِّهَتْ خُرُجُ ابنِ آدمَ مِنَ الدُنيَا اِلَّا كَمَثَلِ خُرُوْجِ الصَبّيِ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ ذٰلِكَ الغَمّ والظُّلُمَةِ اِلى روحِ الدُنيَا۔ (نوادر الاصول)

حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے دنیا سے چلے جانے کی مثال ایک بچے کی سی ہے جو اپنی ماں کے پیٹ یعنی وہاں کے غم اور تاریکی سے نکل کر دنیا کی راحتیں پالیتا ہے۔

وَعَنْ عُبادَةَ بنِ الصامتِ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاعَلَى الاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَاعِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجَعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا نَعِيْمُ الدُنْيَا وَمَافِيْهَا۔

(النسائی ۶/ ۳۵ باب ماتیمنی فی سبیل اللہ)

حضرت عباذہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روئے زمین کا کوئی فرد جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر مقام ملا ہو وہ تمہاری طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا خواہ اسے دنیا و مافیھا کی نعمتیں دے دی جائیں۔

ذِكْرُ مَايَلْقَاهُ المُومِنُ عِنْدَ قَبْضِ رُوحِهٖ مِنَ الْكَرَامَةِ

(جان کنی کے وقت مومن کی عزت افزائی کا بیان)

عَنِ البَراءِ بنِ عَازِبٍؓ اَنَّ النَبیَّﷺ قَالَ۔ اِنَّ العَبْدَ المُومِنَ اِذَا کَانَ فی اِنقِطاع مِنَ الدُنیا واِقبالٍ مِنَ الاٰخِرةِ نَزَلَ الیهِ مَلائِکَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِیْضُ الوُجُوهِ کَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَمْسُ مَعَهُمْ اَکْفَانٌ مِنْ اَکْفَانِ الجَنَّه وحَنُوطٌ مِنْ حنوطِ الجنَّةِ حتّٰی یَجْلِسُوا مِنْهُ حُدَّالبَصَرِ۔ ثُمَّ یَجِئُی مَلَکُ المَوتِ یَجْلِسُ عِنْدَ رَاسِهٖ فَیَقُولُ اَیَّتُهَا النَفْسُ المُطْمَئِنَّةُ اُخْرُجِی اِلٰی مَغْفِرةٍ مِنَ اللّٰهِ ورِضْوَانٍ فَتَخْرُجُ تَسِیْلُ کَمَاتَسِیْلُ القَطرةُ مِنَ السِقَاءِ واِنْ کُنْتُمْ تَرَوْنَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَیَخْرُجُو نَهَا فَاِذَا اَخْرَ جُو هَالَمْ یَدَعُوها فِی یَدِهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَیَجْعَلُونَهَا فِی تِلْکَ الاَکْفَانِ و الحَنُوطِ و یَخْرُجُ مِنْهَا کَاَطْیَبِ نَفْحَةٍ مِسْکٍ عَلٰی وَجْهِ الاَرْضِ فَیَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا یَمُرُّوْنَ عَلٰی مَلَا مِنَ المَلَائِکَةِ اِلَّا قَالُوا۔ مَاهٰذِهِ الرُّوحُ الطَیِّبَهُ؟ فَیَقُولُونَ

فُلَانُ بنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِیْ کَانُوا یَسْمُّوْنَهٗ بِهَافِی الدُنیَا حَتّٰی یَنْتَهُوا بِهٖ اِلیَ السَّمَاءِ الَّتِی تَلِیْهَا حَتّٰی یَنْتَهِیَ بِهَااِلٰی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَیَقُولُ اللّٰهُ تَعالٰی اُکْتُبُوا کِتابَهٗ فِی عِلِّیِّیْنَ واَعِیْدُوْهُ اِلی الَارْضِ فَیُعَادُرُوْحُهٗ فِی جَسَدِهٖ فَیَاتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ. مَنْ رَبُّکَ وَمَادِیْنُکَ؟۔ فَیَقُولُ اللّٰهُ رَبِیّ والاِسْلَامُ دِیْنِی فَیَقُولَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ اِلَیْکُمْ وَفِیْکُمْ؟ فَیَقُولُ هوَ رسولُ اللّٰهِ فَیَقُولَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُکَ؟ فَیَقُولُ قَرَاْتُ کِتَابَ اللّٰهِ تعَالٰی وآمَنْتُ بِهٖ وصَدَّقْتُهٗ فَیُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَّقَ عَبْدِیْ فَافرِ شُوْالَهٗ مِنَ الجَنَّةِ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الجنّهِ وَافْتَحُوا لَهٗ بَابًا اِلَی الجنّةِ. فَیَاتِیْهِ مَنْ رِیْحِهَا وَطِیبِهَا ویُفْسَحُ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ مُدَّ بَصرِهٖ وَیائِیْهِ رَجُلٌ حُسْنُ الثِیَابِ طِیْبُ الرائِحَةِ فَیَقُولُ لَهٗ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ هٰذ یَومُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوعَدُ. فَیَقُولُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجهُکَ یَجِئیُ بِالْخَیْرِ؟ وَیَقُولُ اَنَا عَمَلُکَ الصالِحُ فَیَقُولُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّیٰ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ و مَالِیْ (مسند امام احمد ۴/ ۲۸۷) (سنن ابی داؤد ۲/ ۵۴۰) (المستدرک ۱/ ۳۷)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن جب اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے خوبرو فرشتے نازل ہوتے ہیں گویا ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کا حنوط (خوشبو) اور کفن ہوتا ہے اور وہ فرشتے اس کے پاس تاحد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر حضرت ملک الموت آتے ہیں۔ اور اسکے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں۔ اے نفس مطمئنہ اپنے اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف نکل جا تو روح بدن سے یوں بہہ نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشک سے اگرچہ تمہیں

بظاہر کچھ اور دکھائی دیتا ہے۔ پس فرشتے جب اس روح کو نکال لیتے ہیں تو ملک الموت کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کی دیر بھی نہیں رہنے دیتے تو اسے (روح کو) اکفان اور حنوط میں رکھ دیتے ہیں۔ تو اس سے دنیا کی سب سے زیادہ خوشبو دار کستوری کی مانند مہک اٹھتی ہے، پھر اسے اوپر لیکر چلے جاتے ہیں، اور فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گذرتے ہیں وہ ان سے سوال کرتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روہ کون ہے ؟ تو وہ دنیا میں پکارے جانے والے ناموں میں سے اس کا بہترین نام لیکر کہتے ہیں۔ کہ یہ فلاں بن فلاں ہے یہاں تک کہ آسمانوں سے گذرتے ہوئے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکا نام اعمال عِلّیّین میں لکھ دو اور اسے واپس دنیا میں لوٹا دو تو اس کی روح اسکے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ اور تیرا دین کون سا ہے ؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ کریم میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے۔ پھر وہ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف اور تم میں مبعوث کیا گیا ہے ؟ تو وہ بندہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ فرشتے اس سے پھر پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے علم ہو گیا ؟ تو وہ بندہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ تو دریں اثنا آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے جنت کے بچھونے لگا دو اسے جنتی لباس پہنا دو اور جنت کا دروازہ اس کیلئے کھول دو۔ تو اس بندے کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور تا حد نگاہ اسکی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اور اچھے کپڑوں میں ملبوس پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص آتا ہے وہ کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری ہو۔ آج وہ دن ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا تو وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے ؟ تم تو میرے لئے اچھی خبر لائے ہو تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا عمل صالح ہوں تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

وَاَخرَجَ ابنُ اَبی الدُنیاؒ مَرفُوعًا۔ اِنَّ المُومِنَ اِذَا احُتَضرَ ورَایٰ مَااَعَدَّاللّٰہُ لَہٗ جَعَلَ یَتہَوَّعُ نَفسُہٗ مِنَ الحِرُصِ عَلٰی اَنْ تَخرُجَ فَھُنَاکَ اَحبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ واَحَبَّ اللّٰہُ لِقَائہٗ وَ اِنَّ الکافِرَ اِذَا احُتَضرَو رَایٰ مَا اَعَدَّ لَہٗ جَعَلَ یَتَبَلّٰعُ نَفسُہٗ کَرَاھِیَۃً اَنْ تَخرُجَ فَھُنَاکَ کَرِہَ لِقَاءَ االلّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَائہٗ

ابن ابی الدنیا نے مرفوعاروایت کیا ہے کہ مومن جب موت کے قریب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ لیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کی ہوتی ہیں تو اسکی روح فوراًنکل جانا چاہتی ہے۔ پس یہاں آکر وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں، اور کافرجب مرنے کے قریب ہوتا ہے اور اپنے لئے تیار شدہ عذاب دیکھ لیتا ہے اور اسکی روح ناپسندیدگی کی وجہ سے گلے میں اٹک اٹک جاتی ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملناپسند نہیں فرماتے۔

عَنْ جَعُفَر بن محمدٍ عَنْ اَبیُہِ عَنْ ابنِ الخِزرَجی عَنْ اَبیُہِ قَالَ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوُلُ ونَظَرَ اِلٰی مَلِکَ المَوتِ عِنُدَ رَاسِ رَجُلٍ مِنَ الاَنصَارِ فقَالَ یَامَلِکَ المَوتِ ارفِقْ بِصَاحِبِیْ فَاِنَّہٗ مُومِنٌ، فَقَالَ مَلِکُ المَوتِ طِبْ نَفُسًا وقَرِّ عَیُنا وَاعُلَمْ اَنِیّ بِکُلِّ مُومِنٍ رَفِیُق“

(اخرجہ الطبرانی وابو نعیم ابن منبہ کلاھمافی المعرفۃ)

ابو نعیم اور ابن منبہ دونوں ”معرفت“میں جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا جبکہ آپؐ نے ملک الموت کو ایک انصاری کے سرہانے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا اے ملک الموت میرے دوست سے نرمی اختیار کرو بے شک یہ مومن ہے تو ملک الموت نے جواب دیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ مطمئن رہیں آپؐ کی آنکھیں

ٹھنڈی رہیں آپؐ جان لیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

عَنْ كَعْبٍ اَنَّ اِبَراهِمَ عليهِ السَّلاَم قَالَ لِمَلِكَ الموتِ اَرِنِی الصُّورَةَ الَّتِیْ تَقْبِضُ بِهَاالمُومِنَ فَاَرَاهُ مَلِكُ الموتِ مِنَ النورِ والبِهَاءِ والحُسْنِ فقَالَ لَوْ لَمْ يَرَالمُومِنُ عِنْدَ مَوتِهٖ مِنْ قُرَّةِ العَيْنِ والكَرامَةِاِلاَّ صُوْرَتَكَ هٰذِهٖ لَكَانَتْ تَكْفِيْهِ

(اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت)

حضرت کعب سے روایت ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے اپنی وہ شکل و صورت دکھاؤ جس میں تم بندہ مومن کی روح قبض کرتے ہو تو ملک الموت نے آپ علیہ السلام کو نور اور حسن و جمال دکھایا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اگر مومن اپنی وفات کے وقت آنکھوں کی ٹھنڈک اور عزت افزائی کا کوئی اور منظر نہ بھی دیکھ پائے پھر بھی تیری یہ من موہنی صورت اس کیلئے کافی ہے۔

عَنِ الضحَاكَ قَالَ اِذَا قُبِضَ رُوحُ العَبْدِ المُوْمِنَ عُرِجَ بِهٖ اِلَى السَّماءِ فَيَنْطَلِقُ مَعَهُ المُقَرَّبُوْنَ ثُمَّ عُرِجَ بِهٖ اِلَى الثانِيةِ ثُمَّ اِلَى الثالِثَةِ ثُمَّ اِلَى الرّابعَهِ ثُمَّ اِلَى الخَامِسَةِ ثُمَّ اِلَى السَّادِسَةِ ثُمَّ اِلَى السَّا بعَةِ حَتّٰى يَنْتَهُوا بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ المُنْتَهٰى فَيَقُولُونَ رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ وهُوَاَعْلَمُ بِهٖ فَيَاتِيْهِ صَكٌّ مَخْتُومٌ بِاَمَانِهٖ مِنَ العَذَابِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تعَالٰى "كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّيِّين وَمَا اَدْرَاكَ مَاعِلِّيُّوْنَ كِتَابٌ مَرْقُوْمٌ يَّشْهَدُهُ المُقَرَّبُوْنَ" (اخرجہ عبد الرحیم الارانی فی کتاب الاخلاص)

حضرت ضحاک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے چلتے ہیں پھر اسے دوسرے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا

ہے بعد ازاں تیسرے آسمان کی طرف پھر چوتھے آسمان کی طرف پھر پانچ یں آسمان کی طرف پھر چھٹے آسمان کی طرف پھر ساتویں آسمان کی طرف یہاں تک کہ فرشتے اسکو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے حالانکہ رب کریم اس بندے کو خوب جانتے ہوتے ہیں تو اس کے پاس ایک چٹھی آتی ہے جس پر عذاب سے محفوظ رہنے کی مہر ثبت ہوتی ہے اور وہ مہر یہ فرمان الٰہی ہے "یہ حق ہے نیکو کاروں کا صحیفہ عمل عِلّیین میں ہو گا اور تمہیں کیا خبر کہ علیون کیا ہے یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (حفاظت کیلئے) دیکھتے رہتے ہیں اسے مقربین"

وَعَنْ سَعِیدِ الخُدرِیْ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ المومِنَ اِذَا کَانَ اِنَّ فی اِقبالٍ مِنَ الآخرۃِ وادبارٍ مِنَ الدنیا نَزَلَ مَلاَئکَۃٌ مِنَ اسمَاءِ مَاَنَّ وُجُوهَهَمْ الشمْسُ بِکَفَنٍ و حَنُوطِہٖ مِنَ الجنَّۃ فَیَقعُدُونَ حَیُثُ یَنظُرُ اِلَیهِمْ فَاِذَا خَرَجَتْ رُوُحُہٗ صَلّی عَلَیہٖ کُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ والاَرْض

(اخرجہ ابو نعیم وابن منبہ)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن دنیا سے آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دنیا سے پیٹھ پھیر جاتا ہے تو ملائکہ اسکا بہشتی کفن اور حنوط لیکر آسمان سے نازل ہوتے ہیں گویا کہ ان ملائکہ کے چہرے روشنی میں سورج کی مانند ہوتے ہیں وہ فرشتے اس سے اتنے فاصلے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں جہاں سے وہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے پھر جب اسکی روح پرواز کرتی ہے تو زمین و آسمان کے سارے فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیرَۃَ اَنَّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا قُبِضَ اَتَتہُ مَلَائِکَۃُ الرحمَۃِ بِحَرِیرَۃٍ بَیضَاءَ فَتَخرُجُ کَالطیبِ وَاَطیَبِ مِنْ رِیحِ المِسکِ حتّٰی اِنَّہٗ یُنَاوِلُہٗ بَعفُهُمْ بَعضًا

فَيُسَمُّونَهُ بِاَحْسَنِ الاَسْمَاءِ لَهُ حَتّٰى يَا تُوابِهٖ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُوْنَ مَاهٰذِهِ الرِيحُ الَّتِيْ جَاءَ تْ مَنُ الَارضِ؟ وَكُلَّمَا اَتَوا سَمَاءً قَالُوا مَثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى ياتوابه اَروَاحَ المٔومِنِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُم فَرحٌ اَفرَحُ مَنْ اَحَدِهم عِنْدَ لَقِيَاهُ وَلَاقَدِمَ عَلٰى اَحَدٍ كَمَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ فَيَسْاَلُونَهُ مَافعَلَ فُلَانُ بنُ فُلانٍ؟ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ حَتّٰى يَسْتَرِيحَ فَاِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الُدنيا۔

(اخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الشعب)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو مومن کی روح بدن سے خارج ہو جاتی ہے، اور یہ خوشبو کستوری سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس روح کو ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور اسے اس کے خوبصورت نام کے ساتھ پکار۔تے ہیں یہاں تک کہ فرشتے اسے پہلے آسمان کے دروازے تک لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیسی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے؟ اور جب بھی وہ آسمان پر آتے ہیں تو فرشتے ان سے یہی سوال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ فرشتے اسے مومنوں کی ارواح تک لے آتے ہیں۔ تو اسکی ملاقات کے وقت جتنی خوشی انھیں ہوتی ہے اتنی کسی اور کو نہیں ہوتی اور کسی کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں آیا ہوتا جیسا مومنوں کے پاس آیا ہوتا ہے تو وہ فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں نے کون سا عمل کیا ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ اسے چھوڑدو تاکہ یہ آرام کرے کیونکہ یہ دنیا کے غم واندوہ میں تھا۔

وَاَخْرَجَ البَزَّاءُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَبِىِ ﷺ قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا اِحْتَصَرَ اَتَتْهُ المَلَائِكَةُ بِحَرِيْرَةٍ فِيُهَا مِسْكٌ وَعَنْبَرٌ وَرَيْحَانٌ فَتَسَلَّ رُوْحُهُ كَمَا تُسَلُّ الشَعْرَةُ مِنَ العَجِيْنِ وِيُقَالُ اَيَّتُهَا النَفسُ الْمُطْمَئِنَّهُ اخرُجِى رَاضِيَةً

مَرْضِيًّا عَلَيْكَ اِلٰى رُوحِ اللّٰهِ وكَرَامَتِهٖ فَاِذَاخَرَجَتْ رُوحُهٗ وُضِعَتَ عَلٰى ذٰلِكَ المِسْكِ والرَّيْحَانِ وَطُوِيَتْ .عَلَيْهِ الحَرِيْرَةُ وَذُهِبَ بِهٖ اِلٰى عِلِّيِّن. (صحیح مسلم ۴/ ۲۲۲ کتاب الجنۃ)

براء نے حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مومن مرنے کے قریب ہوتا ہے تو ملائکہ اس کے پاس ریشم لیکر آتے ہیں اور اس ریشم میں کستوری، عنبر اور ریحان ہوتے ہیں تو مومن کی روح اس طرح نکال لی جاتی ہے جس طرح بال آٹے سے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے اے نفس مطمئنہ تو اللہ کی رحمت اور کرم کی طرف اس حالت میں نکل آ کہ تو اللہ سے راضی اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو پس جب اس کی روح نکل آتی ہے تو اس (روح) کو اس کستوری اور خوشبو میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس پر ریشم لپیٹ دیا جاتا ہے اور اسکو علیین میں پہنچادیا جاتا ہے۔

وَعَنْ ابْنِ عباسٌ فِی قَوْلِهٖ تَعالٰی "وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا" قَالَ اَرْوَاحُ المُؤمِنِيْنَ لَمَّا عَايَنَتْ مَلَكَ المَوتِ قَالَ اخرُجِی اَيَّتُهَا المُطْمَئِنَّةُ اَلٰى رَوْحٍ ورَيْحانٍ وَرَبٍّ غيْرِ غَضْبَانٍ سَبَحَتْ سَبْحَ الخَائِصِ فِی المَاءِ فَرَحًا وَشَوْقًا اِلٰى الجَنَّةِ " فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا يَعْنِی تَمْشِیْ اَلٰى كَرَامَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (اخرجہ الجونی فی تفسیرہ)

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَالسَّابِحَاتِ سبحاً کے متعلق روایت ہے انہوں نے فرمایا مومنوں کی روحیں جب ملک الموت کو دیکھتی ہیں تو وہ ان سے کہتا ہے اے اطمینان والی روح تو رحمت، خوشبو اور اس رب کی طرف نکل آجو تجھ پر ناراض نہیں ہے تو وہ روح جنت کے شوق اور خوشی میں اسطرح تیر نے لگ جاتی ہے جیسے غوطہ زن پانی میں "فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا" "پھر (تعمیل ارشاد میں) دوڑ کر سبقت لے جانے والے ہیں" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ روح اللہ

تعالیٰ کے انعام کی طرف چلتی ہے۔

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بنِ عَمرٍو قَالَ اِذَا تَوَفَّى اللّٰهُ الْعَبْدَ اَرْسَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَلَكَيْنِ بَخِرْقَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَرَيحَانٍ مِنَ الجَنَّةِ فَقَالَا اَيَّتُهَا النَفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اُخْرُجِى اِلٰى رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ اُخْرُجِى نِعْمَ مَاقَدَّمْتَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رَائِحَةٍ مَنَ الْمِسْكِ وَجَدَ هَااَحَدُكُمْ بَاَنْفِهٖ وَعَلٰى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ جَاءَنَا مِنَ الاَرْضِ اليَومَ رُوحٌ طَيِّبَةٌ فَلَا يَمُرَّبِبَابٍ اِلاَّ فُتِحَ لَهٗ وَلَا مَلَكٍ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ وَيُشَيعُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهٖ رَبَّهٗ فَتَسْجُدُ المَلَائِكَةُ قَبْلَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ تَوَفَّيْنَاهُ وَاَنتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَيَقُوْلُ مُرُوْهُ بِالسُّجُوْدِ فَتَسْجُدُ النِسْمَةُ ثُمَّ يُدْعٰى ميكائيلُ فَيُقَالُ اِجْعَلْ هٰذِهِ النسمَةَ مَعْ اَنْفُسِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اَسْأَلَكَ عَنْهَا يَومَ القيامةِ فَيُومَرُ بِقَبْرِهٖ فَيُتَّسَعُ لَهٗ طُوْ لُهُ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَعَرْضُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ فَيُسْبَطُ فِيهِ الْحَرِيْرُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ شَىءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَوَّرَهٗ وَ اِلاَّ جُعِلَ لَهٗ نُوْرُ الشَمْسِ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فِى الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً۔ (کتاب الزھد)

حضرت عبید اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کو موت سے نوازتا ہے تو دو فرشتوں کو جنتی لباس اور جنتی خوشبو کے ساتھ بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اے اطمینان والی جان تو رحمت، خوشبو اور اس پروردگار عالم کی طرف نکل آجو تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ تو آجا اور جو اعمال تو نے پہلے بھیجے ہیں (یعنی دنیا میں کئے ہیں) وہ کتنے ہی اچھے ہیں تو روح اس کستوری کی خوشبو جسے تم سونگھتے ہو اس سے کہیں زیادہ پاکیزہ خوشبو کی

طرح، مہکتی ہوئی بدن سے نکلتی ہے اور آسمان کے کناروں پر مقرر فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ آج اس زمین کی طرف سے ہمارے پاس پاکیزہ روح آئی ہے وہ روح جس دروازے کے پاس سے گذرتی ہے وہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور اسکا گذر جس فرشتے کے پاس سے ہوتا ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور اسے الوداع کہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس روح کو رب کریم کے پاس لایا جاتا ہے تمام فرشتے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے ہم نے اس کو موت دی حالانکہ تو بہت بہتر جاننے والا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے سجدہ کرنے کا حکم دو پس وہ روح سجدہ کرتی ہے پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ اس روح کو مومنین کی روحوں کے ساتھ رکھ دو قیامت کے دن اس روح کے بارے میں تجھ سے پوچھوں گا۔ پھر اس کی قبر کو وسیع کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو قبر ستر ذراع چوڑی اور ستر ذراع لمبی کر دی جاتی ہے۔ پھر اس میں ریشم کا قالین بچھایا جاتا ہے پھر اگر اس کے پاس کچھ قرآنی آیات ہوں تو اس قبر کو منور کر دیتی ہیں ورنہ اسے سورج کی مانند نور عطا کیا جاتا ہے پھر جنت کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے جس سے وہ جنت میں اپنا مقام صبح وشام دیکھتا رہتا ہے۔

عَنِ الحَسَنِ قَالَ اِذَا اِحْتَضَرَالمُومِنُ حَضِرَهٗ خَمسُمِائَةِ مَلَكٍ يَقْبِضُونَ رُوحَهٗ فَيَعْرُجُونَ اِلَى السَّماءِ الدُّنيَا فَتلْقَا هُمْ اَروَاحُ الْمُومِنِيْنَ المَاضِيَةِ فيُرِيدُونَ اَنْ يَسْتَخبِرُوهُ فَتقُولُ المَلَائِكَةُ ارْفِقُوابِهٖ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنْ كَرْبٍ عَظِيمٍ ثُمَّ يَسْتَخبِرُونَهٗ حَتَّى يَسْتَخْبِرُ الرَجُلُ عَنْ اَخِيْهِ وَصَاحِبِهٖ فَيَقُولُ هُوَ كَمَاعَهِدْتَ مِنْهُ (اخرجہ سعید بن منصور فی سنہ)

حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پانچ سو فرشتے آتے ہیں اس کی روح قبض کرتے

ہیں اور آسمان دنیا کی طرف بلند ہو جاتے ہیں تو سابقہ مومنین کی روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں اور اس سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو ملائکہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ تو نرمی کرو کیونکہ یہ بڑی تکلیف سے نکل کر آیا ہے وہ اس سے استفسار کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے بھائی اور دوست کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو وہ جواباً کہتا ہے کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے تم اسے چھوڑ کر آئے تھے۔

وَعَنْ اَبی مُوسیٰ الاَشعَرِی قَالَ تَخرُجُ نَفسُ المُومِنِ وَهِیَ اَطیَبُ رِیُحًا مَنَ المِسُكِ فَتَصعُدُ بِهَا المَلَائِكَةُ الَّذِینَ یَتَوَفَّونَهَا فَتَلُقَا هُمُ المَلَائِكَةُ دُونَ السَماءِ فَیَقُولُونَ هٰذا الَّذِی مَعَكُمَ؟ فَیَقُولُونَ فُلانٌ وَیذكُرونَهٗ بِاَحسَنِ عَمَلِهٖ فَیَقُولُونَ حَیَّاكُمُ اللّٰهُ وحَیَّا مَنْ مَعَكُمْ فَیُفْتَحُ لَهٗ اَبوابُ السَّماءِ فَیَعُعُدُونَهٗ مَنَ البَابَ الَّذِی كَانَ مِنهُ عَمَلُهٗ فَیَشرُقُ وَجُهُهٗ فَیَاتِیُ الرَّبَّ وَلِوَجُهِهٖ بُرهُانٌ الشَّمُسِ مِثلَ

(المصنف ۱۴/ ۳۸۴)(الحلیۃ ا/ ۲۶۲)

حضرت ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کی روح اس حال میں نکلتی ہے کہ وہ کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتی ہے تو اسے وہ ملائکہ اوپر لے جاتے ہیں جنہوں نے اسکو موت دی ہوتی ہے ان کو آسمان کے قریب ملائکہ ملتے ہیں وہ ان سے سوال کرتے ہیں کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اور اسکے اچھے اعمال کا ذکر کرتے میں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے اور اسے بھی جو تمہارے ساتھ ہے تو اس شخص کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ اسے اس دروازے سے لیکر اوپر جاتے ہیں جس دروازے سے اس کے اعمال گئے ہوتے ہیں اسکا چہرہ روشن ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوتا ہے کہ اسکے چہرے پر کامیابی کی دلیل آفتاب کی مانند نمایاں ہوتی ہے۔

وَعَنُ اضحَّاكِ فِی قَولہٖ تعالٰی وَالُتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ قَالَ اَلنَّاسُ یُجَھِّزُوُنَ بَدُنَہٗ وَالمَلَائکَۃُ یُجَھِزُوُنَ رُوُحَہٗ
(ابن کثیر ۴/۴۵۱)

حضرت ضحاک سے آیت وَالُتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (اور لپٹ جاتی ہے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے) کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اسکے بدن کی تجہیز و تکفین کی تیاری کرتے ہیں اور ملائکہ اسکی روح کو (راحت پہنچانے کی) تیاری کرتے ہیں۔

وعَنُ اَبی ھُرِیَرۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ لَاہُ یُقبَضُ المُومِنُ حَتّٰی یَرٰی مِنَ البُشریٰ فَاِذَا قُبِضَ نَادیٰ ولَیُسَ فِی الدَّارِ دَابَۃٌ صَغِیُرَۃٌ ولا کبیرۃٌ اِلَّا وَھِیَ تَسمَعُ صَوتَہٗ اِلَّاالثقَلَین الجنُّ والانسُ تعَجَّلُوُا بِی اِلٰی اَرحَمِ الرَّاحِمِیُنَ فَاِذَا وُضِعَ عَلٰی سَرِیرِہٖ قَالَ مَااَبطَاَ مَاتمُشُوُنَ فَاِذَا اُدخِلَ فِی لَحُدِہٖ اُقُعِدَ فَاُرٰی مَقُعَدُہٗ مِنَ الجَنَّۃِ وَمَااَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ وَمُلِئَی قَبرُہٗ مِنُ رَوحٍ وَرَیُحَانٍ ومِسُكٍ فَیَقُولُ یارَبِّ قَدِّمُنِی۔ فَیُقَالُ اِنَّ لَكَ اِخوۃٌ واَخَواتٌ لَمُ یَلُحقُوا۔ ونَمُ قَرِیرَالعَیُن۔ (المصنف ۱۳/۳۴۸)۔

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومن کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ خوشخبری نہ پالے۔ اور جب اسکی روح قبض کرلی جاتی ہے تو وہ ندا دیتا ہے تو گھر میں سوائے جن وانس تمام چھوٹے بڑے جانور اس کی آواز سنتے ہیں کہ مجھے جلدی سے ارحم الرحمین کے حضور لے چلو۔ پھر جب اسے چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے تم کتنا آہستہ چلتے ہو اور جب اسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے بٹھایا جاتا ہے اور اسے وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو اللہ تعالی نے اس کے لئے جنت میں تیار کیا ہوتا ہے اور اسکی قبر کو جنت کی راحت اور مشک و کستوری سے بھر دیا جاتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے اے

میرے رب مجھے آگے بھیج دے تو ارشاد ہوتا ہے کہ تیرے کچھ بہن بھائی ایسے ہیں جو تمہیں ابھی تک نہیں ملے۔ اور تو میٹھی نیند سو جا۔

عَنْ ابنِ جُرَیْجٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعاَئِشَۃَ اِذَاعاَیَنَ المُومِنُ المَلائِکَۃَ قَالُوا نَرجعُکَ اَلَی الدُنیا؟ فَیَقُولُ اِلٰی دارِالھَمومِ والاَ حُزَانِ قَدِّمَانیِ اِلَی اللّٰہِ تعَالٰی

(اخرجہ ابن جریر وابن المنذر فی تفسیر سما)

ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب مومن ملائکہ کو دیکھتا ہے تو ملائکہ اس سے کہتے ہیں کہ کیا ہم تجھے واپس دنیا میں لوٹا دیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ کیا تم مجھے غموں اور پریشانیوں کے گھر کی طرف لوٹاتے ہو؟ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس لے چلو۔

وعَنِ الحِسَنَ بن عَلِیٍّؓ قَالَ تُخرَجُ رُوحُ المُومِنِ فِی رَیحانۃٍ ثُمَّ قُرِاَ "فَاَمَّااِنْ کَانَ مِنَ المُقَرَّبِیْنَ فَرَوحٌ ورَیحَانٌ و جَنَّتُ نَعِیمٍ" (اخرجہ المروزی فی الجنائز)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت کیا ہے آپ فرمایا کہ مومن کی روح خوشبو میں قبض کی جاتی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "فَأَ مّا اِنْ کانَ مِنَ المقَرَّبِین فَرَوحٌ وَرَیْحَانٌ وَجَنَّتُ نِعِیمٍ" پس وہ (مرنے والا) اگر اللہ کے مقرب بندوں سے ہوگا تو اس کیلئے راحت، خوشبودار غذائیں اور سرور والی جنت ہوگی۔

وعَنْ قَتَادَۃَؓ فِی قَولِہٖ تَعَالٰی "فَرَوحٌ و رَیْحَانٌ" الرَّوحُ والرَیحَانُ یَلتَقِی بِھِمَا عِندَ المَوتِ المُومِنُ

(تفسیر ابن کثیر ۴/ ۳۰۰)

حضرت قتادہؓ سے اس ایت کریمہ "فروحٌ وریحانٌ" کی تفسیر میں روایت ہے کہ روح اور ریحان ایسی نعمتیں ہیں جنھیں مومن موت کے وقت پاتا ہے۔

وَعَن بَکرِبنِ عُبَیْدِاللّٰہِ قَالَ اِذَا اُمِرَ مَلَکُ المَوتِ

وبِقَبُضِ رُوحِ المُومِنِ اَتٰی بِرَیُحَانٍ مِنَ الجنَّةِ فَقِیُلَ لَهٗ اقُبِضُ رُوحَهٗ فِیُهِ

بکر بن عبید اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ملک الموت کو مومن کی روح کے قبض کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ جنت سے خوشبو لے کر آتا ہے اور ملک الموت سے کہا جاتا ہے کہ اس خوشبو میں اسکی روح کو قبض کرو۔

وَعَنُ عمران الجونی قَالَ اَنَّ لَغنَا اَنَّ المُومِنَ اِذَا حَضَرَ اَتٰی بِضبَائِرِا الرَّیُحَانِ مِنَ الجنَّةِ فَیُجعَلُ رُوحُهٗ فیها

عمران جونی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا علم ہوا ہے کہ مومن جب مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس جنت کے پھولوں کا ایک گلدستہ لایا جاتا ہے جس میں اس کی روح کو رکھ دیا جاتا ہے۔

وَعَنُ مُجَاهِدٍ قَالَ تُنزَعُ رُوحُ المومِنِ فی حَرِیُرَةٍ مِنُ حَرِیرِ انجنَّةِ (ابن کثیر ۴/ ۳۰۰)

ابن ابی الدنیا نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مومن کی روح جنت کے ایک ریشم میں نکالی جاتی ہے۔

عَنُ اَبِی العَالِیَةَ قَالَ لَمُ یَکُنُ اَحَدٌ مِنَ المقَرَّبِیُنَ یُفَارِقُ الدُنیا حَتّٰی یُوتٰی بِغصُنٍ مِنُ رَیُحَانِ الجَنَّةِ فَیَشُمُّهٗ ثُمَّ یُقبَضُ

ابو العالیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوئی بھی مقرب (نیک آدمی) جب دنیا سے جدا ہوتا ہے تو اس کے پاس جنت کے خوشبودار پھولوں کی ٹہنی (گلدستہ) لائی جاتی ہے وہ اس کو سونگھتا ہے پھر اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے۔

عَنُ سَلُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَایُبَشَّرُ بِهٖ المُومِنُ فِی قَبرِهٖ اَنُ یُقَالَ لَهٗ اَبُشِرُ بِرضَا اللّٰهِ وَالُجَنَّةِ قَدِمُتَ خَیُرَ مَقدَمٍ قَدُ غفَرَ اللّٰهُ لِمَنُ یُشَیّعُکَ اِلٰی قَبرِکَ وصَدَقَ مَنُ شَهِدَکَ وَاستَجَابَ لِمَنُ یَستَغفِرُلَکَ۔

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو قبر میں جو پہلی خوشخبری دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے کہا جاتا ہے کہ تو اللہ کی رضا اور جنت پر خوش ہو جا۔ تیرا آنا مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی بخش دیا جو تجھے قبر تک الوداع کرنے آئے اور جو تیرے جنازے میں حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی دعا کو قبول فرمایا جس نے تیرے لئے بخشش طلب کی۔

وَعَنْ اَبِی مَسْعُودٍ قَالَ اِذَا اَرادَ اللّٰهُ قَبْضَ رُوْحِ المُومِنِ اَوْحٰی اِلٰی مَلَكِ المَوتِ "اَقْرِئُهُ مِنِّی السَّلَامَ" فَاِذَا جَاءَ مَلَكُ المَوتِ يَقبِضُ رُوْحَهٗ قَالَ لَهٗ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

ابی مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح کو قبض کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ملک الموت سے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس شخص کو میری طرف سے سلام کہو پھر جب ملک الموت اسکی روح کو قبض کرنے آتا ہے تو مومن سے کہتا ہے کہ تجھے تیرا رب سلام کہتا ہے۔

عَنْ محمدِ القُرظِی قَالَ اِذَا اِسْتَبْلَغَتْ نَفْسُ العَبْدِ المُومِنِ عَادَمَلَكُ المُوتِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاوَلِیَّ اللّٰهِ اللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ثُمَّ قَرَاَ هٰذهِ الآيَةَ۔ "اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ المَلَائِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ" (اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف)

محمد القرظی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب بندہ مومن مر چکا ہو تو ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے دوست تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو اللہ تعالیٰ تجھے سلام ارشاد فرماتے ہیں پھر انہوں نے یہ ایک آیت کریمہ تلاوت کی "اَلَّذِيْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الملائِكةُ طَيِّبِيْنَ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ" "وہ متقی جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں (اس وقت) فرشتے کہتے ہیں (اے نیک بختو) سلامتی ہو تم پر۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اِنَّ المُومِنَ لَيُبَشَّرُ بِصَلَاحِ وَلَدِهٖ

مِنْ بَعْدِہٖ لِتَقِرَّ عَینُہٗ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ فی ترجمۃ مجاھد ۳/۲۷۹)

حضرت مجاھد سے روایت ہے کہ مومن کو اسکے مرنے کے بعد اسکے بچے کے نیک ہونے کی خبر دی جاتی ہے تاکہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو۔

وَعَنْ الضَّحَّاکِ فِی قَولِہٖ تَعَالٰی "لَھُمُ البُشْرٰی فِی الحَیٰوۃِ الدُنیَا وَفِی الآخرَۃِ قَالَ یَعْلَمُ اَینَ ھُوَ قَبْلَ المَوتِ

حضرت ضحاک آیت "لَھُمُ البُشْرٰی فِی الحَیٰوۃِ الدُنیا وَفِی الآخِرۃِ" (انہیں کیلئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں) کے تحت فرمایا کہ مومن موت سے پہلے ہی جان لیتا ہے کہ اس کا مقام کہاں ہے۔

وَعَنْ مجاھِدٍ فِی قَولِہٖ تَعَالٰی "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ المَلَائِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا بالجنَّۃِ الّتِی کُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ" قَالَ ذٰلِکَ عِنْدَ المَوتِ (اخرجہ البیھقی فی الشعب)

بیہقی نے حضرت مجاھد سے زیر آیت

"اِنَّ الَّذِیْنَ قالوربنا اللّٰہُ ثُمَّ استقامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ المَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِی کُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ"

(بے شک) وہ (سعادتمند) جنھوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے اترتے ہیں ان پر فرشتے (اور انھیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ فرمایا کہ یہ خوشخبری موت کے وقت ہوگی۔

وَعَنْ مجاھِدٍ فِی الآیَۃِ قَالَ "اَنْ لَاتخَافُوا وَلَاتَحْزَنُوا واَبْشِرُوْا" اَیْ لَاتَخَافُوامِمَّا تَقْدِمُونَ عَلَیْہِ مِنَ المَوتِ وَامرِالآخِرَۃِ وَلَاتَحْزَنُوا عَلٰی مَاخَلَفْتُمْ مِنْ اَمْرِ الدُنْیا مَنْ وَلَدٍ و اَھْلٍ ودِیْنٍ فَاِنَّا نَسْتَخْلِفُکُمْ فِی ذٰلِکَ کُلِّہٖ (تفسیر ابن کثیر ۴/۹۸)

حضرت مجاہد سے زیر آیت "اَنْ لَاتخافُوا وَلَاتخزَنُوا اَبْشِرُوا" (کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو اور تمہیں بشارت ہو) کے متعلق ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس سے نہ ڈرو جس کی طرف تم بڑھ رہے ہو یعنی موت اور امر آخرت سے اور غم نہ کھاؤ ان چیزوں کا جو دنیا میں تم نے پیچھے چھوڑی یعنی اہل و عیال اور دین۔ ہم ان سب چیزوں کا تمہیں نیک بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ یُوْتی الْمُومِنُ عِنْدَ الْمَوتِ فَیُقَالُ لَهٗ لَاتَخَفْ مِمَّا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَیْهِ فَیَذْهَبُ خَوْفُهٗ وَلَا تَخْزَنْ عَلَی الدُّنْیَاوَ لَاعَلٰی اَهْلِهَاوَ اَبْشِرْبِالجنَّةِ فَیَذْهَبُ خَوفُهٗ وَلَا تَحْزَنْ عَلَی الدُّنْیَا فَیَمُوتُ وقَدْاَقَرَّ اللّٰهُ عَیْنَهٗ

زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو موت کے وقت کہا جاتا ہے کہ تم جسکی طرف جارہے ہو اس سے نہ ڈرو تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ اور تو دنیا اور دنیا والوں کا غم نہ کھا اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہو تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے اور وہ اس حالت میں وفات پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا ہوتا ہے۔

وَعَنِ الحَسَنِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَولِهٖ تَعَالٰی "یَااَیَّتُهَاالنَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً" قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ رُوحِ عَبْدِهِ المُومِنِ اطْمَانَّتِ النَّفْسُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی واطْمَانَ اللّٰهُ اِلَیْهَا۔

وَقَالَ البَیْهَقِی فِی المَشِیْخَةِ البَغْدَادیةِ

سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ والحَسَنَ بنَ عَلِی الوَاعِظِ یَقُولُ سَمِعْتُ محمدَ بْنَ الحَسَنِ یَقُولُ و سَمِعْتُ اَبِی یَقُولُ رَایْتُ فِی بَعْضِ الکُتُبِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُظْهِرُ عَلٰی کَفِّ مَلَكِ المَوتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ بخَطٍ مِنْ نُورٍ ثُمَّ یَامُرُهٗ اَنْ یَبْسُطَ کَفَّیْهِ لِلعَارِفِ فِی وَقْتِ وَفَاتِهٖ فَیُرِیْهِ تِلْكَ الکِتَابَةَ فَاِذَا

رَاَتْهَا رُوْحُ العَارِفِ طَارَتْ اِلَيْهِ فِی اَسْرَعِ مِنْ طَرْفَةِ العَيْن
ابن ابی حاتم نے حضرت حسنؓ سے روایت کیا ہے کہ ان سے آیت '' يَااَيَّتُهَا النَّفْسُ المُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً''
(اے نفس مطمئن واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی) کے بارے سوال کیا گیا تو نہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مومن بندے کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی روح اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے۔
اور بیہقی نے مشیخہ بغدادیہ میں فرمایا۔ کہ میں نے ابو سعید اور حسن بن علیؓ کو یوں فرماتے سنا کہ میں نے محمد بن حسن واعظ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نور کے خط کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ملک الموت کی ہتھیلی پر ظاہر کرتا ہے پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ عارف کیلئے اسکی وفات کے وقت وہی ہتھیلی کشادہ کرے تو ملک الموت اسے وہ تحریر دکھاتا ہے عارف کی روح جونہی اسے دیکھتی ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے اسکی طرف اڑ جاتی ہے۔
وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا اَذَا اَمَرَ اللّٰهُ مَلَكَ المَوتِ بِقَبْضِ اَرْوَاحِ مَنْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ مِنْ مُذْنِبِیْ اُمَّتِی قَالَ بَشِّرْهُمْ بِالجَنَّةِ بَعْدَ اِنْتِقَامِ كَذَا و كَذَا عَلٰی قَدْرِ مَايَعْمَلُوْنَ يُحْبَسُوْنَ فِی النَّارِ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے ان گناہگار امتیوں کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ کہتا ہے کہ ان کو خوشخبری دے دو کہ برے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد ان کو جنت عطا کی جائیگی اور ان کو اعمال سئیہ کے مطابق دوزخ میں قید رکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور ارحم الراحمین ہے۔

ذِكْرُ مُلَاقَاةِ الاَرْوَاحِ لِلْمَيِّتِ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ وَاِجْتِمَاعُهُمْ بِهٖ وسُوا لُهُمْ عَنْهُ

(روح نکلنے کے بعد میت سے ارواح کی ملاقات، اسکے پاس ان کا جمع ہونا اور سوال کرنا)

عَنْ اَبِی اَیُوب الاَنْصَارِی اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ نَفْسَ المُومِنِ اِذَا قُبِضَتْ تَلْقَاهَا اَهْلُ الرَّحمَةِ مِنْ عِبَادِ للّٰهِ تعَالٰی کَمَا یَلْقَونَ البَشِیْرَ مِنْ اَهلِ الدُنیَا وَ یَقُولُونَ اُنْظُرُوا صَاحِبَکُمْ یَسْتَرِیْحُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِی کَرْبٍ شَدِیْدٍ ثُمَّ یَسئَالُوْنَهٗ مَافَعَلَ فُلانٌ وفُلانَةٌ تَزَوَّجَتْ ؟ (مجمع الزوائد ۲/۳۲۷)

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کی رحمت والے بندے اس سے یوں ملتے ہیں جیسے دنیا والے خوشخبری دینے والے کو ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اپنے ساتھی کو دیکھو یہ آرام پا گیا کیونکہ یہ اس سے پہلے سخت مصیبت میں گرفتار تھا پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں شخص نے کیا کیا اور فلاں عورت نے شادی کر لی ہے ؟

وَعَنْ اِبِی هُرَیرۃَ یرفَعُہٗ اِنَّ المُومِنَ اِذَا نَزَلَ بِہِ الْمَوْتُ وَ یُعَایِنُ مَایُعَایِنُ یَوَدُّ لَوْ خَرَجَتْ روحُہٗ واللّٰہُ یُحِبُّ لِقَائَہٗ وانَّ الْمُومِنَ رُوحُہٗ اِلی السَّماءِ فَتَاتِیہِ اَرْوَاحُ المومنِیْنَ فَیَسْتَخْبِرُونَہٗ عَنْ مَعَا رفِہِمْ مِنْ اَھْلِ الدُنیا۔

حضرت ابو ھریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب مومن پر موت آنے لگتی ہے اور وہ جو (انعام و اکرام) دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ کاش اس کی روح (جلدی) نکل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اسکی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں اور مومن کی روح آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔ تو اس کے پاس دوسرے مومنین کی روحیں آجاتی ہیں تو وہ اس سے دنیا میں رہنے والے اپنے دوست احباب کے بارے پوچھتی ہیں۔

وعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمروٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رُوحَی المُومِنَیْنِ لَیَلْتَقِیَانِ مَسِیْرَۃَ یَومٍ وَمَارَای اَحَدُھُمَا صَاحِبَہُ قَطُّ (جامع صغیر حدیث پاک نمبر ۲۲۷۴)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو مومنوں کی روحیں دن بھر کی مسافت سے آکر باہم ملتی ہیں حالانکہ ان میں سے کسی نے بھی دوسری کو کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔

وعَنْ اَبِی لَبِیْبَۃَ قَالَ لَمَّامَاتَ بَشرُ بنُ البَّراءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ وَجَدَتْ عَلَیہِ اُمُّہٗ وَجدًا شَدِیْدًا فقَالَتْ یارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَزَالُ الْھَالِکُ یَھلِکُ مِنْ بَنِی سَلْمَۃَ فَھَلْ تَتعَارَفُ الْمُوتیٰ۔ فَاَرْسِلُ اِلی بَشرٍ السَّلَامَ؟ قَالَ نَعَمْ۔ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَیَتَعَارَفُونَ کَمَا یَتَعَرَّفُ الطَیْرُ فِی رُؤُوسِ الشَجَرِ۔ (کتاب الروح ۲۴)

وَکَانَ لَایَھلِکُ ھَالِکٌ نَبِیّ سَلْمَۃَ اِلَّا جَائَتْہُ اُمُّ بشرٍ فَقَالَتْ یَافُلَانُ عَلَیْکَ السَلّامُ فَیقُولُ و عَلَیْکِ فَتقُولُ اِقْرَا

عَلٰی بَشْرٍ السَّلاَمَ

ابن قیم نے کتاب الروح میں اور ابن ابی الدنیا نے ابن لبیبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ جب بشر بن براء بن معرور نے وفات پائی توان کی ماں کو اس پر گہرا غم ہوا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی سلمہ سے ہمیشہ لوگ فوت ہوتے رہیں گے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تا کہ میں بشر کی طرف سلام بھیج سکوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جی ہاں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مردے ایک دوسرے کو اس طرح جانتے ہیں جیسے درختوں کی شاخوں میں پرندے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔

توجب بھی نبی سلمہ سے کوئی شخص وفات پانے لگتا توام بشر اسکے پاس آتیں اور اسے کہتیں اے فلاں تجھ پر سلامتی ہو اور وہ کہتا ہے کہ تجھ پر بھی سلامتی ہو پھر وہ کہتیں کہ میری طرف سے بشر کو سلام کہہ دینا۔

وعَنْ سَعِیدِ بنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَامَاتَ المیّتُ اِسْتَقْبَلَهٗ وَلَدُهٗ کمایُسْتَقْبَلُ الغَائِبُ۔ (شرح الصدور ۹۲)

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کا بیٹا اسکا اس طرح استقبال کرتا ہے جیسے کسی غائب کا کیا جاتا ہے (جب وہ آجائے)

وعَنْ ثابت البنانی قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ المیّتَ اِذَا مَاتَ احْتَوَشَتْهٗ اَهْلُهٗ واَقَارِبُهٗ الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوهُ مِنَ المَوتٰی فَهُمْ اَفْرَحُ بِهٖ وهُوَ اَفْرحُ بِهِمْ مِنَ المُسافِرِ اِذَا قَدِمَ اِلٰی اَهْلِهٖ۔ (احوال القبور ۳۳)

ابن رجب نے احوال القبور میں اور ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اسکے اعزاء واقرباء جو پہلے فوت ہو چکے ہوتے ہیں وہ اسے اپنے درمیان گھیرے میں لے لیتے ہیں تو ایک دوسرے سے مل کر انہیں جو خوشی نصیب ہوتی ہے وہ اس مسافر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آئے۔

ذِكْرُ مَعْرِفَةِ المیّتِ لِمَنْ یُغَسِّلُهٗ وَیُجَهِّزُهٗ

(غسل دینے اور تجہیز و تکفین کرنے والے کو میت کا پہچاننا)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ المَیِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یَحْمِلُهٗ وَ مَنْ یُکَفِّنُهٗ و یُدْلِیْهِ فِی حُفْرَتِهٖ

(مسند امام احمد۔ ۳/۳)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردہ غسل دینے والے کو اٹھانے والے کو کفن دینے والے کو اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتا ہے۔

وعَنْ عُمَروبْنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَامِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّا وَرُوْحُهٗ فِی یَدِمَلَکٍ یَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِهٖ کَیْفَ یُغْسَلُ وَکَیْفَ یُکَفَّنُ وَکَیْفَ یُمْشٰی بِهٖ وَیُقَالُ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی سَرِیرِهٖ اِسْمَعْ ثَناءَ النَّاسِ عَلَیْكَ (احوال القبور ۱۱۷)(الحلیۃ فی ترجمہ عمرو بن دینار ۳/ ۳۴۷)

عمروؓ بن دینار سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوئی بھی شخص جب مرتا ہے تو اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ اپنے جسم کو دیکھ رہی ہوتی

ہے کہ اسے کیسے غسل دیا جارہا ہے اور اسے کیسے کفن دیا جارہا ہے اور اسے کیسے لے جایا جارہا ہے اور مردہ اپنی چارپائی پر ہی ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لوگ جو تیری تعریف کررہے ہیں اس کو تو سن۔

عَنْ سُفیانَ قَالَ اِنَّ المیّتَ لَیَعْرِفُ کُلَّ شَئیٍ حَتّٰی اَنَّہٗ لَیُنا شِدُ غَاسِلَہٗ باللّٰہ اَلَّا خَفَّفْتَ عَلٰی غَسْلِی قَالَ و یُقَالُ لَہٗ و ھُوَ عَلٰی سَرِیرِہٖ اِسْمَعْ ثناءَ النّاسِ عَلَیْکَ (احوال القبور۔ ۱۱۷)

حضرت سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ بے شک مردہ ہر چیز پہچانتا ہے، یہاں تک کہ وہ نہلانے والے کو قسم دے کر کہتا ہے کہ تو نے مجھے آرام سے کیوں نہیں نہلایا اور (ابھی) وہ اپنی چارپائی پر ہی ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سن لے۔

وعَنْ بکر المُزنی قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ المیتَ یَسْتَبْشِرُ بَتَعْجِیْلِہٖ اِلٰی المَقَابِرِ (شرح الصدور۔ ۹۶)(احوال القبور ۱۱۸)

بکر المزنی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میت قبر میں جلدی جانے سے خوشی محسوس کرتی ہے۔

وعَنْ ایوب قَالَ یُقَالُ مِنْ کرامۃِ المیّتِ عَلٰی اَہْلِہٖ تَعْجِیْلُہٗ اِلٰی حُفْرَتِہٖ (احوال القبور۔ ۱۱۸)

حضرت ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میت کیلئے گھر والوں کی طرف سے یہ عزت افزائی ہے کہ اسے جلدی قبر کی طرف لے جائیں۔

ذِكْرُ بُكَاءِ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ عَلی الْمَیِّتِ

(میت پر زمین و آسمان کا گریہ کناں ہونا)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ اِنسَانٍ اِلَّا لَهٗ بَابَانِ فِی السَّمَاءِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ و بَابٌ یَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذا مَاتَ العبدُ المومِنُ بَکَیَا عَلَیْهِ (شرح الصدور)

ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کیلئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اسکے عمل اوپر جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اسکا رزق نیچے آتا ہے اور جب بندہ مومن مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

وعَنْ عَلِیّ بن اَبی طالب قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا مَاتَ بَکَی عَلَیهِ مُصَلَّاهُ فِی الْاَرْضِ و مَصْعَدُ عَمَلِهٖ فِی السّماء (الشعب)

بیہقی نے شعب میں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت علی بن ابی طالب سے

روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مومن مر جاتا ہے تو زمین پر اسکی جائے نماز اور آسمان میں اسکے اعمال والا دروازہ اس پر روتے ہیں۔

وَعَنْ عَطَاء الخراسانی قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً فِي بُقْعَةٍ مِنْ بُقَاعِ الْاَرْضِ اِلَّا شَهِدَتْ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وبَكَتْ عَلَيْه يَوْمَ يَمُوْتُ۔

ابو نعیم حلیہ میں عطاء خراسانی سے روایت کیا ہے کہ کوئی بندہ زمین کے کسی بھی گوشے میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ سجدہ گاہ بروز قیامت اسکے لئے گواہی دے گی اور جس دن وہ مرے گا اس کیلئے وہ روئے گی۔

وعَنْ ابنِ عَمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ المُومِنَ اِذَا مَاتَ تَجَمَّلَتِ الْمَقَابِرُ بِمَوتِهٖ فَلَيْسَ مِنْها بُقْعَةٌ اِلاَّ وَهِيَ تَتَمَنّٰى اَنْ يُدْفَنَ فيها (جمع الجوامع۔۱/۲۱۱)

ابن عساکر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن مر جاتا ہے تو بہت سی قبریں اس کی موت پر آراستہ ہو جاتی ہیں اور ہر قبر یہ تمنا کرتی ہے کہ اس کو اس میں دفن کیا جائے۔

ذِكْرُ تَخْفِيْفِ ضَمَّةِ القَبْرِ عَلَى المُومِنِ

(قبر کے دبانے میں مومن کیلئے تخفیف)

عَنْ سعيد بِنِ المسيّبِ أَنَّ عَائشةَ قَالَتْ يَارسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ مُنذُ حَدَّثْتَنِيْ بِصَوتِ منكرٍ و نكيرٍ و ضَغْطَةِ القَبْرِ لَيْسَ يَنْفَعُنِى شَئٌ قَالَ "ياعَائشةُ اِنَّ صَوتَ منكرٍ و نكيرٍ فى اَسمَاعِ المُومِنِيْنَ مَالاِثْمَدِ فِى العَيْنِ و ضَغْطَةَ القبرِ عَلَى المُومِنِ كالاُمِّ الشَّفِقَةِ يَشكُو اِلَيْهَا ابْنُهَا الصُدَاعَ فَتَغْمَزُ رَاسَهٗ غَمزًا رَفِيْقًا وَلٰكِنَّ ياعَائشةُ وَيْلٌ لِلشاكِيْنَ فِى اللّٰهِ كَيْفَ يُضْغَطُوْنَ فِى قُبُوْرِهِمْ كَضَغْطَةِ الصَّخْرَةِ عَلَى البَيْضَةِ

بیہقی نے شعب میں حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب سے آپؐ نے مجھے منکر و نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کے بارے میں بتایا ہے مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے عائشہؓ منکر اور نکیر کی آواز مومنوں کے کانوں میں ایسے ہوتی ہے جیسے آنکھ میں سرمہ اور مومن کیلئے قبر کا دبانا اس طرح ہوتا ہے جیسے

مہربان ماں جسکے پاس اسکا بیٹا سر درد کی شکایت کرتا ہے تو وہ اس کے سر کو نرمی سے دبا دیتی ہے لیکن اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے انہیں قبریں اسطرح دبائیں گی جس طرح چٹان انڈے کو

عَنْ محمدِ التیمی قَالَ " کَانَ یُقَالُ اِنَّ ضَمَةَ القبرِ انَّمَا اَصْلُهَا انها اُمُّهُمْ۔ ومِنها خُلِقُوا فَغَابُوا عَنها الغیبَةَ الطویلَةَ فلَمَّارُدَّ اِلَیها اَوْلَادُهَا ضَمَّتُهُمْ ضَمَّ الْوَالِدَةِ الشَّفِیْقَةِ الَّتِی غَابَ عَنها وَلَدُهَا ثُمَّ قَدِمَ عَلَیْهَا فَمَنْ کَانَ لِلّٰهِ مُطِیْعًا ضَمَّتُهُ بِرِفْقٍ وَرَافَةٍ وَمَنْ کانَ لِللّٰهِ عَاصِیًا ضَمَّتُهُ بِعُنْفٍ سُخطًا مِنْها عَلیهِ (اخرجہ ابن ابی الدینافی ذکر الموت)

ابن ابی الدنیا نے ذکر الموت میں محمد التیمی سے روایت کہا ہے انہوں نے کہا کہ قبر کے دبانے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کی ماں ہے انہیں اسی سے پیدا کیا گیا پھر عرصہ دراز اس سے غائب رہے پھر جب اسکی اولاد اسکی طرف لوٹائی جاتی ہے تو وہ اس کو اس طرح بھینچتی ہے جیسے شفیق ماں اس بچے کو سینے سے لگاتی ہے جو ایک عرصہ غائب رہنے کے بعد واپس لوٹ آئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اسے وہ نرمی اور مہربانی سے بھینچتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو اسے وہ ناراضگی کی وجہ سے سختی سے دباتی ہے۔

ذِکرُ الترْحِیبِ بالمومنِ فِی القبرِ

(قبر میں مومن کا استقبال)

عَنْ اَبی سعید الخُدری اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اِذا دُفِنَ العَبْدُ المُومِنُ قَالَ لَہٗ القبرُ مَرْحبًا واَھْلًا اَمَّا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبٌّ مَنْ یَمْشِی عَلٰی ظَھْرِی اَلِیَّ فَاِذَا وُلِیْتُكَ الیومَ وصُیِّرْتَ اِلَیَّ فَسَتَریٰ صُنْعِیْ بِكَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مُدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّمَا القَبرُ رَوضَۃٌ مِنْ رِیاضِ الْجَنّۃِ اَوْ حُفرۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ" (جمع الجوامع۔ ۱/۴۳۵)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا کہتی ہے اور کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تو مجھے زیادہ محبوب اور پیارا تھا آج جبکہ تجھے میرے حوالے کیا گیا ہے تو تو اپنے ساتھ میرا برتاؤ دیکھ لے گا پھر قبر اس کیلئے تا حد نگاہ وسیع ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

ذِکرُ مَایُبَشَّرُ بِہٖ المومِنُ عِندَ سوُالِ مَنکرٍ و نکیرٍ

(منکر و نکیر کے سوال کے وقت مومن کیلئے مژدہ جانفزا)

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنسٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ''اِنَّ العَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِی قبرِہٖ وتَوَلّٰی عَنہُ اَصحابُہٗ واِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعالِهِمْ قَالَ یاتِیہِ مَلَکانِ فیُقْعِدَانِہٖ فیَقُولَانِ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذا الرَجُلِ فَامَّا المُومِنُ فَیَقُولُ اَشْہَدُ اَنَّہٗ عَبْدُاللّٰہِ ورَسُولُہٗ فَیَقُولَانِ اُنظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ فِی النارِ وَقَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الجنۃِ فَیَرَا ھُمَا جَمِیْعًا'' قَالَ قَتَادۃُ وذُکِرَ لَنا اَنَّہٗ یُفْسَحُ لَہٗ فِی قَبرِہٖ سَبْعُونَ ذِراعًا ویُمْلَأُ علیہِ خَضِرًا۔

ومِنْ حَدیثِ انسٍ نَحوَہٗ وزادَفِی آخرِہٖ ''فَیَقُولُ دَعُوْنِیْ حتّٰی اَذْھَبَ فَاُبَشِّرَ اَھْلِی فَیُقَالُ لَہٗ اُسْکُنْ''۔

(بخاری کتاب الجنائز نمبر ۱۲۳)(النسائی فی کتاب الجنائز بات المسالۃ فی القبر ۴/ ۹۷)

حضرت قتادہؓ سے اور انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے

اور اسکے دوست احباب واپس لوٹ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سن رہا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا پس بندہ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے اب اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض تجھے جنت میں ٹھکانہ عطا فرمایا ہے پس وہ شخص دونوں ٹھکانوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اسکا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کی قبر کو ستر گز وسیع کر دیا جاتا ہے اور اسے سبزہ سے بھر دیا جاتا ہے۔

اور ابو داؤد نے حضرت انسؓ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد کئے ہیں۔

"فَيَقُولُ دَعُونِى حتّٰى اَذْهَبَ فَاُبَشِّرَ اَهْلِى فيُقَالُ لَهٗ اُسْكُنْ"

پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو خوشخبری سناؤں اس پر اسے کہا جاتا ہے کہ تم یہاں ہی سکون کے ساتھ رہو۔

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الميّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لَاَحَدِهِمَا مُنْكَرٌ ولِلاٰخِرِ نكيرٌ فَيَقُولَانِ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُولُ فِى هٰذَا الرَجُلِ؟ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُولُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ هٰذا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِى قَبْرِهٖ سَبْعُونَ ذِراعًا فِى سَبْعِيْنَ عَرْضًا ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فَيَقُولُ دَعُونِى اَرْجِعُ اِلَى اَهْلِى فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ نَومَةَ الْعَروسِ الّذِى لَايُوقِظُهٗ اِلاَّ اَحَبَّ اَهلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ"

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہا ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس کالے رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اسکے رسولؐ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ تو دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی کر دی جاتی ہے پھر اسکی قبر کو نور سے بھر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے اھل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں اور ان کو خبر دوں تو فرشتے کہتے ہیں کہ تو اس دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے محبوب اور پیارے شخص کے سوا اور کوئی نہیں جگاتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس آرام گاہ سے اٹھائے گا۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ المَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبرِهٖ اَنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعالِهِمْ حِیْنَ یوَلُّون عَنْهُ. فَاِذَا کَانَ مُوْمِنًا جَاءَ تِ الصَّلَاةُ عَنْ رَاسِهٖ والزَکَاةُ عَنْ یَمیْنِهٖ و الصَومُ عَنْ شِمَالِهٖ وفِعْلُ الخیْراتِ والمَعْرُوفُ والاِحْسَانُ اِلَی النَّاسِ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ یَمِیْنِهٖ فتَقُولُ الذکَاةُ لَیْسَ مِنْ قِبَلِی مَدْخَلٌ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ شِمالِهٖ فَیَقُولُ الصَّوْمُ لَیْسَ مِنْ قِبلِیْ مَدْخَلٌ فَیُوتٰی مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ فَیَقُولُ فِعْلُ الخَیراتِ وَمَایَلِهَا مِنَ المَعْروفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَیَ النَّاسِ لَیْسَ مِنْ قِبَلِنَا مَدْخَلٌ فَیُقَالُ لَهٗ اِجْلِسْ. فَیَجلِسُ وقَدْ مُثِلَتْ لَهٗ الشَمْسُ قَدْقَرُبَتْ مِنْ الغَروبِ فیُقَالُ لَهٗ اَخْبِرْنَا عَمَّا تَسْاَلُكَ؟ فَیَقُولُ دَعُوْنِیْ أصَلِّیْ فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ مُشْتَغِلٌ

فَاَخْبِرْنَا عَمَّا تَسْئَلُكَ؟ فَيَقُوْلُ عَمَّا تَسْاَلُوْنِیْ؟ فَيُقَالُ لَهٗ مَاتَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا فَصَدَّقْنَاهُ وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ

صَدَقْتَ عَلٰی هٰذَا حَيِيْتَ وَعَلٰی هٰذَا مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ وَيُفْتَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مُدَّ بَصَرِهٖ وَيُقَالُ اِفْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَيُفْسَحُ لَهٗ فَيُقَالُ هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْعَصَيْتَ اللّٰهَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَ سُرُوْرًا فَيُفْتَحُ لَهٗ فَيُقَالُ هٰذَا مَنْزِلُكَ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُوْرًا فَيُعَادُ الْجَسَدُ اِلٰی اَصْلِهٖ مِنَ التُّرَابِ وَيُجْعَلُ رُوْحُهٗ فِی النَّسِيْمِ الطَّيِّبِ هِیَ طَيْرٌ اَخْضَرُ تَعَلَّقَ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ (تفسیر ابن جریر۔المستدرک ۱/۳۷۹)

حضرت ابو ھریرةؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں قدرت میں میری جان ہے جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ واپس لوٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر کی طرف سے زکوٰۃ اسکی دائیں جانب سے، روزہ اسکی بائیں جانب سے اور اعمال صالحہ اور لوگوں کے ساتھ اس کا حسن سلوک اسکے پاؤں کی طرف سے آجاتا ہے۔ تو فرشتے اس کے سر کی طرف سے آنے لگتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ میری طرف سے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے اسکی دائیں جانب سے آتے ہیں تو زکوٰۃ ان سے کہتی ہے کہ میری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے بائیں جانب سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے کہ میری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو فرشتے اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو اسکے اعمال صالحہ اور لوگوں کے ساتھ اسکا حسن سلوک کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو اٹھ کر بیٹھ جا۔ وہ بندہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کیلئے ایسا سماں بنایا جاتا

ہے جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو اور اسے کہا جاتا ہے کہ ہم جو پوچھیں تو اسکا جواب دے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو میں نماز میں مشغول ہوں وہ فرشتے کہتے ہیں کہ بے شک تو مشغول ہے ہم جو پوچھیں تو اسکا جواب دے تو وہ کہتا ہے تو اس ذات کے بارے کیا کہتا ہے جو تمہارے درمیان تشریف فرما تھی تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس آیات بینات لائے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق اور پیروی کی تو کہا جاتا ہے تو تو نے سچ کہا۔ اسی بات پر تو زندہ رہا اور اسی پر تو نے جان دی۔ اور اسی پر تجھے دوبارہ انشاء اللہ امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔ اور اسکی قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جہنم کی طرف سے اس کے لئے دروازہ کھول دو۔ سو وہ کھول دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا تو اس کی خوشی اور مسرت بڑھ جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے لئے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تیار رکھا ہے تو وہ اور زیادہ خوش ہو جاتا ہے پھر اس کا جسم اسکی اصلی مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اسکی روح کو خوشبودار پاکیزہ ہوا میں رکھا جاتا ہے اور وہ (روح) سبز پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں کے ساتھ لٹک جاتی ہے۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیرَۃَ قَالَ اِذا وُضِعَ المِیّتُ فِی قَبْرِہٖ جَاءَتْ اَعْمَالُهُ الخَالِصَةُ فَاحتَوَشَتْهُ وَاِنْ اَتاهُ مِنْ قِبَلِ رَاسِهٖ جَاءَ تْ قِراءَةُ القُرآنِ وَاِنْ اَتاهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ جَاءَ قِیَامُ اللیلِ وِاِنْ اتاهُ مِنْ قِبَلِ یَدَیُهِ قَالَتِ الیَدَانِ کَانَ واللّٰهِ یُبسِطُنَالِلدُعاءِ والصدقهِ لَاسَبِیْلَ لَکُمْ عَلَیْهِ وِاِنْ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ فِیْهِ جَاءَ ذِکرُهُ وصِیَامُهُ وکَذٰلِکَ الصَّلٰوۃُ والصبرُ ناحِیَةً فَیَقُولُ امَّا اِنْ لَورَایْنا خَلَلاً کُنْتَ صَاحِبَهُ وتُجَاحِشُ

عَنْهُ اعمالُهٗ الصالِحةُ كَمَايُجَاحِشُ الرَجُلُ عَنْ اَخيهِ وصاحِبِهٖ واَهلِهٖ وولَدِهٖ و يُقَالُ لَهٗ عِندَ ذٰلِكَ نَمْ بَارَكَ اللّٰهُ فِی مَضْجَعِكَ فَنِعْمَ الحَالُ حاَلُكَ ونِعْمَ الاَصْحَابُ اَصْحَابُكَ

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا جب مردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے نیک اعمال آکر اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اگر فرشتہ اسکے سر کی طرف آئے تو قرآن مجید کی تلاوت آجاتی ہے اور اگر فرشتہ پاؤں کی طرف سے آئے تو اسکا قیام اللیل سامنے آجاتا ہے اور اگر فرشتہ ہاتھوں کی طرف سے آئے تو اسکا قیام ہاتھ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شخص ہمیں دعا کیلئے اور صدقہ دینے کیلئے پھیلاتا تھا تمہارا ادھر آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے پھر اگر فرشتہ منہ کی طرف سے آنے لگے تو ذکر الٰہی اور روزے آجاتے ہیں اور اسی اور اسی طرح نماز اور صبر بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم نے کوئی خلل دیکھا تو ہم اس کے مددگار ھوں گے۔ اور اس کے اعمال صالحہ اسکا اسطرح دفاع کرتے ہیں جسطرح ایک شخص اپنے بھائی، دوست اور اہل و عیال کا دفاع کرتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تو سوجا اللہ تعالیٰ تیری آرام گاہ پر برکتیں نازل فرمائے۔ تیرا حال بہت ہی اچھا ہے اور تیرے دوست بہترین دوست ہیں۔

وعَنْ اَسمَاءَ عَنِ النَبیﷺ قَالَ اذا دَخَلَ الاِنسَانُ فِی قَبْرِهٖ ۔ فَاِنْ كَانَ مُومِنًا اَحَفَّ بِهٖ عَمَلُهٗ الصَلاةُ وَالصَّومُ فَيَاتِيْهِ المَلَكُ مِنْ نَحوِالصَّلاةِ فَتَرُدَّهٗ وَمِنْ نَحْوِ الصِّيام فَيَرُدَّهٗ فَيَاتِيهِ فَيُنَادِيْهِ اِجلِسْ فَيَجلِسُ فَيقُولُ مَاتَقُولُ فِی هٰذا الرَجُلِ؟ قَالَ مَنْ؟ قَالَ مُحمَّدٌ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ فَيَقُولُ مايُدرِيكَ؟ اَدرَكْتَهٗ؟ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رسولُ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُولُ عَلٰی ذَلِكَ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلِيْهِ تُبْعَثُ۔

حضرت اسماء سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب

انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اگر وہ مومن ہو تو اس کے نماز روزہ جیسے اعمال اسکو گھیر لیتے ہیں تو اسکے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اس فرشتے کو آنے سے روک دیتی ہے فرشتہ روزے کی طرف سے آتا ہے تو روزہ اس کو آنے سے روک دیتا ہے تو فرشتہ آکر اسے کہتا ہے کہ تو بیٹھ جا، تو وہ بیٹھ جاتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ کون شخص؟ تو فرشتہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسولؐ ہیں تو (فرشتہ) کہتا ہے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کیا تو نے ان کا زمانہ پایا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسولؐ ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا فرشتہ اس سے کہے گا کہ تو نے اسی بات پر زندگی گذاری اور اسی بات پر وفات پائی اور تجھے اسی بات پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

وعَنْ بَحرِبْنِ نَصرِ الصائغ قَالَ كَانَ اَبِى مَولِعًا بالصّلَاةِ عَلى الجنائزِ فقَالَ يَابُنَيَّى حَفَرْتُ يومًا جنازةً فَلَمَّا ذَهٰبُوا بذٰلِكَ ودَفَنُوها نَزَلَ القَبْرَ نَفسَانِ ثُمَّ خَرَجَ وَاحِدٌ وبَقَى الآخَرُ وحَتٰى النَّاسُ التُرابَ فَقُلْتُ يَاقومِ يُدْفَنُ حَىٌّ مَعَ ميّتٍ؟ فقَالُوا مَاثَم اَحَدٌ فَقُلْتُ لعَلَّهٗ شُبّهَ لِى. رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَا اَبرَحُ حَتٰى يَكشِفُ اللّٰهُ لِىْ مَارَاَيْتُهٗ فَجِئتُ القَبرَ فَقَرَأتُ عَشَرَ مَرّاتٍ يٰسين وتَبَارَكَ المُلْكُ وبَكَيْتُ فَقُلْتُ يَارَبِّ اكشِفُ لِى عَمَّا رَاَيْتُ فَانّى خَائِفٌ عَلٰى عَقلى ودِيْنى فَانْشَقَّ القَبْرُ وَخَرَجَ مِنهُ شَخْصٌ فَوَلّٰى مُدبِرًا فَقُلْتُ يَاهٰذا بمَعبُودِكَ اِلَّا وَقَفتَ لِى اَسْاَلُكَ فَمَا التفَتَ اِلَىَّ فَقُلْتُ لَهٗ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَة فالْتَفَتَ وقَالَ اَنْتَ نعُرُ الصَالَخ؟ فَقُلْتُ نعَمْ. فَمَا تَعْرِفُنِى؟ قُلتُ لا قَالَ نَحْنُ مَلكَانِ مِن ملائكةِ الرَّحْمَةِ وُكِلْنَا بِاَهْلِ السُّنَّةِ اِذَا وُضِعُوا فِى قُبُورِهِم

نَزَلْنَا حتّٰی نُلَقِنَهُمُ الحُجَّةَ وَغَابَ عَنِّی۔

بحر بن نصر صائغ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ کو نماز جنازہ میں شامل ہونے کا بہت شوق تھا انہوں نے ایک دن بتایا اے میرے بیٹے۔ ایک دن میں جنازے میں شامل ہوا تو لوگ جب اسے قبرستان کی طرف لے گئے اور دفن کرنے لگے تو قبر میں دو آدمی داخل ہوئے پھر ایک آدمی باہر نکل آیا اور دوسرا وہاں رہ گیا اور لوگوں نے اس پر مٹی ڈال دی تو میں نے کہا، لوگو، کیا مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کیا جاتا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ اس میں اور تو کوئی نہیں ہے تو میں نے کہا کہ شائد مجھے شک گذرا ہو، لوگوں کے جانے کے بعد میں واپس لوٹ آیا اور دل میں ارادہ کر لیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میرے لئے اس راز کو ظاہر نہ کردے جو میں نے دیکھا ہے میں یہیں رہوں گا۔ پس میں قبر پر آیا اور دس دس بار سورۃ یٰسین اور سورہ ملک کی تلاوت کی اور عاجزی سے رویا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے رب کریم جو ماجرا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ مجھ پر واضح فرمادے مجھے تو اپنی عقل اور دین کے ضائع ہونے کا بھی ڈر ہے۔ تو قبر پھٹ گئی اور اس کے اندر سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو میں نے اسے سے کہا اے شخص تجھے تیرے معبود کی قسم رک جا میں تجھ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں تو اس شخص نے میری طرف کوئی توجہ نہ کی۔ تو میں نے اسے دوسری بار پھر تیسری بار ایسا ہی کہا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا تو نصر صائغ ہے ؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو مجھے نہیں جانتا ؟ تو میں نے جواب دیا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ ہم ملائکہ رحمت میں سے دو فرشتے ہیں اور اہل سنت کے لئے ہمیں مقرر کیا گیا ہے۔ جب ان کو قبور میں رکھا جاتا ہے تو ہم بھی قبر میں اتر جاتے ہیں اور ہم ان کو حجت کی تلقین کرتے ہیں۔ پھر وہ فرشتہ غائب ہو گیا۔

وعَنْ شَقِيْقِ البلخی قَالَ طَلَبْنَا ضيَاء القُبورِ فَوَجدْنَاهُ فی صلاۃ اللّیل وطَلَبْنَا جَوابَ منكرِ و نكيرِ

فَوَجَدْنَاهُ فِی قِرَاءَ ۃِ القُرْآنِ وطَلَبْنَا العَبُورَ عَلَی الصِراطِ
فَوَجَدْ نَاهُ فِی الصَوم والصَدَقَۃِ وطَلَبْنَا ظِلَّ یَومِ الحِسَابِ
فَوَجُدَنَاهُ فِی الْخَلْوَۃِ (روض الریاحین)

حضرت شفیق بلخیؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے قبروں کا نور طلب کیا تو وہ ہم نے صلوٰۃ اللیل میں پایا۔ ہم نے منکر و نکیر کے سوالات کا جواب طلب کیا تو وہ ہمیں قرآن کی تلاوت سے ملا۔ ہم نے پل صراط سے خیریت کے ساتھ گذرنا طلب کیا تو وہ ہمیں روزہ اور صدقہ سے حاصل ہوا۔ ہم نے قیامت کے دن سایہ طلب کیا تو اسے خلوت گذینی میں پایا۔

وَعَنْ ابنِ عُمَر قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَامِنْ مُسْلِمٍ اَوْ مُسْلِمَۃٍ یَمُوتُ لیلَۃَ الجَمُعَۃِ اَوْ یَومَ الجمُعَۃِ اِلاَّ وُقِیَ عَذَابَ القَبْرِ وفِتنۃِ القبْرِ ولَقِیَ اللّٰہَ وَلَا حِسَابَ عَلَیہِ وجَاءَ یَومَ القَیَامَۃِ ومَعَہٗ شُہُودٌ یَشْہَدُوْنَ لَہٗ اَوْ طَابِعٌ"
(ترمذی)(بیہقی)(شرح الصدور)

وقَدْ وَرَدَتْ الاَ حادیثُ و نُصُوصُ العُلَمَاءِ بِاسْتِثْنَاءِ جَماعَۃٍ مِنْ السُوالِ مِنْھُمُ الشُہَدَاءُ وَالصِدّیقُونَ والمُرابِطُونَ المُطِیعُونَ وکَذٰلِکَ الاَطْفَال فِی اَرْجَحِ القَولَیْن

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان مرد و عورت جمعہ کی رات کو یا جمعہ کے دن وفات پا جائے تو وہ قبر کے عذاب اور امتحان سے بچ جاتا ہے اور وہ اللہ کریم سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔ اور قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے پاس گواہ ہوں گے جو اس کے حق میں گواہی دیں گے یا اس کے پاس مہر ہوگی۔

بہت سی احادیث اور علماء کے اقوال شہداء، صدیقین، اسلامی ممالک کی سرحدوں کے محافظ، اللہ تعالیٰ کے اطاعت گذار بندوں اور بچوں کے بارے میں وارد ہوئے ہیں کہ ان سے سوال جواب نہیں کیا جائے گا۔

ذِکرُ اَلَمِ المُومِنِ فِی قَبرِہٖ

(قبر میں مومن کی تکلیف)

عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم "اَلقَبرُ رَوضَۃٌ مِنْ رِیاضِ الجنّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النّارِ"

واَخْرَجَ الترمذی مِثْلَہٗ فی حدیث ابی سعید الخُدری واَخْرَجَ الطبرانی فِی الاَوْسَطِ مِثْلَہٗ مِنْ حدیثِ اَبی ھُرَیرۃ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ ترمذی نے اسی طرح کی حدیث حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اوسط میں ایسی ہی روایت حضرت ابو ھریرہؓ سے کی ہے۔

وَعَنْ ابنِ عُمرؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الرجُلَ اِذا تُوُفِیَ فِی غَیرِ مولِدِہٖ یُفْسَحُ لَہٗ مِنْ مَولِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطِعَ اَثرِہٖ (شرح الصدور)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ انسان جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ مرتا ہے تو اسکی قبر کو اسکی جائے پیدائش سے لیکر اسکی جائے وفات تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ مَسعودٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ اَرْحَمَ مَایکُونُ اللّٰهُ بالعَبْدِ اِذا وُضِعَ فی حُفْرَتِهٖ (جامع کبیر ۱/ ۲۲۴)

واَخرج الدیلمی یُفسَحُ للرجَلِ فِی قبرِهٖ کَبُعْدِهٖ مِنْ اھلِهٖ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں۔

اور دیلمی نے کہا ہے کہ بندے کی قبر کو اتنا وسیع کر دیا جاتا ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں سے دور ہوتا ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیرَةَؓ عَنْ رسول اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اَلمومِنُ فِی قَبْرِهٖ فِی رَوضَةٍ خَضْرَاءَ ویُرَحَّبُ فِی قبرِهٖ سَبْعُونَ ذِراعًا ویُنَوَّرُ لَهٗ فِی قبرِهٖ کَلَیْلَةِ البَدْرِ

حضرت ابو ھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن اپنی قبر میں سبز باغ میں ہوتا ہے۔ اسکی قبر کو ستر گز وسیع اور چودھویں کی رات کی طرح روشن کر دیا جاتا ہے۔

وَعَنْ اَنسٍ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم " اِنَّ اَرْجَی مایکُونُ اللّٰهُ تَعَالٰی بالعَبْدِ اِذَا وُضِعَ فِی حُفْرتِهٖ"

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اسکی امید کو زیادہ پورا فرماتے ہیں۔

وَعَنْ ابنِ عباسؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذا مَاتَ العَالِمُ صَوَّرَ اللّٰهُ لَهٗ عِلْمَهٗ فِی قَبْرِهٖ فَیُونِسُهٗ اِلٰی یومِ

القیامۃِ ویَرُراُعَنہُ ھَوامَ الاَرضِ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک عالم دین فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے علم کو اس کی قبر میں ایک صورت عطا فرماتا ہے وہ قیامت کے دن تک اس سے انس رکھتی ورزہریلے کیڑوں کو اس سے دور رکھتی ہے۔

وَ اَوحَی اللّٰہُ اِلیٰ مُوسیٰ "تعَلَّمِ الخَیرَ وعَلِمَہُ الناسَ فَانِیّ مُنَوِرُ" لِمُعَلِمِ العِلمِ ومُتعَلِّمِہٖ قُبُورَھَمُ حتّٰی لایَستَوحَشُوا بِمَکَانِھِمُ (الزھد ۶۷)

میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ بھلائی سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو منور اور روشن کر دیتا ہوں تاکہ وہ اپنی قبروں میں تنہائی محسوس نہ کریں۔

وَعَنُ اِبنِ کَاھِلِ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ ﷺ "مَنُ کَفَّ اَذَاہُ عَنِ الناسِ کَانَ حَقًا عَلَی اللّٰہِ اَنُ یَکُفَّ عَنہُ عَذابَ القَبرِ (شرح الصدور)

ابن کاھلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے لوگوں سے اپنی تکایف کو روکا اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ اس سے عذاب قبر کو روک دے۔

وَعَنُ بَعُضِ الَاوُلِیَاءِ قَالَ سَاَلتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنُ یُرِیَنِی مَقَامَاتِ اَھلِ القبوُرِ فَرَاَیتُ فِی لیلۃٍ مِنَ اللیالی القُبُورَ قَدُ انُشَقَّتُ وِاذَا فِیُھا النَائِمُ عَلَی السرِیرِ وفیھم البَاکِی والضَاحِکُ فَقُلتُ یارَبِّ لَوُ شِئتَ سَاوَیُتَ بَیُنَھُمُ فِی الکَرامَۃِ فَنَادٰی مُنَادٍ مِنُ اَھلِ القُبُورِ یافُلانُ ھٰذِہٖ مَنَازِلُ

الاَعْمَالِ۔ اَمَّا اَصْحَابُ السُنْدسِ فَهُمْ اَصْحَابُ الخُلُقِ الحَسَنِ واَمَّا اَصْحَابُ الحَرِيرِو الدِيبَاجِ فَهُمْ الشُهَدَاءُ واَمَّا اَصحَابُ الرَيْحانِ فَهُمُ الصَّائمُونَ واَمَّا اَصْحَابُ السرورِ فَهُمُ المُتحابُّونَ فِى اللّٰهِ واَمَّا اَصحابُ البُكاءِ فَهُمُ المُذنِبُونَ

(روض الریاحین)

قَالَ اليَافِعِى رُويَةُ المَوتٰى فِى خيرٍ اَوشَرٍّ نَوعٌ مِنَ الكَشْفَ يُظْهِرُهُ اللّٰهُ تَبْشِيرًا اَومَوعِظَةً اَوْ لِمَصْلِحَةِ المَيّتِ اَوْ اسْدَاءِ خيرٍ لَهٗ اَوْ قَضَاءِ دَيْنٍ اَوغيرذٰلِكَ ثُمَّ هٰذِهِ الرُويَةُ قَدْ تكُونُ فِى النَومِ وهُوَ الغَالِبُ وَقَدتَكُونُ فِى اليَقْظَةِ۔

قَالَ فِى كِفَايَةِ المُعْتَقِدِ اَخبَرَنَا بَعْضُ الاَخْيارِ عَنْ بَعْضِ الصَالِحِيْنَ انَّهٗ كَانَ يَاتِى وَالِدَهٗ فِى بَعْضِ الاَوقَاتِ ويَتَحَدَّثُ مَعَهٗ (شرح الصدور)

امام یافعی نے روض الریاحین میں روایت کی ہے کہ ایک ولی اللہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ مجھے اہل قبور کے مقامات کا مشاہدہ کرائے میں نے ایک رات دیکھا کہ قبریں پھٹ گئی ہیں اور ان میں سے کوئی تو بستر پر سویا ہوا ہے کوئی شخص رو رہا ہے اور کوئی شخص ہنس رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا اللہ اگر تو چاہتا تو ان تمام کو برابر عزت عطا فرماتا تو اس پر ایک قبر والے نے آواز دی اے فلاں یہ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے درجے ہیں۔ پس اصحاب سندس وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے تھے۔ اور ریشمی لباس والے شھداء ہیں۔ خوشبو والے روزہ دار ہیں اور خوش لوگ وہ ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں محبت کیا کرتے تھے۔ اور جو رو رہے ہیں وہ گناہ گار ہیں۔

امام یافعی نے کہا۔ کہ مردے کو اچھی یا بری حالت میں دیکھنا ایک طرح کا کشف ہے جسے اللہ تعالیٰ بشارت دینے یا نصیحت کرتے یا میت کی مصلحت اور اسکی

بھلائی کیلئے یا ادائیگی قرض کیلئے ظاہر فرماتا ہے یہ کشف یا تو عالم خواب میں ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے (یعنی خواب میں) اور کبھی کشف عالم بیداری میں ہوتا ہے۔

اب (امام یافعی) نے کفایۃ المعتقد میں کہا کہ ہمیں ایک پارسا نے ایک مرد صالح کے بارے خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد صاحب کی قبر پر جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔

وَعَنْ يَحيٰى بنِ مُعِين قَالَ لِى حفَّارٌ اَعْجَبُ مارَايْتُ مِنْ هٰذهِ المَقَابِرانِىّ سَمِعْتُ مِنْ قَبْرٍ انِيْنًا كَانِيْنِ المَرِيضِ وسَمِعْتُ مِنْ قَبْرٍ وَالمُوذّنُ يُوَذّنُ وهُوَ يُجِيْبُهُ مِنَ القبرِ

(شرح الصدور)

حضرت یحییٰ بن معین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ ان قبور میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ میں نے ایک قبر سے مریض کے کراہنے کی سی آواز سنی اور ایک قبر سے سنا کہ موذن اذان دے رہا تھا اور وہ اس موذن کو قبر سے اذان کا جواب دے رہا تھا۔

ذِكْرُ صَلَاةِ المَوتٰی فِی قُبُورِهِمْ

(قبروں میں مردوں کا نماز ادا کرنا)

عَنْ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ اَدْخَلْتُ ثَابِتًا البَنَانِیَ فِیْ لَحْدِهٖ وَمَعِیَ حَمِيْدُ الطَّوِيْلُ فَلَمَّا سَوَّيْنَا عَلَيْهِ اللِّبْنَ سَقَطَتْ لِبْنَةٌ فَاِذَا هُوَ فِی قَبْرِهٖ يُصَلِّیْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِی حَيَاتِهٖ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ الصَّلَاةَ فِی قَبْرِهٖ فَاَعْطِنِيْهَا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرُدَّ دُعَاءَهٗ (احوال القبور ۵۰)

حضرت جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم جسکے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے ثابت بنانی کو ان کی قبر میں اتارا اور میرے ساتھ حمید الطّویل بھی تھے۔ جب ہم نے ان پر اینٹیں جوڑ دیں تو ایک اینٹ گر پڑی تو ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ اور ثابت بنانی اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو مجھے بھی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمانا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ان کی دعا کو رد کر دینا گوارا نہ کیا۔

ذِکْرُ قِراءَ ةِ المَوتٰی فِی قُبُورِهِمْ

(قبر میں مردوں کا تلاوت قرآن کرنا)

عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ بَعْضَ اَصحابِ النَبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلٰی قَبْرٍ وهُوَ لایَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فيهِ اِنسانٌ يَقْرَأُ سورةَ المُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِی فَاَخْبَرَهٗ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هِیَ المَانِعَةُ وهِیَ المُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذابِ القَبْرِ (ترمذی ۴/۳۹۵)(الروح ۱۰۸)(احوال القبور ۵۰)

قَالَ اَبُو القَاسِمِ السعدی فِی كِتَابِ الافصَاحِ. هٰذا تَصدِيقٌ مِنْ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بِاَنَّ الميّتَ يَقْرَأُ فِی قَبْرِهٖ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ بذٰلِكَ وصَدَّقَهٗ رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی ایک قبر پر بیٹھ گئے انھیں اس قبر کا علم نہ تھا اچانک انھوں نے سنا کہ کوئی شخص سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ تلاوت کر دی تو وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''ھِیَ المَا نِعَۃُ و ھِیَ المُنجِیَۃُ تُنجِیۂِ مِنُ عذابِ القبر''

یہ سورت نجات دلانے والی ہے اور اسے عذاب قبر سے بچانے والی۔ ہے ابو القاسم سعدی نے کتاب الافصاح میں فرمایا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کردہ ہے کہ مردہ اپنی قبر میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپؐ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

عَنُ طَلُحَۃَ بن عُبَیُدِاللّٰہِ قَالَ اَرَدُتُ مَالِی بِالُغَابَۃِ فَاَدُرَکَنِی اللَّیلُ فَاَوَیتُ اِلٰی قَبرِ عَبُدِالمَلکِ بنِ عَمُرو بنِ حَرَامٍ فَسَمِعُتُ قِرائَۃَ القُرآنِ فِی القَبُرِ مَاسَمِعُتُ اَحُسَنَ فَجِئتُ اِلٰی رسولِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرُتُ ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ ذٰلِکَ عبدُاللّٰہِ اَلَمُ تَعلَمُ اَنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرُوَاحَھُمُ فَجَعَلَھَا فِی قَنَادِیلَ مِنُ زَبُرجَد وَیاقُوتٍ ثُمَّ عَلَّقَھَا وَسَطَ الجنَّۃِ فَاِذَا کَانَ اللَّیلُ رُدَّتُ اِلَیھِم اَرُوَاحُھُمُ فَلَاتَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَطلُعَ الفَجرُ ثاِذا طَلَعَ الفجرُ رُدَّتُ اروَاحُھُمُ اِلٰی مَکانِھا الّذِیُ کَانَتُ فِیہِ

(شرح الصدور)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں جنگل میں اپنا مال لینے کے ارادے سے آیا تو مجھے رات ہو گئی تو میں حضرت عبدالملک بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس ٹھہرا۔ تو میں نے قبر میں قرآن مجید کی اتنی خوبصورت تلاوت سنی کہ ایسی کبھی نہ سنی تھی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ تھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو قبض فرما کر زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھ دیا ہے پھر اس کو جنت کے وسط میں لٹکا دیا ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو روحیں ان کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب صبح

طلوع ہوتی ہے تو روحیں پہلی جگہ کی طرف لوٹادی جاتی ہیں۔

وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بن عَبْدِ الصَمَدِ المِهْدِیُ قَالَ حَدَّثَنِی الَّذِیْنَ کَانُوْا یَمُرُّوْنَ بِالحِصْنِ بِالاِسْحَارِ قَالُوا کُنَّا اذا مَرَرْنَا بِجِبَانَةِ قَبْرِ ثَابتِ البَنَانِی سَمِعْنَا قِرَاةَ القُرآنِ

حضرت ابراہیم بن عبدالصمد مہدی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں نے بتایا ہے جو سحری کے وقت قلعہ کے پاس سے گذرتے کہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے پاس سے گذرتے تو ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے کی آواز آتی۔

وَعَنْ عِکْرَمَةَ قَالَ یُوتَی المُومِنُ مُصْحَفًا یَقْرَأُفِیْهِ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو قبر میں قرآن مجید دیا جاتا ہے جس کی وہ تلاوت کرتا ہے۔

وَعَنْ عَاصِمِ السَقْطِی قَالَ حَفَرْنَا قَبْرًا بِبَلَخ فَنُقِبَ فِی قَبْرِهٖ فَاذَا شَیْخٌ فِی القَبْرِ مُتَوَجِهٌ اِلَی القِبلَةِ وعَلَیْهِ اِزَارٌ اَخْضَرُواَخْضَرُ مَاحَولَهٗ وفِی حُجْرِهٖ مُصْحَفٌ یَقْرَأُ فِیهِ

(شرح الصدور)

عاصم سقطی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے بلخ کے مقام پر ایک قبر کھودی تو قبر میں سوراخ ہو گیا۔ تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس قبر میں عمر رسیدہ شخص قبلہ رو ہو کر سبز رنگ کی چادر اوڑھے بیٹھا ہے اور اس کے اردگرد سبزہ ہی سبزہ ہے اور اس کی گود میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے۔

وَعَنْ اَبِی النضر النَیشابوری الحَفَّارِ وکَانَ صَالِحًا وَرِعًا قَالَ حَضَرْتُ قَبراً فَانْفَتَحَ فِی القبرِ قَبْرٌ آخَرُ فَنظَرْتُ فِیْهِ فاِذًا اَنَا بِشَابٍ حُسْنِ الثِّیَابِ حُسْنِ الوَجْهِ طَیِّبِ الرَّائحَةِ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا وَفِیْ حُجرِهٖ کِتَابٌ مَکْتُوبٌ بَخَطٍ اَحْسَنَ مَارَاَیتُ مِنَ الخَطُوط وهُوَ یَقرَأُ القُرآنَ فَنظَرَ الشَّابُ اِلَیَّ

وَقَالَ اَقَامَتِ القِيامَةُ؟ فَقُلْتُ لا فَقَالَ اَعِدُ المَدُرَةَ عَلَىَّ اِلٰى مَوضِعِهَا فَاَعَدُ تُهَا اِلٰى مَوُضِعِهَا۔

وَنَقلَ السُهيلى فى دَلَائلِ النُبُوة عَنُ بَعُضِ الصِحَابَةِ اَنَّهٗ حَفَرَ قَبُرا فِى مَوطِنٍ فَانُفَتَحَتُ طَاقَةٌ فَاِذَا شَخُصٌ علٰى سرِيرٍ وبَيُنِ يَديهِ مُصُحَفٌ يَقُرَاُ فِيُهِ واَمَامَهٗ رَوضَةٌ خَضُرَاءُ وَذٰلِكَ بِاُحَد وعَلِمَ اِنَّهٗ مِنَ الشُهَدَاءِ لِاَنَّهٗ رَاى فِى صَفُحَةِ وَجُهِهٖ جُرحًا۔ واَوُرَدَ ذٰلِكَ ابُنُ فِى تَفُسِيرِهٖ۔

وحَكى اليَا فِعى فِى رَوضَةِ الرياحِيُنَ عَنُ بَعُضِ الصَالحِيُنَ قَالَ حَفَرُتُ قَبُرَ رَجُلٍ مِنَ العِبادِو لَحَدُ تَهٗ فَبَيُنَمَا اَنَا اُسَوِّى اِذُ سَقَطَتُ لِبنَةٌ مِنُ لَحُدٍ يَلِيُهِ فَنطَرُتُ فَاِذَا شَيخٌ جَالِسٌ فِى القَبُرِ عَليهِ ثِيابٌ بِيُضٌ تَقَعُقَعَ وَفِى حُجرِهٖ مُصُحَفٌ مِن ذَهَبٍ مَكُلتُوبٌ بالذَهَبِ وهُوَ يَقُرَاُ فِيُهِ فَرَفَعَ راسَهٗ اِلَىَّ وقَالَ لِى اَقَامَتِ القِيَامَةُ؟ فَقُلُتُ لافَقَالَ فَقَالَ رَدَّ اللبِنَةَ اِلٰى مَوضِعِهَا عافَاكَ اللّٰهُ تعالٰى فَرَدَدُتُها۔

وَقَالَ اليافعى اِيضًا رُوِيُنَا عَمَّنُ حَفَرَ القُبُورَ مِنَ الثقاتِ اَنَّهٗ حَفَرَ قَبُرًا فَاُشُرَفَ مِنهُ علٰى انسانٍ جَالِسٍ عَلٰى سَرِيرِهٖ وبِيَدِهٖ مُصُحَفٌ يَقُرَاُ فِيُهِ وتَحُتَهٗ نَهُرٌ فَغَشِىَ عَلَيُهِ واُخُرِجَ مِنَ القبرِ يَدُورُ ولَمُ يَتَمَالَكُ مِمَّا اَصَابَهٗ فَلَمُ يَفُقُ اِلَّا اليَومَ الثالِثَ

گورکن ابو النفر نیشاپوری سے روایت ہے کہ وہ بڑے متقی اور پرہیز گار تھے انہوں نے فرمایا میں نے ایک قبر کھودی تو دوسری قبر میں سوراخ ہو گیا۔ تو میں نے اس میں دیکھا خوش لباس، خوبرو اچھی خوشبو لگائے ایک نوجوان چوکڑی مار کر بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس کی گود میں خوبصورت خط میں لکھی ہوئی ایک کتاب

ہے۔اس قسم کے لکھائی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی وہ نوجوان قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے ؟ تو میں نے کہا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ مٹی کا ڈھیلا اسی جگہ رکھ دو تو میں نے ایسا ہی کیا۔

امام سہیلی نے دلائل النبوت میں ایک صحابیؓ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے ایک جگہ ایک قبر کھودی تو دوسری ساتھ والی قبر بھی کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص چارپائی پر تشریف فرما ہے اور اسکے ہاتھوں میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اور اس کے سامنے ایک سبز باغ ہے۔(یہ واقعہ مقام احد کا ہے)تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ شخص شہدائے احد میں سے تھا کیونکہ انہوں نے اس کی پیشانی پر زخم کا نشان دیکھا۔اور یہی روایت ابن حبان نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کی ہے۔

امام یافعی نے روضۃ الریاحین میں ایک صالح شخص سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کیلئے قبر کھودی اور لحد بنائی اسی اثنا میں کہ میں قبر کو برابر کر رہا تھا دوسری ساتھ والی قبر سے ایک اینٹ گر گئی تو میں نے اس قبر میں دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص بیٹھا ہے اور جھوم رہا ہے اور اس کی گود میں سونے کا قرآن ہے جسکی لکھائی بھی سونے کی ہے اس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھ سے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے ؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں اس نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے اینٹ اسی جگہ واپس رکھ دو تو میں نے اینٹ اسی جگہ رکھ دی۔

امام یافعی نے ہی فرمایا کہ ہمیں ایک معتبر گورکن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس نے ایک قبر کھودی تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اسکے ہاتھ میں قرآن مجید ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اور نیچے نہر جاری ہے۔ یہ دیکھتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ تو اسے قبر سے نکالا گیا اس کا سر چکرا رہا تھا اور جو کچھ اس نے دیکھا اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پاتا تھا اسے تیسرے دن کچھ افاقہ ہوا۔

ذِکْرُ تَعْلِیْمِ المَلَائِکَةِ المُؤمِنَ القُرآنَ فِی قَبْرِہٖ

(قبر میں مومن کو ملائکہ کا قرآن پڑھانا)

عَنْ ابی سَعید الخدری قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ قَرَءَ القُرآنَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ یَستَظْہِرْہُ اَتَاہُ مَلَکٌ یُعَلِّمُہٗ فِی قَبْرِہٖ فَیَلْقَی اللّٰہَ وَقَدْ اِستَظْہَرَہٗ

(جمع الجوامع ا/ ۸۱۸)(شرح الصدور ۱۹۱)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اسے یاد نہ کر سکا پھر مر گیا تو اس کے پاس قبر میں ایک فرشتہ آئے گا جو اسے قرآن کی تعلیم دے گا تو جب وہ شخص اللہ کریم سے ملاقات کرے گا تو اسے قرآن مجید یاد ہو گا۔

وَعَنْ عَطِیّۃ العَوفِی قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ العَبْدَ المُومِنَ اِذَالَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَمْ یَتعَلَّمْ کِتَابَہٗ عَلَّمَہٗ اللّٰہُ تعَالٰی فِی قَبْرِہٖ حَتّٰی عَلَیْه یُثِیْبَہٗ

حضرت عطیہ عوفی سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہ مجھے معلوم

ہوا ہے کہ جب مومن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے درانحالانکہ اس شخص نے کتاب اللہ کی تعلیم حاصل نہیں کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں قرآن سکھادیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے اس کا ثواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

وَعَنِ الحِسَنِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ العبدَ المُومِنَ اِذا مَاتَ وَلَمْ یَحْفَظِ القُرآنَ اُمِرَ حَفَظَتُہٗ اَنْ یُعَلِمُوہُ القُرآنَ فِی قَبْرِہٖ حتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ تعَالیٰ یَوْمَ القِیٰمَۃِ مَعْ اَھْلِہٖ (اھوال القبور۔۵۱)

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب بندہ مومن مرتا ہے اور اسے قرآن پاک یاد نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم صادر فرماتے ہیں کہ اسے اسکی قبر میں قرآن پاک کی تعلیم دیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے اھل وعیال کے ساتھ اٹھائے گا۔

عَنْ یَزِیدِا لرُقاشِی قَالَ بَلَغنِی اَنَّ المُومِنَ اِذا مٰاتَ وقَدْ بَقِیَ عَلَیہِ شَئیُ ٗ مِنَ القُرآنِ لَمْ یَتعلَّمْہُ بَعَثَ اللّٰہُ لَہٗ مَلائِکَۃً یُحْفِظُونَہٗ مابَقِیَ عَلَیْہِ مِنْہُ حَتّٰی یُبْعَثَ مِنْ قَبْرِہ

(احوال القبور ۵۲)

یزید الرقاشی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومن جب وفات پاتا ہے اور اس نے ابھی قرآن مجید کی کچھ تعلیم حاصل کرنا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جو اسے بقیہ قرآن مجید یاد کرواتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی قبر سے اٹھایا جائے گا۔

ذِكْرُ كِسْوَةِ المُومِنِ فِى قَبْرِهٖ

(قبر میں مومن کو لباس پہنانا)

عَنْ عِبادِ بْنِ بشْرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرْتُ اَبَا بكرٍ الوَفَاةَ قَالَ لِعَائِشَةَ اِغسِلِى ثوْبَىَّ هٰذَيْنِ وَكَفِنِيْنِىْ بِهِمِا فَانّما اَبُوبكرٍ اَحَدُ الرَجُلَيْنِ اِمَّا مَكْسُوًّا اَحْسَنَ الكِسْوةِ وإمَّا مَسْلُوبًا اَسْوَاَ السَلْبِ۔ (زوائد الذھد)

عباد بن بشر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ صدیقہ سے فرمایا کہ میرے ان دو کپڑوں کو دھوڑالو اور ان ہی دو کپڑوں میں مجھے کفن دینا کیونکہ ابو بکر صدیقؓ (نے اپنا نام لے کر فرمایا) دو شخصوں میں سے ایک ہو گا یا تو اسے قبر میں بہترین لباس پہنایا جائے گا یا اس سے اس کفن کو بری طرح چھین لیا جائے گا۔

وَعَنْ يَحيٰى بن رَاشِدٍ اَنَّ عُمَربْنَ الخطابِ قَالَ فى وصِيَّتِهٖ اِقْتَصِدُوْا فِى كَفُنِى فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ لِى عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ اَبْدَ لَنِى مَاهُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَاِنْ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِك۔ سَلَبَنِى

واسْرَعَ سَلْبِیْ و اقْتَصِدُوا فِی حُفْرَتِیْ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ لِی عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وُسِّعَ لِی فِی قَبْرِی مُدَّ البَصَرِ وانْ کُنْتُ عَلٰی غیرِ ذٰلِکَ ضُیِّقَ عَلَّی حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعِی۔

یحیٰی بن راشد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنی وصیت میں فرمایا کہ مجھے درمیانہ درجے کا کفن دینا اگر تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں میرے لئے بہتری ہوئی تو وہ مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر لباس عطا فرمائے گا اور اگر معاملہ بر عکس ہوا تو مجھ سے یہ بھی چھین لیا جائے گا اور دیر نہیں کی جائے گی۔ اور میری قبر بھی درمیانے درجے کی کھودنا کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے حضور بہتری ہوئی تو میری قبر کو تاحد نگاہ وسیع کر دیا جائے گا اور اگر معاملہ اس کے بر عکس ہوا تو قبر مجھ پر تنگ کر دی جائے گی یہاں تک کہ میری پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جائیں گی۔

وَعَنْ حُذَیْفَۃَؓ اَنَّہٗ قَالَ عِنْدَ مَوتِہٖ اِبتا عُوالِی ثَوبَیْنِ ولَاعَلَیْکُمْ فَاِنْ یُصِبْ صَاحِبُکُمْ خَیْرًا اَلْبسَنِی خَیْرًا مِنْھَا وِالاَّ سَلَبَھَا سَلْبًا سَرِیعًا۔ (الحلیہ ۱/ ۲۸۳)(المصنف ۱۳/ ۳۸۰)(المستدرک)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی موت کے وقت فرمایا کہ میرے لئے دو کپڑے خریدنا اگر تو تمہارے اس دوست نے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتری پائی تو وہ مجھے اس سے بہتر لباس عطا فرمائے گا ورنہ یہ بھی فوراً چھین لیا جائے گا۔

وعَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ قَالَ عِنْدَمَوتِہٖ۔ اِشْتَرُوا لِی ثَوبَیْنِ اَبیضَیْنِ فانَّھُما لا یُتْرَکَانِ عَلَیَّ اِلاَّ قَلِیْلًا حَتّٰی اُبْدلَ بِھِمَا خَیرًا مِنْھُمَا اَوْ شَرًّا مِنھُمَا (طبقات ابن سعد)(شعب الایمان)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی موت کے وقت ارشاد فرمایا کہ میرے لیے دو سفید کپڑے خریدنا کیونکہ انھیں تھوڑی دیر کیلئے ہی میرے اوپر رہنے دیا جائے گا یا تو مجھے ان سے بہتر کپڑے پہنائے جائینگے یا ان سے گھٹیا۔

وَعَنْ عَلِيَّةَ بِنْتَ اَبَانَ بنِ صَيُفِى الغفارى صَاحِبِ رسول اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ اَوْصَانَا اَبِى اَنْ لَانُكَفِّنَهُ فِى قَمِيْصٍ قَالَتْ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الغَدِ مِنْ يَوْمٍ دَفَنَّاهُ اِذًا نَحْنُ بِالقَمِيْصِ الَّذِى كَفَنَّاهُ فِيْهِ عَلَى المِشْجَبِ (سنن ابن منصور)

حضرت علیہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے ہمیں وصیت فرمائی کہ انہیں کفن دیتے وقت قمیض نہ پہنانا تو وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے تدفین کے اگلے روزؓ صبح کے وقت وہی قمیض کھونٹی پر لٹکی ہوئی دیکھی جس میں ہم نے ان کو کفن دیا تھا۔

(نوٹ) : شرح الصدور میں علیہؓ بنت لبان کی بجائے علیہؓ بنت اھبان ذکر ہے۔

ذِكْرُ الفِراشِ للمِومِنِ فِی قَبْرِہٖ

(قبر میں مومن کیلئے بستر لگانا)

عَنْ مُجَاهِدٍ فی قَولِهٖ تعالی''فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ'' قَالَ فِی القَبْرِ (حلیۃ الاولیاء۔ ۳/۲۷۹)(تفسیر ابن جریر)

آیت ''فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ''(تو وہ اپنے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں) کے تحت حضرت مجاہد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ قبروں کے بارے میں ہے۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِي الآيَةِ قَالَ يُسَوُّوْنَ المَضَاجِعَ(تفسیر ابن منذر)

ابن منذر نے اپنی تفسیر میں اسی آیت ''فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ'' کی تفسیر حضرت مجاہد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قبروں میں اپنی آرام گاہوں کو سنوارتے ہیں۔

وعَنْ ابِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ يُقَالُ لِلْمُوْمِنِ فِی قِبْرِهٖ اُرْقُدْ رَقْدَةَ العَرُوسِ۔ (کتاب القبور)(شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ مومن کو قبر میں کہا جاتا ہے کہ تو دلہن کی سی نیند سو جا۔

ذِكْرُ تزاوُرِ المَوتٰی فِی قُبُورِهِمْ

(مردوں کا قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرنا)

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فُلیُحْسِنْ کَفْنَہٗ فَاِنَھُمْ یَتزَاوَرُوْنَ فِی قُبُورِ هِمْ'' (جمع الجوامع ۱ر ۹۴)

قَالَ البیہقِی بعْدَ تَخْرِیْجِهٖ وھٰذَا لایُخالِفُ قولَ اَبی بَکر الصدیقؓ فِی الکَفْنِ اِنَّمَا ھُوَ لِلْمِھْلَۃِ والصَدِیدِ لِانَّ ذٰلِک کَذٰلِکَ فِی رُؤیَتِنَاو یکُونُ کَمَا شَاءَ اللّٰہُ فِی عِلْمِ اللّٰہِ. کَمَا قالَ فِی الشُہَداءِ ''بَلْ اَحیاءٌ عِنْدَ رَبِهّمْ یُرْزَقُونَ'' وَھُوَ ذَا نرَاھُمْ یتشحَطُونَ فِی الرِّمَاءِ ثُمَّ یُنْشَفُونَ واِنَّمَا یکُونُونَ کَذٰلِکَ فِی رُؤیَتِنَا ویکُونُونَ فِی الغَیْبِ کَمَا اَخْبَرَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَلَوکَانُوا فِی رُؤیَتِنَا کَمَا اَخْبَرَنَا اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمْ لَارْتَفَعَ الایمانُ بالغَیْبِ

حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے کیونکہ مردے اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

اور بیہقی نے اس حدیث کی تخریج کے بعد کہا کہ یہ حدیث شریف ابو بکر صدیقؓ کے کفن کے بارے میں اس قول کے مخالف نہیں ہے۔

''اِنَّمَا هُوَ لَلمِهْلَةِ والصَدِيْد''، کہ میرا یہ کفن محض پیپ کیلئے ہے کیونکہ یہ صورت حال ہمارے عام خیال کے اعتبار سے ہے ورنہ ہوتا تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جیسا کہ اس نے شھداء کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

''بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ''

(بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں) حالانکہ ہم ان (شھداء) کو خون میں لت پت دیکھتے ہیں پھر ان کو صاف کیا جاتا ہے وہ صرف ہمارے دیکھنے میں اسطرح ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے اور اگر وہ ہمارے مشاہدے میں بھی اس طرح ہوتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے ہمیں خبر دی تو ہمارا ایمان بالغیب ختم ہو جاتا۔

وَعَنْ جابرٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَسِّنُوا اَكْفَانَ مَوتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَتَبَاهُونَ ويَتَزَاوَرُوْنَ فِى قُبُورِهِمْ''

(فتح الکبیر ۱۶۲۱۔ شرح الصدور ۱۹۲)

واَخْرَجَ اِبنُ عَدِى فِى الكامِلِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِى هُرَيْرَةَ مَرفُوعًا مِثْلَهُ واَخْرَجَ الخَطِيْبُ فِى التَّارِيْخِ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ مَرفُوعًا مِثْلَهٗ

حارث بن ابی اسامہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مردوں کو خوبصورت کفن دیا کرو کیونکہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اپنی قبور میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

اور ابن عدی نے کامل میں حضرت ابو ھریرہؓ سے اسی طرح کی حدیث

مرفوعاً روایت کی ہے اور خطیب نے تاریخ میں حضرت انسؓ سے اسی طرح حدیث مسرفوعاً روایت کی ہے۔

وَعَنْ اِبنِ سِيرِيْنَ قَالَ كَانَ يُحِبُّ حُسنَ الكَفْنِ ويُقالُ اِنَّهُمْ يَتزَاوَرُوْنَ فِى اَكفَانِهِمْ (المصنف)

ابن سیرین سے روایت ہے انہوں فرمایا کہ وہ خوبصورت کفن پسند کرتے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مردے کفن کی حالت میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنْ محمد بن سِيرِيْنَ قَالَ كَانُوا يَستَحِبُّونَ اَنْ يَكُونَ الكَفْنُ مَلْفُوفًا مَزْرُورًا وَقَالَ اِنَّهُمْ يَتزَاوَرُوْنَ فِى قبُورِهِمْ (مشیحہ بغدادیہ)

محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ بعض لوگ یہاں تک پسند کرتے تھے کہ کفن جسم سے خوب لپٹا ہوا ہو اور اسے بٹن لگے ہوئے ہوں۔ اور انہوں نے فرمایا کہ یہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنْ رَاشِدبن سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَتْ امرَاَتُهٗ فَرَاى! نِساءً فِى المَنَامِ ولَمْ يرَ اِمْرَاَ تَهٗ مَعَهُنَّ فَسَاَلَهُنَّ فَقُلْنَ اِنكُمْ قَصَّرْتُمْ فِى كَفْنِهَا فَهِىَ تَستَحِى اَنْ تَخرُجَ مَعَنَا. فَاتَى الرَجُلُ النَبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْبَرَهٗ فَقَالَ النَبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم "اُنظُرْ هَلْ اِلٰى ثِقَةٍ مِنْ سَبِيْلٍ" فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الاَنصارِ قَدْ حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ الاَنْصارِىْ اِنْ كَانَ اَحَدٌ يَبْلُغُ المَوْتٰى بَلَّغْتُ فَتُوَفِّىَ الاَنْصارِى فَجَاءَ بِثَوبَيْنِ مَصبُوغَيْنِ بِالزَعْفرانِ فَجَعَلَهُمَا فِى كَفْنِ الاَنصَارِى فَلَمَّا كَانَ اللَيْلُ راى النِسْوَةَ ومَعَهُنَّ اِمْرَاتُهٗ وعَلَيْهَا الثَوبَانِ الاَصْفَرَانِ (شرح الصدور ۱۹۴)

ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں راشد بن سعد سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کی بیوی فوت ہو گئی تو اس شخص نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں اور ان کے ساتھ اپنی بیوی کو نہ دیکھا تو اس نے ان سے اپنی بیوی کے

بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے اسے کفن دینے میں کوتاہی کی ہے اسلیئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے وہ شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دیکھو کہ کیا اس بات کی تصدیق کی کوئی صورت ہے تو وہ ایک انصاری کے پاس آیا جو قریب الموت تھا اور اسے سارا ماجرا سنایا تو انصاری نے کہا اگر کوئی شخص مردوں تک اس طرح کوئی چیز پہنچا سکتا ہے تو میں بھی پہنچا دوں گا۔ جب انصاری نے وفات پائی تو وہ شخص زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے جب رات ہوئی تو اس شخص نے خواب میں عورتوں کو دیکھا ان کے ساتھ اسکی بیوی بھی تھی اور اس پر زرد رنگ کے دو کپڑے تھے۔

وَعَنْ قَیْسِ بْنِ قَبْیصَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ''مَنْ لَمْ یُومِنْ لَمْ یُوذَنْ لَہٗ فِی الکَلَامِ'' قِیْلَ یا رسُولَ اللّٰہِ ﷺ وھَلْ یَتکَلَّمُ المَوتٰی؟ قَالَ نَعَمْ ویَتزَاوَرُونَ'' (کتاب الوصایا)

قیس بن قبیصہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان نہ لائے اسے کلام کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ تو عرض کیا گیا کہ کیا مردے بھی کلام کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

وَعَنِ الشعْبِی قَالَ اِنَّ المِیّتَ اِذا وُضِعَ فِی لَحْدِہٖ اَتَاہُ اَھلُہٗ وَوَلَدُہٗ فَیَسْاَلُھُمْ عَمَّنْ خَلَفَ بَعْدَہٗ کَیْفَ فَعَلَ فُلانٌ ومَافَعَلَ فُلانٌ (کتاب القبور)

حضرت شعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اہل و عیال اس کے پاس آتے ہیں تو وہ ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھتا ہے جنہیں اس نے پیچھے چھوڑا ہو کہ فلاں شخص نے کیا کام کیا ہے اور فلاں شخص نے کیا کام کیا ہے؟

وَعَنْ مُجاهِد اِنَّ الرَجُلَ لَيَسُرُّ بِصَلاحِ وَلَدِهٖ فِی قَبْرِهٖ
(کتاب القبور)

قَالَ ابنُ القِيّمِ الارْوَاحُ قِسْمان فُنَعَّمَةٌ وَ مُعَذَّبَةٌ فَامّا المُعَذَّبَةُ فَهِیَ فِی شُغْلٍ عَنِ التَزَاوُرِ والتلاقِی و اَمَّا المُنَعَّمَةُ المُرسَلَةُ غَيْرُ المَحبُوسَةِ فتَتَلاقَی و تتَزَاوَرُو تتَذاکَرُ ماکَانِ فِی الدُنيا وَمَا يَكُونُ مِنْ اَهلِ الدُنيا فتكُونُ كلُّ روحٍ مِنهَا مَعَ رَفِيْقِها الَّذِیْ هُوَ مِثْلُ عَمَلِهَا ورُوحُ نَبِيّنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الرَفِيْقِ الاَعْلٰی قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی ’’وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ والرسُولَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّيْنَ وَالصِدّيْقِنَ وَالشُهَدَاءِ و الصالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا‘‘ وَهٰذِهِ المَعِيَّةُ ثابتَةٌ فِی الدُنِيَا وفِی دَارِالبَرزَخِ و فِی الجزاءِ وَالْمَرءُ مَعْ مَنْ اَحَبَّ فِی الدُوَرِ الثلاثَةِ (کتاب الروح ۲۱)

قَالَ السلفی عَودُ الرُوحِ اِلی الجَسَدِ فِی القبرِ ثابتٌ عَلٰی الصَحيح لجمِيْعِ الْمُوتٰی وِاِنَّمَا الخلافُ فِی اِستمرارِها فِی البَدَنِ وهُوَ اَنَّ اَلبَدَنَ يَصِيْرُ حيًا بِهاكَحَالَتِهٖ فِی الدُنيا اَوحَيًّا بُدوُنِها وهِیَ حَيْثُ يَشَاءُ اللّٰهُ فانَّ مُلازِمَةَ الحَيَاةِ لِلرُوحِ امرٌ عادِیٌ لاعَقِلیٌ هٰذا واِنَّ البَدَنَ يَصِيْرُ بها حَيًّا كَحَالَتِهِ فِی الدُنْيَا مِمَّا يَجُوْزُهُ العَقلُ فَانْ صَحَّ بِهٖ سُمِعَ اُتُّبِعَ وقَدْ ذكَرَهٗ جماعةٌ مِنَ العُلَماءِ ويَشْهَدُلَهٗ صلٰاة مُوسیٰ فِیْ قَبْرِهٖ فلَا تَسْتَدْعِیْ جَسَدًا حَيًّا. وَكَذٰلِكَ الصِفَاتُ المَذكُورَاتُ فِی الْاَنبِياءِ لَيلَةَ الاِسْراءِ كُلُّهَا صِفاتٌ لَااَجْسَادٌ ولايَلْزِمُ مِنْ كَونِهَا حَيَاةً حَقيقيّةً اَنْ تكُونَ اَلابْرَانُ مَعَهَا كَمَافِی الدُنيا مِنَ الاِختياجِ اِلَی الطَّعَامِ والشَرَابِ وغير

ذٰلِكَ مِنْ صِفاتِ الاجسامِ الَّتِیْ نُشاهِدُهَا بَلْ یَکُونُ لَهَاحکمٌ اَخَرُ و اَمَّاالاوّلُ کَالعِلْمِ والسماعِ فَلاَ شَكَّ اَنَّ ذٰلِكَ ثَابتٌ لِجمِیعِ المَوتٰی هٰذا کَلام السُبُکِی (شرح الصدور ۲۰۴)

قَالَ الیافِعی مَذهَبُ اَهلِ السُنّة اِنَّ اَرْوَاحَ الموتٰی تُرَدُّ فِی بَعْضِ الاَوْقَاتِ مِنْ عِلِیِّینِ اَوْمِنْ سِجِّینِ اِلٰی اَجْسَادِهِمْ فِی قُبورِهِمْ عِنْدَ اِرَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی و خصوصًا لیلة الجمعَةِ و یَجلِسُونَ و یَتَحَدَّثُونَ ویُنَعَّمُ اَهْلَ النَّعِیْمِ و یُعَذَّبُ اَهْلُ العَذَابِ مَادَامَ فِی عِلِّیِیْنَ اَوْ سِجّیْنِ۔ وفی القبرِ یَشْتَرِكُ الروحُ والجسدُ۔ (روض الریاحین)

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں مجاھد سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنی قبر میں اپنے بچوں کے نیک اعمال پر خوش ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیم نے ارشاد فرمایا کہ روحیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ انعام یافتہ اور سزا یافتہ۔ جو سزا یافتہ ہیں وہ زیارت اور ملاقات سے محروم ہوتی ہیں اور جہاں تک تعلق ہے انعام یافتہ روحوں کا تو وہ تمام تر قیود سے آزاد ہوتی ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں پس وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتی ہیں اور جو کچھ دنیا میں ان سے ہوا اور جو کچھ اہل دنیا کی طرف سے ہوا اس چیز کے بارے باہم بات چیت کرتی ہیں۔ پس ہر ایک روح اپنے ایسے رفیق کی معیت میں ہوگی جو عمل میں اسکی مثل ہو۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کی روح انور رفیق اعلیٰ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے "مَنْ یُطِعِ اللّٰهَ والرَّسُوْلَ فاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَیهِمْ مِنَ النَّبِیّیْنَ والصِدِّیْقِیْنَ والشُهَدَاءِ والصَّالِحِیْنَ وحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیقًا" (اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور (اس کے) رسولؐ کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی اچھے ہیں یہ

ساتھی) (یہ محض فضل ہے اللہ تعالیٰ! کا اور کافی ہے اللہ) اور یہ سنگت دنیا میں، برزخ میں اور آخرت میں ثابت ہے اور انسان ان تینوں جگہ اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ اس نے محبت کی ہو گی۔

سلفی نے کہا صحیح روایت کے مطابق روح کا قبر میں جسم کی طرف لوٹنا تمام مردوں کیلئے ثابت ہے۔ اختلاف صرف بدن میں اس کے مستقل رہنے کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کیا بدن اس روح کے ساتھ اسی طرح زندہ ہو جاتا ہے۔ جو دنیا میں اس کی حالت تھی یا وہ زندہ تو ہو لیکن اسکے بغیر اور یہ روح وہاں ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بے شک روح کیلئے زندگی کا لازم و ملزوم ہونا امر عادی ہے امر عقلی نہیں

بے شک بدن اس روح کے ساتھ زندہ ہو جاتا ہے جس طرح دنیا میں اس کی حالت تھی اور عقل اسکے جواز کی قائل ہے اگر یہ بات صحیح ہو تو اس کو سنا بھی جائے گا اور اتباع بھی کی جائے گی اور علماء کی ایک جماعت نے اسی چیز کا ذکر کیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز ادا کرنا اسی بات کی شہادت دیتا ہے پس وہ جسم کے زندہ ہونے کی استدعا نہیں کرتا۔ اسی طرح انبیاء میں اسراء کی رات صفات مذکورہ ہوں گی یہ مع صفات ہوں گی اجساد نہیں ہوں گے۔ اور اس سے حقیقی زندگی بھی لازم نہیں آتی کہ اس زندگی کے ساتھ بدن جس طرح دنیا میں کھانے پینے اور اس کے علاوہ جسم کی ان صفات کے محتاج ہوں جن کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ ان کا ایک الگ الگ حکم ہو گا مگر پہلی چیز جس طرح کہ علم اور سماع اس میں کوئی شک نہیں یہ تمام مردوں کیلئے ثابت ہے یہ سبکی کا کلام ہے۔

امام یافعی نے فرمایا کہ اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو مردوں کی روحیں بعض اوقات علیین یا سجین سے ان کے جسموں کی طرف قبروں میں لوٹائی جاتی ہیں بالخصوص جمعہ کی رات کو اور وہ مردے مل بیٹھتے ہیں باہم گفتگو کرتے ہیں۔ جنتیوں کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے اور دوزخیوں کو عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ اپنے مقام (علیین یا سجین) میں ہوں اور قبر میں جسم اور روح اکٹھے انعام یا عذاب پاتے ہیں۔

ذِكْرُ عِلْمِ الموتٰى بِرُوَّارِهِمْ وَاُنْسِهِمْ بِهَا

(مردوں کا زائرین کو پہچاننا اور ان سے مانوس ہونا)

عَنْ عَائشتَه قَالَتْ قَالَ رسُول اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَامِنْ رَجُلٍ يَزُورُ اَخَاهُ وَيَجْلِسُ عِندَهٗ اِلَّااِسْتَاْنَسَ بِهٖ وَرَدَّ عَلِيْهِ حَتّٰى يَقُومَ (شرح الصدور)

ابن ابی الدنیا نے کتاب المفتون میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی اپنے بھائی (کی قبر) کی زیارت کرے اور اس کے پاس جا کر بیٹھے تو وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ یہاں تک وہ اٹھ جائے۔

وَعَنْ اَبِى هُرَيرَةَ قَالَ اِذَا مَرَّ رَجُلٌ بِقَبرٍ يَعْرِفهٗ فَسَلَّمَ عَلَيهِ رَدَّ عليه السلَامَ۔

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کہ جب آدمی اس شخص کی قبر کے پاس سے گذرے جسے وہ جانتا ہو اور اس پر سلام کرے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

وَاَخْرَجَ ابنُ عبدِالبرّ فِی الاِسْتِذکَارِ والتمہیدِ عَنْ زَرَارَۃ بْنِ اَوْفٰی۔ "مَنْ کَانَ یَعْرِفُہٗ وَیُحِبُّہٗ فِی الدنیا"
ابن عبد البر نے استذ کار اور تمہید میں زرارہ بن اوفی سے ان الفاظ سے روایت بیان کی ہے۔"مَنْ کَانَ یَعْرِفُہٗ وَیُحِبُّہٗ فِی الدنیا"جو اسے دنیا میں جانتا اور محبت کرتا تھا۔

وَعَنْ محمد بنِ وَاسِع قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ المَوتٰی یَعْلَمُوْنَ بِزُوّارِھِمْ یَومَ الجمعۃِ ویَومًا قَبْلَہٗ و یَوْمًا بَعْدَہٗ
(کتاب القبور)(شعب الایمان)

بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں محمد بن واسع سے روایت کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مردے ان لوگوں کو پہچانتے ہیں جو جمعہ کے دن یا ایک دن پہلے یا ایک دن بعد ان کی زیارت کرتے ہیں۔

وَعَنِ الضحاک قَالَ مَنْ زَارَ قَبرًا یَومَ السَبْتِ قَبلَ طُلُوعِ الشمْسِ عَلِمَ المَیِّتُ قِیْلَ لَہٗ وکَیْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ لِمَکَانِ یَومَ الجُمعَۃِ (کتاب القبور شرح الصدور)

حضرت ضحاک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے تو مردہ اس کو جان لیتا ہے ان سے پوچھا گیا کہ وہ اسے کیسے جان لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اسے جمعہ کے دن جو مقام عطا کیا جاتا ہے اس کی برکت کی وجہ سے۔

قَالَ ابنُ عباس قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَامِنْ رَجُلٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْہِ المُومِنِ کَانَ یَعْرِفُہٗ فِی الدُنیا فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا عَرَفَہٗ وَرَدَّ علیہِ السلامَ (اھوال القبور ۱۱۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو شخص بھی اپنے اس مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گذرے جس سے دنیا میں اسے جان پہچان ہو اور اسے سلام کرے تو وہ اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

وَعَنْ اِبِی هریرةَ مرفوعًا " مَامِنْ عَبْدٍ يَمُرُّ عَلٰی رَجُلٍ يَعْرِفُهٗ فِی الدُنيا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلاَّ عَرَفَهٗ وَرَدَّ عليهِ السلامَ۔ (فتح الکبیر۔ ۳/۱۱۷)

حضرت ابو ھریرہؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایسے شخص کی قبر کے پاس سے گذرتا ہے جس کو وہ دنیا میں جانتا ہو اور اسے سلام کرتا ہے تو وہ اس کو پہچان جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب لوٹا دیتا ہے۔

وفِی الَاربَعِيْنَ الطَائيةِ رُوِیَ عَنَ البنی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ "اَنَسُ مَايَكُونُ المَيِّتُ فِی قبرِهٖ اِذاَ زَارَهٗ مَنْ كَانَ يُحِبُّهٗ فِی دارِ الدُنيا۔"

قَالَ اِبنُ القيّمِ الاَحادِيثُ والاثارُ تَدُلُّ علٰی اَنَّ الزَائِرَ مَتّٰی جَاءَ عَلِمَ بِهِ الميّتُ وسَمِعَ سَلَامَهٗ واَنَسَ بِهٖ ورَدَّ عَلَيْه وهَذا عَامٌّ فِی حَقِّ الشُهَدَاء وغَيْرِهِمْ فاِنَّهٗ لَايُوَقتُ

قَالَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ اَثْرِالفَّحَاكِ الدَّالِ عَلَی التَّوْمِيْتِ قَالَ قَدْ شَرَعَ عليهِ السلام لِاُمَتِهٖ اَنْ يُسَلِّمُوا عَلٰی اهَلِ القُبُورِ سَلامَ مَنْ يُخاطِبُونَهٗ مِمَّنْ يَسْمَعُ و يَعْقَلُ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا قبر میں مردے کو سب سے زیادہ انس اس وقت ہوتا ہے جب اس کی زیارت کیلئے وہ شخص آتا ہے جسے وہ دنیا میں زیادہ پیار کرتا تھا۔

علامہ ابن قیم نے فرمایا کہ مذکورہ احادیث اور آثار اس بات پر دلالت

کرتے ہیں کہ جب ایک زیارت کرنے والا آتا ہے تو مردہ کو اس کا علم ہو جاتا ہے۔ اس کے کلام کو سنتا ہے اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہیے۔ یہ حکم شھداء اور ان کے علاوہ ہر ایک کو شامل ہے اور اس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث ضحاک کی اس روایت سے اصح ہے جس میں وقت کا تعین کیا گیا ہے۔

ابن قیم نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کیلئے یہ طریقہ رائج فرمایا ہے کہ اہل قبور کو اسی طرح سلام کریں جس طرح کسی جاننے اور سننے والے کو کیا جاتا ہے۔

ذِکْرُ مَقَرِّ الاَرْوَاحِ

(روحوں کا ٹھکانا)

عَنْ ابنِ مَسعُودِ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اروَاحُ الشہَدَاءِ فِیْ حَوَاصِلِ طَیرٍ خُضرٍ تَسرَحُ فِی الجَنَّۃِ حَیثُ شَاءَ تَ ثُمَّ تَاوِی اِلٰی قَنَادِیلَ تَحتَ العَرشِ"

(فتح الکبیر ۱/ ۲۹۰)(مسلم ۳/ ۱۵۰۲)

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں گھومتی پھرتی ہیں پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آجاتی ہیں۔

وعَنْ ابن عباسؓ اَنَّ النَبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "لَمَّا اُصِیبَ اَصحابُکُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُم فِی حَوَاصِلِ طَیرٍ خُضرٍ تَرِدُ اَنھارَ الجَنَّہِ و تَاکُلُ مِنْ ثمارِھا وتَاوِی اِلٰی قَنادِیلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِی ظِلِّ العرشِ"

(جمع الجوامع ۱/ ۶۵۷)(سنن ابی داؤد)(مستدرک ۲/ ۲۹۷)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے ساتھی میدان احد میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں میں کر دیں۔ وہ جنت کی نہروں کا پانی پیتی ہیں۔ اور جنت میں پھل کھاتی ہیں اور عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آکر رہتی ہیں۔

وعَنْ ابنِ عباس قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ "الشہَدَاءُ عَلٰی بارقِ نَہرِالجَنَّۃِ فِی قُبَّۃٍ خَضرَاءَ یُخرَجُ اِلَیہِمْ رِزْقُہُمْ مِنَ الجنَّۃِ بُکرَۃً وعِشیَّۃً"

(جمع الجوامع ۱/ ۴۲۲)(مجمع الزوائد۔ ۵/ ۲۹۸)

(فتح الکبیر)(شعب الایمان)(جامع صغیر)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہداء جنت میں نہر کے کنارے سبز گنبد میں ہوتے ہیں انہیں وہاں صبح شام جنت کا رزق دیا جاتا ہے۔

وعَنْ اُبَی بنِ کعْبِ قَالَ "اشہُدَاءُ فِی قَبابٍ فِی ریاضِ الجنَّۃِ یُبعَثُ الیہِمْ ثَورٌ و حُوتٌ فیترَکَانِ بھِمَا فِاذَا اِحتَاجُوا اِلٰی شئیٍ عَقَرَ اَحَدُ ھُمَا صَاحِبَہٗ فَیَاکُلُونَ فَیَجِدُونَ فِیہِ طَعْمَ کُلِّ شئیٍ فِی الجنَّۃِ"

(شرح الصدور ۲۳۱)(کتاب الذھد)(المصنف)

حضرت ابی ابن کعب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ شہداء جنت کے باغوں میں گنبدوں میں ہوتے ہیں ان کے پاس ایک بیل اور ایک مچھلی بھیجی جاتی ہے ان دونوں کو وہاں چھوڑ دیا جاتا ہے تو جب شہداء کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو زخمی کر دیتا ہے جسے وہ کھاتے ہیں تو اس میں سے جنت کی ہر چیز کا ذائقہ پاتے ہیں۔

وعَنْ اَنسٍ اَنَّ حارِثۃَ لَمَّا قُتِلَ قَالَتْ اُمُّہٗ یارَسولَ

اللّٰہِ قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَۃَ حارثَۃَ فَاِنْ یَکُنْ فِی الجنّۃِ اَصْبَرُ واِنْ یَکُنْ فِی غَیْرِ ذٰلِکَ تَرٰی مَااَصْنَعُ؟ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّھا جنَّاتٌ کُثِیرۃٌ واِنَّہٗ فِی الفردوسِ الاَعْلٰی"

(بخاری شریف باب فضل من شھد بدر ۲۰۰،۹۸)

حضرت امام بخاری نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت حارثہؓ شہید ہوئے توان کی ماں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً آپ کو تو حارثہ کے ٹھکانے کا علم ہے پس اگر تووہ جنت میں ہے۔ تو میں صبر کروں اور اگر اسکے علاوہ کہیں اور ہے تو مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟ تورسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنتیں بہت سی ہیں۔ لیکن حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

وعَنْ کَعْبِ بنِ مالکٍ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "اَنَّمَانِسْمَۃُ المُومِنُ طَائِرٌ یَتعَلَّقُ فِی شجرِ الجنَّۃِ حتّٰی یَرجِعَہُ اللّٰہُ اِلٰی جَسَدِہٖ یَوم یَبْعَثُہٗ۔

(موطا کتاب الجنائز) (سنن نسائی۔ ۴، ۸۸) (کتاب الذھد۔باب ذکر القبر والبلی)

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی روح ایک پرندہ کی طرح ہوتی ہے جو جنت کے درختوں سے لٹک جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا جب اسے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

عَنْ اُمِّ ھَانِی اَنَّھا سَالَتْ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ لتذاوُرِ اذِا مَتْنَا وبرِبَعْضِنَا بَعْضًا قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "یَکُونُ بَانُعُمِ طَیْرٍ یَتعَلَّقُ بِالشَجَرِ حتّٰی اِذا کَانَ یَومُ القِیامَۃِ دخلَتْ کُلَّ نَفْسٍ فَی جَسَدِھَا"

امام احمد نے حضرت ام ھانی سے روایت کیا ہے انہوں نے مرنے کے بعد مومنین کے باہمی ملاقات کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روح نازو نعم میں پلے ہوئے ایک پرندے کی شکل میں درخت سے معلق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قیامت کا دن ہو گا۔ تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

وعَنْ أُمّ بَشرِ بنِ البراءِ اَنَّهَا قَالَتْ رِسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يَتَعَارَفُ المَوْتٰى؟ قَالَ "تَرِبَتْ يَداكَ النفسُ الطَيِّبَةُ طَيْرٌ خُضْرٌ فِى الجنَّةِ فَاِنْ كَانَ الطَيْرُ يَتعَارَفُونَ فِى رُؤُوسِ الشَجَرِ فَاِنَّهُمْ يَتعَارَفُوْنَ ۔ (احوال القبور ۱۰۱)

ام بشر بن براء سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ روحیں ایک دوسرے کو کیسے پہنچانتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ازراہ کرم) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں نیک روح جنت کا ایک سبز پرندہ ہے اگر پرندے درخت کی ٹہنیوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں تو یہ بھی ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں۔

وعَنْ عَبدِالرَحمٰنِ بنِ كعبِ بن مالِكٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعبًا الوفَاةُ اَتتَهُ أُمُّ بشَرِ بنِ البراء و قَالَتْ يا اَبَاعبدِالرحمٰن اِنْ لِقِيتَ فُلانًا فَاقْرِئهُ مِنّى السَّلَامَ قَالَ لَها يَغْفِرُاللّٰهُ لَكِ يا أُمَّ بَشرٍ نَحنُ اَشْغَلُ عَنْ ذلَكَ فَقَالَتْ اَمَاسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ "اِنَّ نِسْمَةَ المُومِنِ تَسْرَحُ فِى الجنَّةِ حِيْثُ شَاءَ تْ ونِسمةَ الِكافِرِ فِىْ سِجّينٍ مَسْجُونَةٌ قَالَ بَلٰى قَالَتْ هُوذٰلِكَ ۔ (طبرانی)(ابن ماجہ)(شعب الایمان)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ام بشر بن براء انکے پاس آئیں۔ اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن اگر تو فلاں شخص کو ملے تو اسے میری طرف سے سلام

کہنا۔ انہوں نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ ہم اس سے بے نیاز ہوں گے تو وہ کہنے لگیں کہ کیا آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا آپؐ نے فرمایا کہ مومن کی روح جنت میں جہاں چاہتی ہے گھومتی ہوتی ہے اور کافر کی روح سجین میں قید ہوتی ہے۔ اس پر حضرت کعب نے فرمایا کیوں نہیں (میں نے یہ فرمان سنا ہے)

تو وہ بولیں بس یہی بات ہے۔

و فِی مَرَاسِیلِ عمُرِ بنِ الحَبِیبِ قَالَ. سَاَلتُ النَبیﷺ عَنْ اَرْوَاحِ المُومِنِینَ فَقَالَ ''فِی حَوَاصِلِ طَیرٍ خُضرٍ تَسرَحُ فِی الجنَّةِ حَیْثُ شائتَ قَالُوا۔ یارسولَ اللّٰهِﷺ و اروَاحُ الکُفَّارِ؟ قَالَ مَحبُوسَةٌ فِی سِجّینٍ'' (الطبرانی)

امام طبرانی میں مرسل روایت میں حضرت عمرو بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ سے مومنین کے روحوں کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ کافروں کی روحیں کہاں ہوتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ سجین میں قید ہوتی ہیں۔

وعَنْ سَعِیدِبن المُسَیَّبِ اَنَّ سُلَیمانَ الفارِسِی وعَبْدِاللّٰهِ بنِ سَلاَمْ اِلتَقَیَا۔ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِنْ لَقِیْتَ رَبَّكَ قَبلِی فَاَخْبِرْنِی بِمَاذَالقِیْتَ؟ فَقَالَ اَوَ تَلْقَی الَاحْیَاءُ الاَمْوَاتَ؟۔ قَالَ نَعَمْ اَمَّا المُومِنُونَ فاِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِی الجَنَّةِ وَهِیَ تَذهَبُ حَیْثُ شَائَتْ۔ (کتاب المنامات)(شعب الایمان)

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ سلیمان فارسی اور حضرت اعبداللہ بن سلام کی ملاقات ہوتی تو ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو مجھ سے پہلے رب کریم سے جاملا تو جو معاملہ تجھے پیش آئے اس کی مجھے خبر دینا تو اس نے کہا کہ کیا مردے

اور زندہ ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں؟ توانہوں۔ نے جواب دیاہاں مومنوں کی روحیں جنت میں ہوتی ہیں۔ اور جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

وعَنْ عبدِاللّٰہ بن عَمرو قَالَ اَروَاحُ المُومِنِینَ کَالزَرَازِیرِ تاکُلُ مِنْ ثمرِ الجَنَّۃِ واَخرَجَہٗ اِبنُ مِندہ مَرفُوعًا

(شعب الایمان)(کتاب المنامات)(احوال القبور ۱۳۴)

بیہقی نے شعب میں ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں اور ابن رجب نے احوال لقبور میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ مومنوں کی روحیں چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں۔ اس روایت کو ابن مندہ نے مرفوعاذکر کیا ہے۔

وعَن کعبٍ قَالَ جَنَّۃُ المَاویٰ فِیها طَیرٌ خُضرٌ تَرتَقِی فِیهَا اَرُوَاحُ المُومِنِیْنَ الشهداءِ تَسرَحُ فِی الجنَّۃِ واَروَاحُ اٰلِ فِرعَونَ فِی اَجَوافِ طَیرٍ سُودٍ وعَلٰی النارِ تغدُو وَ تَرُوحُ واِنَّ اطفَالَ المُومِنِیْنَ فِی عَصَافِیرَ فِی الجَنَّۃِ

(احوال القبور۔ ۱۳۴)(المصنف)(شعب الایمان)

حضرت کعب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جنت الماوی میں سبز پرندے ہوتے ہیں جن میں مومن شہداء کی روحیں جنت میں گھومتی پھرتی ہیں۔ اور آل فرعون کی روحیں کالے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں اور صبح وشام آگ پر آتی جاتی ہیں، اور مومنین کے بچوں کی روحیں جنت کی چڑیوں میں ہوتی ہیں۔

وعَن هُذیلٍ قَالَ اِنَّ اروَاحَ اٰلِ فِرعَونَ فِی اَجوافِ طَیرٍ سُودٍ تروحُ وتَغدُو عَلٰی النارِ واَروَاحَ الشُهَداءِ فِی اجْوافِ طَیرٍ خُضرٍ واَولَادَ المُسلِمِیْن لَمْ یَبلُغُوا الحُلُمَ فِی عَصَافِیرَ مِنْ عَصَافِیرِ الجنَّۃِ تَرعٰی وتَسرَحُ

(کتاب الذھد)(شرح الصدور ۲۳۴)(احوال القبور ۱۳۷)

حضرت ھذیل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آل فرعون کی روحیں کالے پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں اور صبح و شام آگ پر آتی جاتی ہیں اور شھداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں اور مسلمانوں کے وہ بچے جو ابھی سن بلوغت تک نہ پہنچے ہوں ان کی روحس جنت کی چڑیوں میں ہوتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی اور گھومتی پھرتی ہیں۔

وعَنْ ابنِ عَمرٍو قَالَ اَرواحُ المومنِیْنَ فِی صُوَرِ طَیْرٍ بِیُضٍ فِی ظَلِّ العرشِ و اَرْوَاحُ الکَافِرِیْنَ فی الْاَرْضِ السَابِعَةِ
(شرح الصدور ۲۳۴)(احوال القبور ۱۴۹)

حضرت ابن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مومنوں کی روحیں سفید پرندوں کی شکل میں عرش کے سایہ میں ہوتی ہیں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمیں کے نیچے ہوتی ہیں۔

وعَن اَبی سَعدِ الخُدری ؓ عَنِ النبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ''اَتیتُ بالمعِراجِ الّذِی تَعرُجُ عَلَیْهِ اَرْوَاحُ بَنِی آدَمَ فَلَمْ یَرَالخَلَائِقَ اَحْسَنَ مِنَ المِعْرَاجِ الذِی یَرَاهُ المیّتُ حِیْنَ یَشُقُّ بَصَرُهٗ اِلٰی السَّمَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ عَجَبَهٗ فَصَعَدُتُ اَنا وجبرِیْلُ فَاسْتَفْتَحْتُ بابَ السَّمَاءِ فَاِذًا اَنا بِادَمَ تُعْرَضُ علیه اَرْوَاحُ ذریّتِهٖ المُومِنینَ فَیقُولُ رُوحٌ طیبَةٌ ونفسٌ طیَّبَةٌ اِجْعَلُوهَا فِی عِلِّیِیّنَ۔ ثُمَّ تُعرَضُ عَلَیهِ اَرْوَاحُ ذُرِّیَّتِهِ الفُجَّارِ فَیَقُوْلُ رُوْحٌ و نَفْسٌ خبیثَةٌ اجعَلُوهَا فِی سِجِّینٍ
(شرح الصدور)(جامع کبیر ا/۲۲۴)

جامع کبیر میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس سیڑھی کے پاس آیا جس کے ذریعے بنی آدمی کی روحیں بلند ہوتی ہیں۔ پس لوگوں نے اس سے بڑھ کر کوئی اور خوبصورت

سیڑھی نہ دیکھی ہو گی جسے میت اس وقت دیکھتی جب وہ نظر بھر کر آسمان کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو یہ چیز اسے تعجب میں ڈال دیتی ہے پس میں اور جبریل دونوں اوپر چلے گئے اور میں نے آسمان کا دروازہ کھلوایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی مومن اولاد کی روحیں پیش کی جارہی ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ یہ پاک روح اور پاک جان ہے اس کو علیین میں جگہ دے دو پھر ان کی خدمت میں ان کی فاجر اولاد کی روحیں پیش کی جاتی ہیں تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ ناپاک روح اور ناپاک جان ہے اسے سجین میں رکھ دو۔

وعَنْ اَبِی ھریرۃؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ اَروَاحَ المُومنینَ فِی السماءِ السابِعَۃِ یَنْظُرُونَ اِلٰی مَنَازِلِھِمْ فِی الجنَّۃِ. (الحلیۃ)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان میں ہوتی ہیں اور وہ اپنے جنتی گھر کو دیکھتی ہیں۔

وعَنْ وھبِ بنِ منبہٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ فِی السماءِ السابِعَۃِ دَارًا یُقالُ لَھَا البَیْضَاءُ تَجتَمِعُ فِیھا اَرواحُ المُومِنینَ فاِذَا مَاتَ مِنْ اھْلِ الدُنیا اَحَدٌ تَلَقَّتْہُ الاَرْوَاحُ یَسْاَلُونَہٗ عَنْ اَخبارِ الدُنیا کَمَا یَسْاَلُ الغَائِبُ عَنْ اَھْلِہٖ اِذ قَدِمَ عَلَیْھِمْ (شرح الصدور۔ ۲۳۵)

وھب بن منبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ساتویں آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے جس کو بیضاء کہا جاتا ہے اس میں مومنوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں۔ جب اھل دنیا میں سے کوئی مر جاتا ہے تو یہ روحیں اس سے ملاقات کرتی ہیں اور اس سے دنیا کے واقعات کے بارے میں اس طرح پوچھتی ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں سے حالات دریافت کرتا ہے جب وہ ایک عرصہ تک غائب رہنے

کے بعد واپس آجائے۔

وعَنْ ابنِ عُمر اَنَّهٗ عزیٰ اَسمَاءَ بابنِها عَبدَاللّٰهِ بنِ الزُبَیرِ و جُثَتُهٗ مَصلُوبَةٌ فَقَالَ لاتَحزَنِی فَاِنَّ الَاروَاحَ عِندَ اللّٰهِ فِی السَّماءِ واِنَّمَاهٰذِهٖ جُثَّةٌ۔ (شرح الصدور ۲۳۵)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت اسماء سے ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی موت پر تسلی دی جب کہ وہ تختہ دار پر تھے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا غم نہ کرو بے شک روحیں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں یہ تو صرف جسم ہے۔

وعَنْ عبدِاللّٰهِ بن الزُبَیرِ عَنِ العباس بنِ عبدِ المُطَّلِبِ قَالَ تُرفَعُ اَروَاحُ المُومِنینَ اِلٰی جبرِیْلَ فیُقَالُ اَنتَ وَلِیٌّ هٰذهٖ اِلٰی یومِ القیامَةِ (شرح الصدور ۲۳۶)(اھوال القبور ۱۵۶)

سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں ابن جریر طبری نے کتاب الادب میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے اور انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف پیش کی جاتی ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ قیامت کے دن تک ان کے نگراں ہیں

وعَن مُغیرة بنِ عبدالرَّحمٰنِ قَالَ۔ لَقِیَ سَلْیَمانَ الفارسِی عبدَ اللّٰه بنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ اِنْ مُتَّ قَبلِی فَاَخبرنی بما تَلقٰی واِنْ مِتُّ قَبلَكَ اَخبَرتُكَ قَالَ وکَیفَ وقَدمِتَّ؟ فقَالَ "اِنَّ الاَرواحَ اِذَا خرَجَ مِنَ الجَسَدِ کَانَ بینَ السَماءِ والارضِ حَتّٰی یُرجَعَ اِلٰی جَسَدِهٖ"

مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت سلیمان فارسی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ مجھ سے پہلے وفات پاجائیں تو جو معاملات درپیش آئیں مجھے ان کی خبر دینا اور

اگر مجھے آپ سے پہلے موت نے آلیا تو میں آپ کو اسکی خبر دوں گا تو عبداللہ بن سلام نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ وفات پا چکے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب روح جسم سے نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان رہتی ہے۔۔ یہاں تک کہ اسے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔

وعَنْ ابنِ عباس فِی قولِهٖ "اللّٰهُ یَتوَفَّی الَانفُسَ حِینَ مَوتِها والَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِی مَنَامِها فَیُمْسِكُ الَّتِی قَضٰی عَلَیْهَا المَوتَ ویُرسِلُ الاُخْرٰی اِلٰی اَرجَلٍ مُسَمًّی" قَالَ سَبَبٌ مَمدُودٌ مَابَیْنَ المَشْرَقِ والمَغْرِبِ بَیْنَ السَّمَاءِ والاَرْضِ فَاروَاحُ المَوتٰی واَروَاحُ الاَحْیاءِ اِلٰی ذٰلِكَ السَبَبِ تَتَعَلَّقُ النَفُسُ المَیّتَةُ بالنَّفُسِ الحَیَّةِ فَاِذَا اُذِنَ لِهٰذِهِ الحَیَّةِ بالانُصِرافِ اِلٰی جَسَدِها لِتَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاُمْسِكَتِ المیتَةُ واُرْسِلَتِ الُاخْرٰی۔ (شرح الصدور ۲۶۹)

حضرت عبداللہ بن عباس سے آیت

"اللّٰهُ یَتوَفَّی الَانفُسَ حِینَ مَوتِها والَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِی مَنَا هِها فَیُمْسِكُ الَّتِی قَضٰی عَلَیْهَا المَوتَ ویُرسِلُ الاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی" (اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (ان کی روحیں) حالت نیند میں پھر روک لیتا ہے اُن روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اور واپس بھیج دیتا ہے دوسری روحوں کو مقررہ میعاد تک) کے تحت روایت کیا ہے انہوں نے کہا زمین و آسمان کے درمیان مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے۔ زندوں اور مردوں کی روحیں اسی رسی کے سبب مردہ روح زندہ روح سے چمٹی ہوتی ہے جب زندہ روح کو جسم کی طرف لوٹ آنے کی اجازت دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا رزق مکمل کرے تو مردہ روح کو روک لیا جاتا ہے اور زندہ روح کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

وفِی الفِردوسَ وَلَمْ یَسْنُدُہٗ وَلَدُہٗ مِنْ حدیثِ اَبِی الدَرداءِ "اَلمَیّتُ اِذامَاتَ دِیْرَ بِہٖ حَولَ دَارِہٖ شَھراً وحَولَ قَبرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ یُرْفَعُ اِلَی السببِ الذِّیْ تَلْتَقِی فِیہِ اَرْوَاحُ الْاَحْیَاءِ والاَمْوَاتِ۔ (مسند فردوس)

دیلمی نے مسند فردوس میں ذکر کیااور ان کے صاحبزادے نے ابو دارداء کی حدیث کی سند بیان نہیں کی کہ میت کی روح اس کے گھر کے اردگرد ایک ماہ تک اور اس کی قبر کے اردگرد ایک سال تک چکر لگاتی ہے۔ پھر اسے اس رسی کی طرف اٹھالیا جاتا ہے جہاں زندوں اور مردوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں۔

وعَنْ سَعِیدِ بنِ المسَیّبِ عَنْ سُلَیمانَ الفارِسِیّ قَالَ اَروَاحُ المُومنینَ فِی بَرزَخ مِنَ الَارْضِ تَذْھَبُ حَیْثُ شَاءَ تْ واَنَفُسُ الکافِرِیْنَ فِی سَجّین۔

(کتاب الذھد)(بوادر الاصول)(شرح الصدور ۲۳۶)

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان فارسی نے کہا کہ مومنوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہوتی ہے جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور کافروں کی روحیں سجن میں ہوتی ہیں۔

قَالَ ابنُ القیمِّ البرزخُ ھُوَالحَاجزُ بَینَ الشَیَّئَینِ وکانَّہٗ اَرَادَفِی اَرض بَینَ الدُنیَا والآخِرۃِ۔

ابن قیم نے فرمایا کہ برزخ اس چیز کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان پردہ ہو اور زمین سے مراد دنیا اور آخرت کا درمیان ہے۔

وعَنْ مالِكِ بنِ اَنسٍ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ اَرواحَ المُومِنِینَ مُرسَلَۃٌ تَذھَبُ حیثُ شَاءَ تْ۔ (شرح الصدور ۲۳۶)

حضرت مالک بن انس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

وعَنْ عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرُ قَالَ اَروَاحُ الكُفَّارِ تَجمَعُ ببِرهُوتَ سَبُخَةٌ بِحَضَرمُوت۔ واَرواحُ المومنينَ تَجمَعُ بِالجَابِيَةِ (کتاب الروح۔۱۴۲)(شرح الصدور ۲۳۶)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں ۔نے فرمایا کہ کفار کی روحیں برھوت میں جمع ہوتی ہیں اور یہ حضر موت کے مقام پر شوریلی زمین ہے اور مومنین کی روہیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔

وعَنْ عُروة رُوَيم قَالَ الجَابِيَةُ تَجِىُ اِلَيها كُلُّ رُوحٍ طَيّبَةٍ۔ (شرح الصدور ۲۳۷)

عروہ بن رویم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جابیہ وہ مقام ہے جہاں ہر پاکیزہ روح آتی ہے۔

وعَنْ عَلِى بنِ ابىِ طالبٍ قَالَ اَروَاحُ المومنينَ فِى بِئرِزَمْزَم و اَرواحُ الكافِرِيْنَ فِى وادٍ يُقَالُ لَهٗ بَرهُوت۔
(کتاب الروح ۱۴۳)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مومنین کی روحیں بئر زمزم میں ہوتی ہیں اور کفار کی روحیں اس وادی میں ہوتی ہیں جسے برھوت کہا جاتا ہے۔

وعَنْ عبدِاللّٰهِ بن عَمرو قَالَ اَرواحُ المومِنينَ تُجمَعُ باَرِيْحَا واَرواحُ المُشرِكِيْنَ تُجمَعُ بظافِرٍ مِنْ حَضَرمَوت۔
(شرح الصدور ۲۳۷)

عبداللہ بن عمرؓو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مومنین کی روحیں اریحا میں جمع کی جاتی ہیں اور مشرکین کی روحیں حضر موت کے مقام پر ظافر میں جمع کی جاتی ہیں۔

وعَنْ وَهبِ بنِ منبهٍ قَالَ اِنَّ اروَاحَ المُومِنِينَ اِذا

قُبِضَتْ تُرْفَعُ اِلٰی مَلَكٍ یُقَالُ لَهٗ رِمیَائیِل وھُوَ خازِنُ اَرواحِ المومنین (شرح الصدور)

وھب بن منبہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے بے شک مومنین کی روحوں کو جب قبض کیا جاتا ہے تو ان کو رمیائیل فرشتے کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔ اور یہ مومنوں کی روحوں کا محافظ فرشتہ ہے۔

وعَنْ ابانِ بن ثَعلِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اھلِ الکتاب قَالَ الملكُ الَّذِی علٰی اَرْوَاحِ الکُفَّارِ یُقَالَ لَهٗ دَوحَةٌ۔

ابان بن ثعلب سے روایت ہے انہوں نے ایک اہل کتاب شخص سے روایت کیا ہے کہ وہ فرشتہ جو کفار کی روحوں کا نگران ہوتا ہے اسے دوحہ کہتے ہیں۔

وعَنْ کعب قَالَ الخِضَرُ عَلٰی منبرٍ مِنْ نُورٍ بَیْنَ البحرِ الاَعلٰی والبَحْرِ الَاسفَلِ وقَدْ اُمِرتْ دَوَّابُ الَارضْ اَنْ تَسْمَعَ لَهٗ وتُطِیْعَ وتُعْرَضُ عَلیه الَارواحُ بُکرةً و عَشِیّةً

کعب سے روایت ہے کہ بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے درمیان خضر علیہ السلام نور کے ایک منبر پر جلوہ فرما ہیں۔ اور زمین کے جانوروں کو حکم گیا گیا ہے کہ وہ ان کی بات سنیں اور اطاعت کریں اور ان پر صبح و شام روحوں کو پیش کیا جاتا ہے۔

ھٰذَا مجموعٌ وَقَفْنَاعَلَیْهِ مِنَ اِلَا حَادِیْثِ ولَاثارِ فَی مَقَرِّ الاَرْوَحِ وقَدْ اِختلَفَتْ اقْوالُ العُلَماءِ فِیْهِ بحَسْبِ اختِلافِ ھٰذِهِ الآثار۔

قَالَ ابنُ القیمّ۔ والتحقیقُ اَنَّهٗ لَا خِلافَ واَنَّ الارواَحَ مُتفَاوِتَةٌ فِی مُسْتَقِرّ ھَافِی البَرْزَخِ اَعْظَمُ تَفاوُتٍ ولَاتعَارَضَ بَیْنَ الاَدِلَّةِ فَاِنَّ کُلاًّ مِنْھا وَارِدٌ عَلٰی فرقٍ مِنَ النَّاسِ بحَسْبِ دَرَجاتِھمْ۔

قَالَ وَعلٰی کُلِّ تَقْدِیرٍ فلِلرُوحِ بالبَدنِ اتِصّالٌ بِحَیْثُ

يَصِحُّ اَنْ تُخاطَبَ ويُسَلَّمَ عَلَيهِ ويُعْرَضُ عَلَيْهَا مَقْعَدُهَا وَغَيْرُ ذَالِك مِمَّا وَرَدَ. فَاِنَّ لِلرُّوحِ شَانًا اٰخَرَ فتَكُوْنُ فِى الرفيقِ الاَعلٰى وهِى مُتَّصِلَةٌ بالبَدنِ اِذَا سَلَّمَ المُسْلِمُ على صَاحِبِهٖ رَدَّ عَليه السَلامَ وهِىَ مَكَانُها هُنَاكَ. وانّمايأتِى اَلغَلَطُ هُنَا مِنْ قِيَاسِ الغائبِ عَلٰى الشاهِدِ فيَعْتَقِدُ اَنَّ الرُوحَ مِنْ حَيْثُ ما يَعهَدُ مِنَ الاَجْسامِ الَّتى اذا بَلَغَتْ مَكَانًا لَمْ يُمْكِنْ اَنْ تَكُونَ فِى غَيرِهٖ وهٰذا غَلَطٌ مَحضٌ. و قَدْ رَاى النَبىُّ صلى الله عليه وسلم لَيلَةَ الاِسراءِ موسٰى قَائِمًا فِى قبرِهٖ. ورَاٰهُ فِى السماءِ السَادِسَةِ والرُوحُ كانَتْ فِى مِثالِ البدنِ و لَهَا اِتِّصَالٌ بالبدنِ حيثُ يُصَلِّىْ فِى قَبرِهٖ ويَرُدُّ السلامَ فَالرُّوحُ تَرُدُّ عليه و هُو فِى الرفيقِ الاعلىٰ ولاتبايُنَ بَيْنَ الامَرينِ فاِنَّ شَانَ الَارْواحِ غَيْرُ شَانِ الَابدانِ و قَدْ مثلَ ذٰلِكَ بَعضُهُمْ بالشمْسِ فِى السَّماءِ وشُعَاعُهَا فِى الاَرضِ وقَدْ قَالَ صلى الله عليه وسلم "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِندَ قَبرِىْ سَمِعْتُهٗ ومَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائياً بُلِغْتُهٗ. (تفسیر ابن کثیر ۶/۳۶۶)

هٰذا مَعَ القَطْعِ بَاَنَّ رُوحَهٗ فِى عِلِيين مَعْ اَرواحِ الاَنبياءِ وهُوَ الرفيقُ الاَعْلىٰ اَوْفِى حَاجزٍ بيْنَ السَمَاءِ والارضِ اَوْسِجّينٍ ولَهَا اِتّصالٌ بالبدنِ حَيْثُ يُدْرِكُ ويَسْمَعُ ويُصَلِّىْ ويَقْرَاُ واِنّما يَسْتَغْرِبُ هٰذا لِكَوْنِ الشاهِدِ الدنيوى لَيْسَ فِيْهِ فِيْهِ مَايُشَابهُ هٰذَا. واُمُوْرُ الْاٰخِرَةِ وَالْبَرْزَخِ عَلٰى نَمَطٍ غيْرِ المَالُوْفِ فِى الدُّنْيَا.اِلٰى اَنْ قَالَ والحاصِلُ انَّهٗ لَيْسَ لِلْاَرْوَاحِ سَعِيْدِها وشَقِيِّها مُسْتَقَرٌّ وَاحِدٌ وكُلُّها عَلٰى اختلافِ مَحلّها وسائِرِ مَقارِهَا لَهَا

اتصالٌ بأجسَادِهَا فِی قُبُورِها یَحصُلُ لَها مِنَ النعیم اَوِالعذابِ المقیمِ مَاکُتِبَ۔

روح کے ٹھکانے کے بارے یہ ایک مجموعہ احادیث و آثار ہے جس پر ہمیں آگاہی حاصل ہوتی اور ان اثار کے اختلاف کے مطابق اس موضوع پر علماء کے اقوال بھی مختلف ہیں۔

ابن قیم نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع پر کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ برزخ میں روحوں کے ٹھکانے میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور یہ فرق روحوں کے درجات میں تفاوت کی وجہ سے ہے اور یہی تفاوت احادیث کا منشا ہے لہذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔

انہوں نے مزید فرمایا بہر صورت روح کا بدن سے ایسا تعلق ہوتا ہے کہ اسے مخاطب بھی کیا جاسکتا ہے اور سلام بھی دیا جاسکتا ہے اور اس کا ٹھکانہ اور احادیث میں وارد ہونے والے جملہ امور بھی اس پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ روح کی ایک جداگانہ حیثیت ہوتی ہے۔ وہ ہوتی تو رفیق اعلیٰ میں ہے مگر اس کا تعلق بدن سے بھی قائم ہوتا ہے جب مسلمان اسے سلام کرے تو وہ سلام کا جواب دیتی ہے حالانکہ وہ اپنے مقام میں ہوتی ہے۔ اور غلط فہمی اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب کوئی غائب کو ظاہر پر قیاس کرتا ہے اور وہ غلط اعتقاد رکھتا ہے کہ روح ہمارے دنیوی جسموں کی روح ہمارے دنیوی جسموں کی طرح ہے جس طرح یہ جسم ایک جگہ موجود ہوں تو دوسری جگہ نہیں جاسکتے اسی طرح روح کا تعلق بھی ایک جگہ رہ کر دوسری جگہ (بند سے) قائم نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ نظریہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے لیلۃ الاسراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انھیں چھٹے آسمان پر بھی دیکھا۔ جہاں ان کی روح مثالی بدن میں موجود تھی۔ اور اس کا تعلق ادھر بدن کے ساتھ بھی تھا جہاں آپ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سلام کا جواب بھی دے رہے تھے پس روح بدن میں لوٹائی

جاتی ہے اور وہ رفیق اعلیٰ میں بھی ہوتی ہے پس ان دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں ۔کیونکہ روح اور بدن کے حالات میں بڑا فرق ہے۔

بعض نے اس بات کو تمثیل کے ذریعے سمجھایا ہے کہ دیکھو سورج کا وجود آسمان میں ہے مگر اس کی شعاعیں زمین میں دکھائی دیتی ہیں اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مَنْ صَلیٰ عَلَیَّ عِنْدَ قبرِی سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلیٰ عَلَیَّ نائِیاً بُلِغْتُہٗ 'جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے تو میں اسے سنتا ہوں اور جو دور سے دور دپڑھے تو مجھے وہ پہنچایا جاتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ انسان کی روح یا توانبیاء کی ارواح کے ساتھ علیین میں ہوتی ہے (یعنی رفیق اعلیٰ کے پاس) یا زمین و آسمان کے درمیان پردہ میں یا سجین میں ہوتی ہے۔ لیکن اس کا تعلق بدن سے ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ جانتا ہے، سنتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کرتا ہے۔ اور اس بات کو عجیب اس لئے سمجھا جاتا ہے کیونکہ دنیا میں اس سے مشابہ دلیل نہیں ملتی اور آخرت اور برزخ کے امور دنیوی امور سے مختلف ہوتے ہیں۔

اس بحث کے آخر میں آپ نے خلاصہ یہ بیان فرمایا کہ روح خواہ خوش بخت ہو یا بد بخت۔ اس کا ٹھکانہ ایک نہیں ہوتا اور اپنے ٹھکانوں اور قرارگاہوں کے اختلاف کے باوجود تمام روحوں کا تعلق قبور میں جسموں کے ساتھ ہوتا ہے حتیٰ کہ ان ارواح کو وہ نعمیتں یا عذاب بھی ملتا ہے۔ جو ان کے لئے لکھا گیا ہوتا ہے۔

وقَالَ الحَافِظُ بنُ حَجَرٍ۔ اَرْوَاحُ المُؤمِنِينَ فِیْ عليين وَاَرْوَاحُ الكافِرِيْنَ فِی سجيّنٍ و لِكُلِّ رَوحٍ بجَسَدِ ها اِتصالٌ معنوىٌ لايُشْبِهُ الاتِصَالَ فِی الحيَاةِ الدُنيا بَلْ اَشْبَهُ شئىٍ بهٖ حالُ النائِم وِانْ كَانَ هُوَ اشبهُ مِنْ حالِ النائم اتصالًا۔

قَالَ وبهٰذا يجمعُ بَيْن ماوَرَدَ اَنَّ مَقَرَّهافِی عليين اَوْ سجين اَوْ بئرٍ وَمَانَقَلَهٗ ابنُ عبدالبرِعَنِ الجمهور اَنَّها عِنْدَ

اَفُنِیَة قُبُورِھَا قَالَ ومَعُ ذٰلِکَ فَھِیَ مَاذُونُ" لَھَا فِی التَصرُّفِ وتَاوِی اِلٰی مَحلِّھَا مِن ُعِلِیِّینَ اَوُ سِجِیُنِ

قَالَ واذَا نُقِلَ المیَّتُ مِنُ قَبرِ اِلیٰ قَبُرٍ فالاتِصّالُ المذکُورُ مُستَمِرٌّ" وکَذَاذا تفرَّقَتِ الاَجُزَاُ

اور حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں علیین میں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہوتی ہیں۔ اور ہر روح کا معنوی تعلق اپنے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جو دنیوی زندگی کے تعلق کے مشابہ نہیں۔ البتہ دنیا میں سونے والے کی حالت اس تعلق معنوی سے کچھ ملتی جلتی ہے لیکن پھر بھی روح وبدن کا تعلق اس سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مذکورہ بحث سے ان بظاہر مختلف روایات میں بآسانی تطبیق کی جاسکتی ہے جن میں سے بعض کا مفہوم یہ ہے کہ روحوں کا ٹھکانہ علیین، سجین یاچاہ زمزم ہے اور ابن عبدالبر کی جمہور سے نقل کردہ بعض دیگر روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ روحوں کا ٹھکانہ قبوروں کے صحن میں ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ روح کو کائنات میں تصرف کرنے کا اختیار بھی ہوتا ہے اور روحیں علیین یا سجین سے اتر کر اپنے مقام کی طرف آتی رہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا جاتا ہے تو مذکورہ تعلق قائم رہتا ہے اسی طرح اگر میت کے اعضاء منتشر ہوں جائیں تب بھی روح وبدن کا یہ تعلق نہیں ٹوٹتا۔

وقَالَ صَاحِبُ الِافصَاحِ المُنعَمُ عَلٰی جھاتٍ مُختَلِفَةٍ مِنھَا مَاھُوَ طَائِرٌ" فِی اَشُجَارٍ مُختَلِفَةٍ فِی الجَنَّةِ وَمِنُھَا مَاھُوَ فِی حَوَاصِلِ طَیُرٍ کالزرازیرِ ومِنھَا مَا ھُوَ فِی اَشجَارِ الجنَّةِ ومِنھَا مَا ھُو فِی صُوَرٍ تَخلُقُ لَھُمُ مِنُ ثوابِ اَعمالِمِمُ ومِنھَا مَا تَسرَحُ وتَردُ اِلیٰ جُثَتِھَا تَزُورُھَا۔ ومِنھَا

مَا تَتَلَقّٰى اَرْوَاحَ المَقبُوضِينَ۔

ومِنهَا مَا هُوَ فِى كِفَالَةِ مِيكائيل۔ ومِنٰهَا مَا هُوَ فِى كِفالَةِ آدم۔ ومِنهَا مَا هُوَ فِى كِفالَةِ اِبراهِم (شرح الصدور ٢٤٨)

قَالَ القُرطِبِى وَهٰذَا قَولُ حَسَنُ يَجمَعُ الاَخبَارُ حتّٰى لَا تتَدافَعَ

اور صاحب الافصاح نے فرمایا کہ انعام یافتہ ارواح کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض پرندے کی شکل میں جنت کے مختلف درختوں میں ہوتی ہیں۔ اور بعض سبز پرندوں کے اندر ہوتی ہیں۔ اور بعض چڑیوں کے اندر ہوتی ہیں۔ بعض جنت کے درختوں میں ہوتی ہیں۔۔ بعض اپنے اعمال صالحہ کی متشکل صورت میں ہوتی ہیں بعض گھومتی پھرتی اور اپنے بدن کو دیکھنے کیلئے آتی ہیں۔ چند ایک وفات پانے والوں کی روحوں سے ملاقات کرتی ہیں۔ کچھ میکائیل کی کفالت میں ہوتی ہیں۔ اور کچھ حضرت آدمی علیہ السلام کی کفالت میں ہوتی ہیں۔ اور چند دیگر اروح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں ہوتی ہیں امام قرطبیؒ نے کہا کہ یہ ارواح، سے متعلق ایک عمدہ قول ہے جس نے تمام روایات میں تطبیق پید کردی اور ان میں تعارض ختم کردیا۔

وذَكَرَ البيهقى فِى كتاب عذاب القبر نَحوَهٗ لَما ذُكِر حديثُ ابنِ مَسعودِ فِى اَرواحِ الشَهَداء وحديث ابن عباس، ثُمَّ اَورَدَ حَدِيثَ البُخَارِى عَنِ البراءِ قالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ بنُ النَبّى صلى الله عليه وسلم قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم (اِنَّ لَهٗ مُرضِعًا فِى الجَنَّةِ) ثُمَّ قَالَ يَحكِيه رَسُولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم عَنْ اِبنِهِ ابراهِيم بِاَنَّهٗ يُرضَعُ فِى الجنَّةِ وهُوَ مَدفُونُ بِالقِيع فى قبرِهِ بالمدينه۔

اور بیہقی نے کتاب عذاب القبر میں شھداء کی اروح کے بارے ابن

مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی احادیث ذکر کر کے یہی کچھ بیان فرمایا ہے پھر انہوں نے حضرت امام بخاری کی براء سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے کہ جب حضور ﷺ کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؓ نے وفات پائی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الجنَّۃِ" کہ اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بارے یہ فرمارہے ہیں کہ جنت میں انھیں دودھ پلایا جائے گا حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں بقیع کے مقام پر اپنی قبر میں مدفون ہیں۔

قَالَ النَسفِی فِی بحرِالکلام۔ اَلْاَرْوَاحُ علٰی اربعَۃِ وُجُوہٍ اَرْوَاحُ الَانبیاءِ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِ ھَاو تَصِیْرُ صُوْرَتُھا مثلَ المِسْکِ والکَافورِ وتکُونُ فِی الجنۃِ تاکُلُ وتَشْرَبُ وتُنَعَّمُ وتاوِیْ باللَیْلِ اِلیٰ قَنادِیْل العَرْشِ واَرْوَاحُ المُطِیْعِیْنَ مِنَ الشُہَدَاءِ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِھَا وتکُونُ فی اَجوافِ طَیْرٍ خُضْرٍ فی الجنَّۃِ تاکُلُ وتشْرَبُ وتُنَعَّمُ وتاوِیْ اِلیٰ قَنَادِیْل مُعَلَّقَۃٍ تَحتَ العَرْشِ واَرْوَاحُ الطائِعِیْنَ بِرِبُضِ الجنَّۃِ لَاتَاکُلُ ولاَ تُنعَّمُ ولٰکِنْ تَنْطَلِقُ اِلَی الجنَّۃِ

وارواحُ العُصاۃِ مِنَ المُومِنِیْنَ تکُونُ بَیْنَ السَّمَاءِ والاَرْضِ فِی الھوَاءِ وامَّا اَرواحُ الکُفَّارِ فھِیَ فِی سجین فِی جوفِ طَیْرٍ سُودٍ تَحْتَ الاَرْضِ السَابِعَۃِ وھِیَ متصلۃٌ بَاجْسَادِ ھا فَتُعَذَّبُ الَارواحُ وتُتالَّمُ الاَجْسَادُ مِنْہُ کَالشَمْسِ فِی السَّمَاءِ و نُورُ ھَافِی الاَرْضِ

امام نسفی نے بحر الکلام میں ارشاد فرمایا کہ روحوں کی چار قسمیں ہیں۔

ارواح انبیاء :۔

یہ انبیاء کے بدن اطہر سے نکل کر کستوری اور کافور کی صورت اختیار کر لیتی ہی۔ اور جنت میں رہ کر کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں۔ اور رات کو عرش کی قندیلوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔

اطاعت گذار شہداء کی ارواح :۔

یہ بدن سے نکل کر جنت میں سبز پرندوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہیں۔ کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں۔ اور عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف چلی جاتی ہیں۔

جنت کے طلبگاروں کی ارواح :۔

انہیں کھانے پینے اور نعمتوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ بس جنت کی طرف چلی جاتی ہیں اور گناہ گار مومنوں کی ارواح آسمان و زمین کے درمیان فضا میں ہوتی ہیں۔

کفار کی ارواح :۔

یہ ساتویں زمین کے نیچے کالے پرندوں کے پیٹ میں مقام سجین میں ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق اپنے اجساد سے قائم ہوتا ہے۔ ایسی ارواح کو عذاب دیا جاتا ہے اور ان کے جسم دردوالم محسوس کرتے ہیں۔ جیسے سورج آسمان میں ہوتا ہے۔ اور اس کی روشنی زمین پر۔

ذِکْرُ رِضاعِ اطْفَالِ المومِنینَ و حِضَانَتُہُمْ

(مومنین کے بچوں کی رضاعت اور پرورش)

عَنْ ابنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ مَولُودٍ یُولَدُ فِی الاِسلَامِ فَھُوَ فِی الجَنَّۃِ شَبْعَانُ رَیانُ یَقُولُ یَارَبِّ اَوْرِدُ عَلَیَّ اَبَوَیَّ ‌‌ (کتاب العزاء)(شرح الصدور ۲۳۳)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے وہ جنت میں خوب سیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے رب میرے والدین کو میری طرف بھیج دے۔

وعَنْ خالِدِ بن مِعْدَانَ قَالَ نِنَّ الجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ یُقالُ لَھَا طُوبٰی کُلُّھا ضَرُوعٌ فَمَنْ مَاتَ مِنَ الصِبْیَانِ الذِیْنَ یَرْضَعُوْنَ رُضِعَ مِنْ تِلْکَ الشَجَرَۃِ وحَاضَنَھُمْ خَلیلُ الرحمٰنِ عَلَیہِ السَّلَامِ۔ ‌‌ (شرح الصدور ۲۳۳)

خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے جو سارے کا سارا دودھ دینے والا ہے۔ جب شیر خوار بچہ مر جاتا ہے تو اسے اسی درخت سے دودھ پلایا جاتا ہے ور رب رحمٰن کے

خلیل اس کی کفالت اور پرورش کرتے ہیں

وعَنْ خَالِدِبْنِ مِعْدَانَ قَالَ اِنَّ فِی الجنَّةِ شَجَرَةً يُقَالُ لَهَا طُوبٰی كُلُّهَا ضَرُوعٌ يُرضَعُ مِنهَا صِبيَانُ الجنَّةِ واِنَّ سِقطَ المَرءَةِ يَكُونُ فِی نَهرٍ مِنْ اَنهارِالجنَّةِ يَتقَلَّبُ فِيهِ حتّٰی تَقَومَ السَّاعَةُ فَيُبْعَثُ ابنُ اَربَعِينَ سَنَةً (احوال القبور ۱۳۷)

خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بے شک جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں وہ سارے کا سارا دودھ والا ہے۔ اس سے جنت کے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیئیں گے اور نا تمام بچہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں ہو گا اور وہ وہاں کھیلتا ہے یہاں تک کہ قیامت واقع ہو جائے گی اور اسے چالیس سال کی عمر کا اٹھایا جائے گا۔

وعَنْ عُبيدِ اللّٰهِ بنِ عُمرَ قَالَ اِنَّ فِی الجنَّةِ شَجَرَةً لَهَا ضَرُوعٌ كَضرُوعِ البَقَرِ يَتغَذّٰى بِهاوِلْدانُ اَهْلِ الجنَّةِ

(احوال القبور ۱۳۷)(شرح الصدور ۲۳۳)

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکے تھن ایسے ہوتے ہیں جیسے گائے کے۔ اور اس سے اھل جنت کے بچے غذا حاصل کرتے ہیں۔

وعَنْ طَرِيقِ اَبی هُرَيرَةؓ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَولَادُ المُومِنِينَ فِی الجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اِبراهيمُ وسارةُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ اِلٰى اَبَائِهِمْ يَومَ القِيامَةِ (جامع کبیر۔ ۱/۳۴۳)

اور حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں مومنین کے بچے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیھا السلام کی زیر کفالت ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں بروز قیامت ان کے والدین کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

والحمد اللّٰه رب العالمین